Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلان کیا جاتا ہے کہ کتاب مذہب شیعہ کی ہے جواب کتاب اہلسنت حضرات اہلسنت اسکو ملاحظہ نکریں ۔

وَلَہ عزیز و انتقام

حصہ اول

۱۳۱۲ ہجری

ذوالفقار حیدر

جملہ حقوق محفوظ

بتصحیح و نظر ثانی حضرت مولف علام جناب مولانا الحکیم
السید علی اظہر صاحب ابن علامہ زمن مولانا السید حسن دام ظلہما
رئیس کھجوہ ضلع چھپرہ بتاریخ ۲۳ ماہ صفر ۱۳۱۲ھ بمقام لکھنؤ

عشر رہتم مرصع بایہ علی مطبع حلیۂ شبید
در مطبع اثنا عشری باسعی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۰۶ صراط

فاستقمنا منهم فانظر کیف کان عاقبة المکذبین

بعون خالق اکبر و یمن پیغمبر و آله الاطهر علیهم السلام ما اضاء الشمس و استناء القمر

و غمام هم حمام هذا کتاب مستطاب قاطع مکاید اهل شر قلامع عقاید ذئاب من فی شانه هوا انه

مسمی به

سیف الله الاکبر علی مفرق ذوی الضر و المنکر

ملقب به

ذوالفقار حیدری

۱۳۱۱ هجری

از تصنیفات علم علامه فاضل فهامه کاسر اعناق منکری الامامة مرغم انف المنحرفین عن طریق الاستقامة و حامی ذمة السلامة الحایز لقصبات السبق فی میدان البرهان بفرسان العلم و العرفان الفایز بما اشتهر من ان العلم علمان علم الابدان و علم الادیان المدخر من الکمال بالحظ الاوفر و الشرف الابهر و المجد الازهر مولانا الحکیم السید علی اظهر ایده الله و ابقاه و مشکل شر دقاه

۵

مع رساله ارغام اللئیم و ابکی ام القسیم بر حاشیه

بمقالکه شود مطبع عشری مزین باثنا عشر هتمام سیناء رضوی طبع پو علی حلیه شهید

بلقباہ صلوٰۃ متواترۃ متوافرۃ متظافرۃ وسلاما متتابعا
متوالیا متکاثرا لا یدرک مبتدئہا ولا یعلم منتہا
بعد دما احاط بہ علمہ واحصاہ اما بعد پس کہتا ہے بندۂ
افقر الی رحمۃ اللہ الاکبر السید علی اظہر بن العالم الجلیل الماجد ممتن مولانا السید
حسن بن علی ادام اللہ ظلہ العالی ماہ امت الایام واللیالی وحشرنا فی زمرۃ
موالی محمدؐ وعلی وعترتہما علیہم الصلوٰۃ والسلام من اللہ العلی کو یہ رسالہ ہے
مسمی بہ سیف اللہ الاکبر علی مفرق ذی الضرب المنکر تردید
مین رسالۂ منکرہ مسمے بالضرب المنکر کے جسکو لکھا ہے بعض اہل خلاف
و داز انصاف نے سہو سے جواب میرے رسالہ مسمیٰ بالفاروق الاکبر
کے کہ جواب مین ایک تحریر تحبیر و تقریر پر تزویر ناصب معنوی صوری
مولوی محمد فاروق فاروقی فیروزپوری کی ہے چونکہ اسنے اس تحریر مین
وجود ذیجود حضرت خابغۃ الرحمن حجۃ اللہ المنان علی الانس والجان صاحب
الامر والزمان جناب حسنی موعود عجل اللہ ظہورہ بحق جدہ المحمود وابیہ المسعود
علیہما الصلوٰۃ والسلام من اللہ الودود الی یوم الورود ویوم الشہود کا انکار
صریح کیا تھا نہ فقط خلافا للشیعہ بلکہ خلافا لکل اولیائہ محی الدین العربی و
عبد الوہاب الشعرانی وغیرہما کما سیاتی وبتوجیہ غیر وجیہ و تمویہ سفیہ وتاویل
عایل وتشکیک رکیک باوجود ثبوت واستدلال واستناد بمفاد حدیث
متواتر متفق علیہ قوی الاسناد من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ
جاہلیۃ کے امام زمان کا منکر اور سفینۂ نوح سے منحاز ہو کر بمصداق الغرق
حشیت بکل حشیش بدیل شک وارتیاب بامال اضطراب واضطراب کبھی سورہ
کبھی قرآن کہ کبھی خاتمہ کو امام زمانہ تبلایا اور عدم کالانعام کے خوالیتا

کے لیئے دام مکر پھیلایا تھا لہذا فقیر نے سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین یہ تردید الضلال
اُسکے ایک رسالہ لکھا و لغرض استیناس و رفع استیحاش و دفع
وسواس و مناسبت تامہ و رعایت عامہ نام اُس رسالہ عجالہ کا
الفاروق الاکبر بین عارف امام آخر الزمان والجاہل المنکر
رکھا تھا چنانچہ بوجہ متانت و رزانت و حصانت و ترک طعن و تشنیع و کلمات
رکاکت وہ ایسا مقبول انام و مطبوع خاص و عام ہوا کہ خود مجیب مذکور بہنام
رسالہ مسطور فرماوصف صحت ذات و سلامتی حواس و الاشتراک فی الاسم
والنسب لافظ الاضاظ المشہور علے لسان العرب کے عدل تقدیری فاروقی کو
نام فرمایا و رسالہ کا رضا کو دلیل مقبولیت بتایا ہر چند سائل ذی نور عی
شیعی ایدہ اللہ القوی نے بغرض اتمام حجت اُسکے جواب الجواب کا مطالبہ
کیا مگر مجیب مذکور باطائف الحیل عذر تلف و ضایع ہونے رسالہ
مذکور کے پردے مین روپوش ہو گیا کہ زمانہ طوال زیادہ از دوازدہ سال
اسکو گذر آتا کہ اینکہ اس سال کہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری ہے زبانی بعض اخوان
الصفا و اہل الوفا حماہ اللہ وکفی معلوم ہوا کہ وہ رسالۂ فاروق جو بمنزلہ
تریاق فاروق تھا بعض منکرین امام مبین کے لیئے تیزاب فاروقی ہو گیا
ورود فاذیہ بمصداق کماء المزن فی الاضداف دراہ و فی فمہ
اذی صاب سماہ بعض مخالفین کے حق مین ایسا سم امر بلکہ مین
حلاوت اندوہ آلہ مختل الحواس ہو کر بہ ودت کو حرارت اور حلاوت کو
مرارت اور محبت کو عداوت اور لینت کو خشونت اور رفق کو شدت
سمجھا چنانچہ اُسی حالت دوری مین مادہ اطفاء نور حق و اخفاء صدق
مطلق ہوا اور مادہ کسب حرفہ ذمیمہ حسب عادت قدیمہ طائفہ لئیمہ متاع کاسد

وجیفہ فاسد تحفہ اثنا عشریہ مسترقہ کالاے یدکابلی کو جمع کرکے بکمال بغض
واعتساف وحسد جواب رسالہ فاروق کا نہایت شد و مد وغایت
جدوکد سے لکھا اور براہ نصب وعناد وحقد نام اُسکا الضرب المنکر
علے فرق الاظہر رکھا کہ غلطت وفظاظت کا نمونہ اور شہاب ثاقب طعن و
ملامت کا نشانہ ہے آیہ کریمہ ان انکر الاصوات لصوت الحمیر ۵
جسکی شان کے مطابق اور حکم محکم انھم لیقولون منکرا من القول
وزورا جسکی منکریت وتزویر کی مصدق ہے پس از انجاکہ اس حمو پری
وسینہ زوری ومال مردہ دہلوی وکابلی کے ناحق خوری پر سفہا کا فخر و
مباہات وعوام کا التفات وابتہاج ونشاط مثل کیف ورق النشاط
حد سرور سے متجاوز ہو کر بسبر حد اختلاط وخبط واختباط پہونچا اور باوجود
تعدد وتکثر اجوبہ حقہ تحفہ مسترقہ کی جو اصل وبنیاد کلی بغض وعناد و
خمیر مایہ ہر جور وفساد کا ہے عود عود غوغوا کافر دنہوانا چار مداوا انکا بتلاشہ
الخا واجب قرار پایا اور اشتیاق قلبی نے جو مدت سے واسطے تحریر جواب
تحفہ کے زبان اُردو میں دلگزین تھا اپنا اثر دکھایا کہ مولف ضرب منکر نے
تحفہ کو ایسا چورایا ہے کہ بنا بر عقائد فاسدہ اُسکے مصداق ع من زقرآن
مغز را برداشتم ہ بنگیا ہی پس اسکی تردید گویا تحفہ کی تردید ہے اور کل جدید
لذیذ کا لطف بران مزید ہے لہذا فقیر نے محض بنظر امتثال امر ربانی کونوا انصار
اللہ الخ وتعمیل حکم نبوی اذا ظھرا لبدعۃ الخ وبالحاح واصرار اکثر برادران
ماتی واخلاء روحانی مجبور ہو کر اور واجب ولازم جانکر صرف بغرض نصرت
بین وحمایت شرع متین ورعایت ضعفاء مومنین وہدایت عامہ مسلمین
وازاحۃ مکاید مخالفین وازالہ مفاسد معاندین باقامۃ دلائل وبراہین

باوجود کثرت اشتغال و اشتغال بال و شدت احوال بکمال استعجال بسبیل رتجال
اس جواب باصواب کو تحریر کیا اور مخاطب نامی بلکہ عامی کی سخت کلامیونکے
جواب دینے کو جو حد سے بڑھے اور کفش دوزکے بھی سر چڑھے ہوے تھے محض
فضول وطریقہ مذموم وجہول خلاف شرافت و آدمیت موافق سبعیت
وبہیمیت سمجھکر طریقہ انبیا و اوصیا پر سلوک قولا لہ قولا لینا کا مدنظر رکھا
تا اہل خلاف بھی اگر بنظر انصاف اس کتاب کو دیکھین امید ہی کہ پروردگار
عالم کیسکو آنمین توفیق رفیق سے اپنے رحیق تحقیق پلاے اور سواء الطریق
حق کیطرف ہدایت فرماے ولو کان الحق مرا اذ لعل اللہ یحدث
بعد ذلک امرا اور ہرچند مخاطب نے اکثر میرے الفاظ و عبارات
صحیحہ کو بوجہ قلمی ہونے رسالہ مذکورہ کے خود تحریف و تصحیف کرکے
گنجایش اعتراضات و نمایش تمسخرات کیا ہے مثل اسکے کہ الحمد للہ کو
الحمد اللہ اور حیہ کو چندا اور پر کو بر بنا کر اسپر اعتراضات لاطائلہ سے
لیاقت علمی کو اپنے دکھایا اور حجم رسالہ کو بیفائدہ بڑھایا ہے لیکن سینے
غیر اغراض دینی سے اعراض و اعتراض لاطائل سے احتراز اولے
والنسب معلوم کیا مگر جہان پر اعلان فساد اعتقادیا اظہار کذب مخاطب
یا تنبیہ بخطا یا معارضہ جواب ضروری ہوا البتہ وہان پر بیان امر واقعی مین
مجبور و معذور ہوا جیساکہ منصف مزاجون پر راستی اس کلام کی بخوبی
ظاہر ہوگی واز نجاست کہ جبہ مخاطب نے خطبہ کو طول دیا اور اسمین اکثر عقاید
فاسدہ و باطلہ کو فضول ذکر کیا اور جابجا آیات و احادیث کو بلا ربط بھی
بھر دیا جس سے یہ زعم ناقص آسکے مذہب باطل کی حقیت اور خود بدولت
کی علمیت و قرآن و احادیث سے واقفیت کا عوام کے دلونمین کچھ ابہام ہو

پس لابد ہوا کہ اُن عقاید باطلہ کے حسب عادت قدیمہ الحق مخالف ہی کی
کتابوں سے تردید کیجاوے اور بند حریف بخوبی کھولدیا جاوے تا عوام
وجہال بظاہر آیۃ و روایۃ کو دیکھکر کید کیاوسی صید صیاد نہون وعلے
اللہ نصر المومنین وھو الموفق والمعین قال المخاطب
المنکر لامام المسلمین جاجد الحق بعد ما اتاہ الیقین
المندرج تحت قولہ تعالی لا یومنون بہ وقد خلت سنۃ
الاولین المسمی بقسیم الدین بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
الذی لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر خالق کل شئ وھو
علی کل شئ قدیر الذی جعل طاعتہ واجبۃ علی العباد
فقال فی کتابہ المجید وما خلقت الجن والانس الا
لیعبدون وان من شئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون
ولم یجب علیہ شئ فقال عز من قائل لا یسئل عما یفعل وھم
یسئلون وھو الذی ھدانا الصراط المستقیم صراط الذین
انعم علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین
ونجانا من النصب والرفض والتشبیہ والتعطیل والاعتزال
والارجاء والجبر والقدر وغیرھا من البطالات بلطفہ
العمیم وفضلہ المتین وھو الذی ارسل الینا رسلا مبشرین
ومنذرین وجعلھم ائمۃ یھدون وانزل علیھم الکتب
ھدی للمتقین المستعدین للوصول الی منازل
الیقین لعل الامم بھا یھتدون وخص من بین الرسل
الکرام والانبیاء العظام حبیبہ ورسولہ الذی لولاہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

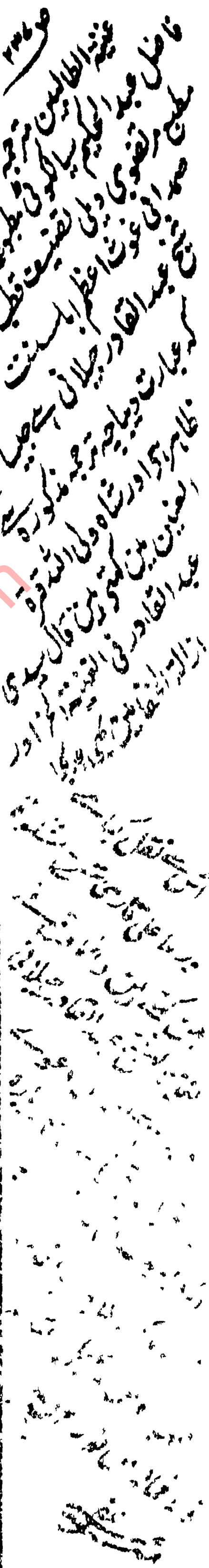
الم تخرج الدنيا من العدم من هو نوره مظهر انوار التجليات
ومنبع اسرار الخفيات وبه اظهر الله العالم وجعله لحلقة النبوة
والرسالة الخاتم وشهد عليه بانه خاتم النبيين ورحمة
للعالمين وشفيع للمذنبين وسيد ولد آدم اجمعين وجعل
امته خير امم الماضين وبعد اصحابه الكرام خصوصا
منهم الخلفاء الراشدين بالاستخلاف في الارض
بعد النبي الكريم وتمكينهم على الدين المرضي القويم و
تبديل خوف من الامن فان يعبدوا ولا يشركوا بالله شيئا
الى يوم الدين ورضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك الفوز المبين
فانجز وعده ولا يخلف الله الميعاد فسبحان ربك رب العزة عما
يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين والصلوة
والسلام على خير خلقه سيدنا محمد المصطفى افضل الانبيا المرسلين
وحبيب رب العالمين الذي قال مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة
نوح من ركبها نجى ومن تخلف عنها غرق واصحابي كالنجوم بايهم
اقتديتم اهتديتم واني تارك فيكم الثقلين ان تمسكتم بهما لن تضلوا
بعدي احدهما اعظم من الاخر كتاب الله حبل الممدود من
السماء الى الارض عترتي اهل بيتي ان يتفرقا حتى يردا علي
الحوض انظر كيف تخلفوني فيهما فبين برسول الله صلى الله عليه
واله واصحابه وسلم بهذه الاحاديث الثلاثة ان الشريعة
كالبحر لا يمكن عبورها بغير اتباع القران على تفسيرها
التي ثبتت بالتحقيق من اصحابه العظام واهل بيته

jabir.abbas@yahoo.com

الکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فتبین لھذا ما قال اللہ تعالے
فی شانہ العظیم بالمومنین رؤف رحیم وجعلہ اللہ سراجا منیرا
وانزل علیہ نورا مبینا فصار التاامامین فی کل حین و اوان
وکل مکان وزمان لانہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نبی
اٰخر الزمان وکتابہ اخر ما انزلت من الملک المنان ما جعل اللہ
ھدایتھما موقوفۃ ومقیدۃ بزمان دون زمان بل ھی الان
کما کانت من وقت البعث متزایدۃ فی کل مکان ولما کانت الھدایۃ
واحدۃ نھما الا مامان لا الامامان ونبینا وشفیعنا صلی اللہ علیہ
والہ واصحابہ وسلم امام الانبیاء والمرسلین فقال کنت نبیا وادم
بین الماء والطین وعلی الہ واصحابہ ھداۃ الاسلام ودعاۃ
الانام لاسیما الخلفاء الراشدین وتابعیھم وتبع تابعیھم الی
یوم الدین خصوصا منھم الاربعۃ المجتھدین الایمۃ المتقین
رضوان اللہ علیھم اجمعین وصلی اللہ علی سیدنا محمد ن النبی
الامی وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واولیاء امتہ
وسلم تسلیما کثیرا کثیرا انتھی کلامہ **اقول وبہ نستعین**
قولہ الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شئ الخ **اقول وبہ نستعین**
صدق اللہ العظیم حیث قال تنزیلا علی الرسول الکریم
لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
سبحان اللہ سچ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ کیوں کہتے ہو جو چیز کہ نہیں
کرتے ہو غرض اس سے اظہار اس امر کا ہے کہ حضرات اہل سنت بنا بر
عرف عام عموما اور حضرت مخاطب خصوصا مصداق اسی آیہ کریمہ کے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہین کہ قول انکا فعل کے مطابق نہین ہوتا ہے جو عین علامت نفاق ہے
جیساکہ تطبیق وتصدیق اسکی وجوہ مفصلہ ذیل سے صرف خطبہ ہی مین
ظاہر ہو جائیگی پہلے یہ کہ حمد وشکر منعم حقیقی کو یہ حضرات عقلاً واجب
نہین جانتے ہین صرف بخوف شرع زبان سے کہدیتے ہین اُس بات کو کہ
دلمین جسکے منکر ہین دوسرے اعظم نعمات الٰہیہ کا کہ وجود بابرکات
حجۃ اللہ فی الارضین جناب صاحب العصر والزمان علیہ السلام والصلوٰۃ
کا ہے باوجود قیام حجت وبرہان انکار وکفران کرکے شکر کرنا عین کفر
ہے تیسرے جب بحدیث متفق علیہ فریقین ہدایت منحصر بتمسک ثقلین
ہے تو غیر ثقلین کے ساتھ تمسک کرنیوالے بیشک اہل ضلالت سے ہونگے
اور حمد وشکر اہل ضلالت کا مقبول نہین ہوسکتا واما یتقبل اللہ من
المتقین چوتھے بعد الحمد للہ الذی جو ایہ لیس کمثلہ شئ کو جو رد یا ہے
اپنے عقاید کے خلاف کیا ہے بلکہ عیاذاً باللہ باعتقاد اساطین مخاطب
فیض اسکے مثلہ شئ کہنا چاہیئے کیونکہ اکثر حضرات اہلسنت بلکہ اعاظم
ائمہ دین وانامہم مجتہدین انکے جنکے اقوال پر انکے شریعت وآئین کا مدار
ہے مثل ہمارے ائمۃ المجتہدین ابن تیمیہ وامام المحدثین بقول شاہ جی علامہ
ذہبی وامام ابن مندہ ومقاتل بن سلیمان جنکے عیال امام شافعی تھے بقول
ابن خلکان فی وفیات الاعیان اور اکثر حنابلہ جسمیت خدلے تعالے
شانہ قایل ہین چنانچہ غنیۃ الطالبین مین بھی ہے واما المقاتلیہ فمنسوبۃ
الی مقاتل بن سلیمان حکی عنہ انہ قال ان اللہ تعالی جسم و
انہ جثۃ علی صورۃ الانسان لحم ودم واعضاء من راس
ولسان وعنق الخ یعنے مقاتلیہ وہ لوگ ہین جنکی نسبت مقاتل بن



ص ۲۳۵
غنیۃ الطالبین مترجم
فاضل عبد الحکیم پر اکثر قبلہ
مطبع الفقیری دہلی تقطیع قبل
صمدانی غوثی اعظم ایضاً
شیخ عبد القادر جیلانی ہے بعض
کہ عبارت دیباچہ مترجمہ مذکورہ پر
نظام ہے اور شاہ ولی اللہ قرہ
العینین مین کہتے ہین قال السید
عبد القادر فی الغنیۃ الخ اور
از الۃ الخفا مین تحفہ مین بھی

سلیمان کیطرف ہے کہ اُس سے منقول ہے کہ اُسنے کہا بیشک اللہ تعالی
جسم ہے اور بیشک جثہ اُسکا اوپر صورت انسان کے ہے گوشت و
خون و اعضا سر و زبان و گردن سے الخ اور کتاب ملل و نحل علامہ شہرستانی
مین ہے و مثل مضر و کہمش و احمد الہجیمی و غیرہم من اہل السنۃ
قالوا معبودہم صورۃ ذات اعضاء و ابعاض الخ یعنے مثل مضر و
کہمش و احمد ہجیمی وغیرہ کے اہلسنت سے قائل ہین کہ معبود اُنکا صورت
ہے صاحب اعضا و اجزا **ایمان پر شبہ** نہو کہ اہلسنت مین سے
کوئی فرقہ معتزلہ وغیرہ جو اکثر بجاے سپر پیش کیا جاتا ہی قایل اسکا ہوگا
کیونکہ بتصریح صاحب بحر المذاہب وغیرہ بتحقیق علما اطلاق اہلسنت کا
فرقہ اشاعرہ و ماتریدیہ ہی پر ہوتا ہے جسمین شاہ جی و منکر بھی داخل ہین
بدخول تام نہ معتزلہ وغیرہ پس اب انصاف چاہتا ہون کہ جب خداوند
عزوجل تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا بتحقیق الخضرات کی
جسم و جثہ رکھتا ہے بصورت انسان بلکہ بشکل امرد نوجوان تو ایسے
مذہب والا اگر لیس کمثلہ شئی کہے تو دو حال سے خالی نہین ہے کہ معتقد بھی
اسکا ہے یا نہین اگر معتقد ہے تو اپنے دین سے خارج ہوکر کافر ہوگا اور
اگر معتقد نہین ہے تو زمرہ یقولون بالسنتہم مالیس فی قلوبہم مین
داخل ہوکر کافر ہوگا ؎ زہر طرف کہ شود کشتہ سود اسلام است ؎
علاوہ اسکے جب کل اہلسنت رویت خدا کے کالقمر فی لیلۃ البدر قایل ہین
اور اپنی صحاح کے مصدق ہین پس اس سے زیادہ مماثلت کیا ہوگی پھر
لیس کمثلہ شئی کہان رہا فلم تقولون علی اللہ مالا تعلمون **پانچوین قولہ**
ہو السمیع البصیر یہان بھی درصورت اعتقاد جسمیت خدا و اثبات

چشم وگوش جملہ محظورات سابقہ درپیش ہین او۔ درصورت عدم اعتقاد
مذکور مذہب حق پر آئیگے جو عاقبت اندیش ہین چھٹے **قولہ** خالق کل شئی
سے اگر خالق کل خیر وشر وخالق جملہ افعال بشر مقصود ومخاطب ہے
جو تمامی اہلسنت کا عقیدہ ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین بھی ہی عقیدہ
بستم آنکہ ہرچہ از بندہ یا حیوانات دیگر صادر میشود از خیر وشر وکفر و
ایمان وطاعت ومعصیت ہمہ پیدائش خدا و بایجاد اوست انتہی تو ہرچند
آپکے مذہب والے موافق اور کل اشرار بلکہ شیاطین اور کفار تک بھی
آپکو شکریہ کے لایق جانینگے مگر ساتھی اسکے بنیاد دین اسلام واساس وعد
و وعید وعذاب وثواب وبہشت ودوزخ وامر ونواہی الٰہی وبعثت
رسل وتنزیل کتب وخلافت خلفا کا بھی انہدام لازم ہوگا فتامل فمن
یعمل مثقال ذرۃ خیر یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ
اور اگر یہ مقصود نہو تو مذہب حق موجود ہے جسکے سوا سب مردود ہے
ساتوین قولہ وھو علی کل شئ قدیر اور لایہ قول بعد خالق کل شئ
کے بموقع وبیفائدہ زائدہ ہے وہو لغو اسلیئے کہ خالقیت کل شئ کو
قادریت علی کل شئ لازم ہے ثانیاً آپکے امام ازمی نے کہا ہے کہ بلخی
اسکا قایل تھا کہ اللہ تعالے اوپر مثل مقدور بندہ کے قادر نہین ہے تو
علی کل شئ قدیر کیونکر صحیح ہوگا ثالثاً اشاعرہ بھی قایل عموم قدرت بہ نسبت
کل شئ کے نہین ہین بلکہ کہتے ہین کہ خدا اپنے صفات کی ایجاد پر قادر نہین ہے
بلکہ اُسکو بطریق ایجاب پیدا کیا ہے جیساکہ محقق دواتی نے تصریح کی ہے
پس مخاطب کا کل شئ کہنا درحقیقت اپنے ایمہ کا جھٹلانا ہے اور اپنے
مذہب کو برباد کرنا ہے **فافہم قولہ** الذی جعل طاعتہ الخ

اقول یہ عبارت مخبوط کئی وجہونسے نامربوط ہی پہلے یہ کہ محض ذکر خدا کے طاعت کو واجب کرنیکا عبادہ پہ مقام حمد وشکر مین بیموقع ہے تا وقیکہ طاعت خدا کا وسیلہ وذریعہ ہونا بھی استحقاق اجر وثواب بحیساب کو ذکر نہ کیا جاے خصوصًا ایسے شخص سے جو افعال خدا کو معلل باغراض نہ جانتا ہو دوسرے یہ کہ لغت مین طاعت بمعنی انقیاد وفرمانبرداری ہے کما فی القاموس اور یہ معنے عام ہے کہ خدا نے اپنی طاعت کے ساتھ رسول واولی الامر کی طاعت کو بھی واجب کیا ہے جیساکہ فرمایا اطیعو اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس بقول مخاطب پھر تخصیص کی کیا جگہ ہے اور مقام حمد مین تعریف ناقص بیان کرنے سے کیا امید ثواب ہے فتفکر فی الجواب الجواب تیسرے درصورت تخصیص وجوب بطاعت خدا باوجود شمول طاعت رسول وغیرہ انکار سمجھا جاتا ہے طاعت رسول وغیرہ سے اور منکر اُسکا بیشک کافر ہے چونکہ چونکہ انتفای جزا مستلزم انتفای کل کو ہوتا ہے لہذا اطاعت خدا سے بھی انکار ثابت ہوگیا خصوصًا بنا بر مذہب اشاعرہ کے کہ مخاطب انھین بے شعورون سے ہے بوجہ اسکے کہ انکے نزدیک حسن وقبح اشیا عقلی نہین ہے بلکہ شرعی ہے پس انکار طاعت رسول راسًا مستلزم انکار طاعت خدا ہے پس مخاطب اس شعر کی مضمون کے مصداق ہوئے ذهب الحمار لیستفید لنسفه ۔ فرمافاب وماله اذناں پاکیزہ

جو آیہ ماخلقت الجن الخ کو سند مین وجوب طاعت کے لایا ہے محض دلیل نافہمی ہے اولًا اسلیئے کہ طاعت عامہ ہے اور مفاد اس آیت کا کہ عبادت ہی خاص ہے اور استدلال خاص سے عام پر ذریعہ

ترجمہ
ص ۳۵
ضرب سنگ مطبوعہ
مطبع نولکشور

نہین ہی جیساکہ ازالۃ الغین مین ہے فان العلماء اجمعوا علی ان العام
لادلالۃ لہ علی الخاص باحدی الدلالات الثلث انتہی یعنی تمامی
علمانے اجماع کیا ہی کہ عام کو کسیطرح کی دلالت خاص پر نہین ہے
ثانیا اگر طاعت سے قبول مخاطب مین خاص عبادت بھی مراد لیجاے
تو یہ آیہ مفید وجوب ہرگز نہین ہو سکتا جو مطلوب ہے کیونکہ علامت
وجوب اسمین کوئی مذکور نہین ہے اور بالفرض اگر وجوب تسلیم بھی کیا
کیا جاے تو انحصار جملہ طاعات کا صرف واجب ہی مین لازم آتا ہی حالانکہ
بہت سی طاعتین سنت و مستحب بھی ہین فافہم چھٹے بعد اسکے آیہ ان
من شئی الخ کو پہلے سے بھی کچھ زیادہ بیموقع و بیمحل و بیفائدہ لایا ہے
یہانتک کہ مخاطب کے حافظہ ہونیکے بھی پوری دلیل نہین ہو سکتی فاحفظہ
وتبصر قولہ ولم یجب علیہ شئی الخ اقول یہ دعوی مخاطب کا بھی کئی
وجہون سے محض غلط و صریح البطلان ذات مقدس ایزد سبحان پر سراسر
افترا و بہتان ہے اما اولا پس اسلیئے کہ مبنی اس کلام سراپا ملام کا وہی
خیال خام ہے جو دماغ مین سنیونکے راسخ ہے کہ اللہ تعالے سے بالا کون
ہے جو اسپر کچھ واجب کر سکے حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ وجوب کے معنے کیا
ہین وجوب اصطلاحی فقہا یہان مراد نہین ہے مثل نماز و روزہ وغیرہ کے
بلکہ مراد لزوم عقلی ہے من قبیل قضایا قیاساتہا معہا کے یعنے جو فعل
خدا کا موافق اسکے حکمت کے اور ترک اسکا مخالف اسکے حکمت کے ہو
جیسے خدائے تعالے کا متصف ہونا بصفات حسنہ اور منزہ ہونا سمات قبیحہ
سے یا ارادہ کردنبدون سے طاعت کا اور کراہت اسکی معصیت سے وہ
ضروری ہی اور اسی ضرورت کو معتبر بوجوب کرتے ہین اور اسمین کوئی قباحت

ازالۃ الغین مقابل ساوے

وجوب بمعنے ضروری

نہین ہے شاید سُنی گوگ بھی معاذ اللہ خلاف اسکے جایز نجانینگے ثانیا بعد
تسلیم اسکے کہ دوسرا کوئی واجب نکرسکے لیکن اگر بمقتضاے غایت رحمت
واحسان ونہایت تفضل وامتنان خود ذات مقدس اُسکے اپنے اوپر کسی
امر کو مثل لطف ورحمت وغیرہ کے واجب کرلیے تو اُسکو کون منع کرسکتا ہے
جیساکہ فرمایا لایسئل عما یفعل الا یہ فصدق فرمن المطر و
وقف تحت المیزاب بخلاف ما نحن فیہ کہ بہ نسبت معبود
وعبد دونونکے درحقیقت واجب کنندہ خود ذات اُسکی ہے نہ غیر
اور عقل محض دریافت کنندہ اور سمجھنے والی ہے چنانچہ خود فرماتا ہے
وکان حقا علینا نصر المومنین یعنے ہے حق ہمپر مدد مومنین کی
جیساکہ مخاطب نے ترجمہ کیا ہے لیکن حسب عادت قدیمہ عام طائفہ ذمیمہ
اپنے کتمان حق سے باز نہ آیا لفظ حق کو بغیر ترجمہ من حیث لیشعر اولا یشعر
چھوڑ دیا شاباش ؎ این کار از تو آید وہر دان چنین کنند ہا اگر حق
دریافت کرنا منظور ہوتا تو حق کا ترجمہ بھی کرتا دیکھیے صاحب قاموس
حق کو بمعنے واجب لکھتا ہے گو منکر نہ براہ چوری وسینہ زوری معنی حق
کی چوری کی مگر اہل حق سے کب بچ سکتے ہین یہ مثل مشہور مخاطب پر پوری
ہوئی کلمہ حق بر زبان جاری تا لتا آپکے امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر
کبیر مین بذیل ایہ کتب ربکم علی نفسہ الرحمہ لکھتے ہین المسئلۃ الحادیۃ
کتب کذا علے فلان یفید الالزام وکلمۃ علی ایضا تفید الایجاب
مجموعہما مبالغۃ فی الایجاب فہذا یقتضی کونہ سبحانہ راحما بہم
رحیما بہم علی سبیل الوجوب انتہی یعنے کتب کذا علے
فلان معنی وجوب کا فایدہ دیتا ہے اور کلمہ علے بھی مفید وجوب ہے

ص ۳۵ سطر ۳ منکر

قاموس لغۃ حق

تفسیر کبیر طبع ایران انعام تحت آیہ مذکور

اور دونون کا مجموعہ مبالغہ درباب ایجاب ہے پس مفاد آیہ یہ ہوا کہ تمھارے
پروردگار نے اپنے نفس پر رحمت کو واجب کیا ہی بمبالغہ وتاکید تنبیہ
شاید وجہ اس مبالغہ کی یہی ہو کہ تا آپ لوگ انکار نکرین والعلم عند اللہ
رابعا امام مذکور ذیل مسئلہ رابعہ مین تفسیر اس ایہ کے لکھتے ہین قال اللہ تعالے
فقد جاءکم بشیر ونذیر المعنی ان حصول الفترۃ یوجب احتیاج
الخلق الی بعثۃ الرسل واللہ تعالی قادر علی کل شئی فکان قادرا
علی البعثۃ ولما کان الخلق محتاجین الی البعثۃ والرحیم الکریم قادرا
علی بعثۃ الرسل وجب فی کرمہ ورحمتہ ان یبعث الرسل الیھم
الخ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ آیا تم بسکے پاس بشیر ونذیر مجھ اسکے یہ ہین
کہ فترۃ کا ہونا موجب احتیاج خلق ہے طرف بھیجنے رسولونکے اور جب
حق تعالے ہر شئے پر قادر تھا اور مخلوقات محتاج طرف بعثت کے اور رسولونکے
بھیجنے پر بھی قادر تھا تو اسکے کرم ورحمت پر واجب ہوا کہ رسولونکو مبعوث
فرماے الخ پس مقام انصاف ہے کہ ارحم الراحمین تو اپنے نفس پر لطف
ورحمت ونصرت مومنین وبعثت رسل کو بتاکید ومبالغہ واجب فرماے
اور پر خبر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ خلاف سے منع وتہدید شدید کرے
امام رازی انکا بھی خدا تعالے پر رحمت وبعث رسل کو واجب بیان کرے
پھر ہم مخاطب کے قول دلہ یجب علیہ شئی کو اعتقاد فاسد ومخالف حکم
خدا ورسول وامام کیون نہ کہین بہر کیف جب مخاطب وہم مشرب اونکے
عموما وجوب رحمت پروردگار کے منکر ہین تو اب مخاطب ساتھ کتب
ربکم کے ہم مومنین ہوے نہ حضرات مخالفین وکذلک نجزی المجرمین خامسا
ایہ لا یسئل عما یفعل الخ کو اثبات لم یجب علیہ شئی کیواسطے لانا اسے خلل دماغ کا

تفسیر کبیر جلد ثالث
سورۂ مائدہ چھاپہ مصر
صفحہ ٥٧٠

اشر ہے جسکی طرف کچھ اشارہ ہوا اولاً ادنیٰ عربی دان بھی سمجھ سکتا ہے کہ
دلالت اِس آیہ کی عدم وجوب پر کسی طرح اقسام ثلثہ دلالت سے نہین ہے
کیونکہ نہ تو لایسئل بمعنے لم یجب ہی نہ جزاُسکا نہ لازم ثانیاً باتفاق مفسرین
لایسئل بمعنے لایستفسر ہے وچونکہ خداوند تعالےٰ حکیم ہے اور واجب ہی
کہ فعل حکیم قرین عدل وصواب ہو پس کوئی سوال نہین کرتا فعل حکیم
سے کہ فعل صواب کیون کیا بر خلاف خطا کارونکے کہ اُنسے پوچھا جاتا ہی
کہ خطا کیون کی پس اس آیت کو تو دلالت اوپر وجوب فعل صواب کے
ہوئی نہ اوپر عدم وجوب کے ثالثاً یا وصف مخالفت فریقین اگر اِس
آیت سے بالفرض عدم وجوب بتاویل البعد ثابت ہو تو آیات سابقہ سے
وجوب صریح بتاکید اکید ثابت وظاہر ہوتا ہے پس بیشک عند التعارض
والتناقض تنزیل صریح مقدم ہوگی تاویل بعید بلکہ قبیح پر سرا سر بعد تسلیم
آپکی طرف سے جو امام رازی کا جواب ہوگا وہی جواب ہمارا بھی تصور کیا
جائیگا خدوالنعل بالنعل اور تفصیل اسکی بھی مابعد مذکور ہوگی انشاء
اللہ تعالےٰ **قولہ** وھوالذی ھدانا الخ **اقول** یہ قول بھی کئی وجہون سے
مردود ہے **پہلی** چونکہ عموماً ہر مذہب والا اپنے کو حق اور دوسرے کو
باطل تصور کرتا ہے لہذا یہ جملہ خبریہ بلا دلیل صدق کاذب ہے قل
ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین **دوسری** خصوصاً مخاطب کا بنا بر
عقاید فاسدہ سابقہ ولاحقہ کے اہل ہدایت سے ہونا ممنوع بلکہ باطل و
حیلۂ صحت سے عاطل ہے جس راہ کو آپ لوگ راہ ہدایت وصراط مستقیم
وطریقۂ انبیا وشہدا وصدیقین وصالحین تصور کرتے ہین محض کجروی
وغلط فہمی آپکی ہے معاذ اللہ ان لوگونکو اُس طریق سے کیا واسطہ کیا یہ

لوگ بھی معاذ اللہ خدا کو جابر و ظالم اور بندونکو مجبور و مظلوم سمجھتے
تھے بلکہ درحقیقت فرقہ حقہ شیعہ البتہ صراط مستقیم پر ہے اسواسطے کہ
انھین کا سلسلہ انبیا و شہدا و صلحا مثل جناب رسالت مآبؐ و علی مرتضیٰ و
امام حسنؑ و امام حسین سید الشہدا علیہم التحیہ والثنا تک باقرب و اقصر طرق
منتہی ہوتا ہے اسلیئے کہ اصول و فروع انکے ماخوذ ہین ان لوگون سے
جنسے اخذ کرنے پر حدیث متفق علیہ تمسک ثقلین و سفینہ دلالت کرتی ہی
بخلاف اُس فرقہ کے کہ سلسلہ اُسکا کفار و منافقین و مرتدین و قاسطین
و مارقین تک کہ جنکا کفر و نفاق و ارتداد ہم کتب اہلسنت سے ثابت
کرتے ہین منتہی ہوتا ہے ۵ بعد اُمیر وی راہت نہ انیست ہ مرادت
کعبہ و رویت بچین ہست ہ قولہ ونجانا من النصب اقول منکر کا یہ
دعوی بھی سراسر کاذب ہے کیونکہ سنی لوگ ہرچند زبانی براءت اپنی
ناصبیت سے ظاہر کرتے ہین مگر رفتار خلاف گفتار ہے جو نشان
منافقین و کفار ہے بقولہم لہذا ناصبیت انکی اور انکے علما کی اور زیبا
ہونا خطاب ناصبی کا انکے لیئے انھین کی کتابون سے ثابت کیا جاتا ہی پس
واضح ہو کہ نصب و ناصبیت کے معانی لغت مین بہت ہین لیکن علماے
اہلسنت نے کئی طرح پر اطلاق کیا ہی پہلی انکے قطب صمدانی غوث اعظم
شیخ عبد القادر جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے وسیمھا
الرافضۃ ناصبیۃ لقولھا باختیار الامام ونصبہ بالعقد
یعنے سنیونکو رافضی لوگ ناصبیہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ سنی لوگ
اختیار کرتے ہین امام کو اور نصب کرتے ہین اُسکو بعقد بیعت الخ
پس بنا بر اس معنے کے جو عین معتقد اہلسنت ہے اگر قطب صاحب سچے

صـ ۲۱ غنیۃ الطالبین مترجم فاضل عبد الحکیم مطبوعہ مطبع مرتضوی مین ذکر اسماء اہلسنت

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہین تو مخاطب کا بجانا کہنا ناجائز وکذب محض بلکہ اپنے دین وایمان سے
دست بردار ہونا ہے اور اگر یہی سمجھکر بجانا کہا ہے تو میار کیا دشپم ما
روشن دل ماشاد خدا نجات دے آپکو اس عقیدۂ بد سے **دوسری**
امام شافعی اپنے اشعار مین جو فصول المہمہ ابن صباغ مالکی مین منقول
ہین فرماتے ہین ؎ اذا نحن فضلنا علیا فاننا ؛ روافض بالتفضیل
عند ذوی الجہل ؛ وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ ؛ رمیت
ینصب عند ذکری للفضل ؛ فلا زلت ذا رفض ونصب
کلیہما یجیبہما حتی اوسد فی الرمل ؛ یعنے جب ہم فضیلت دیتے
ہین حضرت علی کو تو جاہل ہمکو رافضی کہتے ہین اور جب ہم فضیلت
ابو بکر کو ذکر کرتے ہین تو ناصبی کہے جاتے ہین پس ہمیشہ ہم انھین
دونون رافضیت وناصبیت مین رہینگے یہانتک کہ پیوند خاک ہون
انتہیٰ پس یہان علاوہ مخدور لزوم تناقض وتضاد کے صدق وکذب
مخاطب وامام مین بوجہ محبت ابو بکر مراد لینے کے نصب سے بیعت مخاطب
کے ساتھ خلیفۂ اول کی ٹوٹی جاتی ہے یکقلم سنت ہی باطل ہوئی
جاتی ہی اسواسطے کہ جامع صغیر سیوطی مین ہے عن عائشۃ قالت
قال رسول اللہ من تمسک بالسنۃ وجبت لہ الجنۃ قالت
عائشۃ یارسول اللہ وما السنۃ قال حب ابیک وصاحبہ
یعنی عمر انتہیٰ یعنے عائشہؓ نے حضرت رسول خداؐ سے روایت کی ہی
کہ فرمایا جو تمسک کرے ساتھ سنت کے جنت اسکے واسطے واجب ہے
پوچھا عائشہؓ نے کہ سنت کیا ہے یارسول اللہ فرمایا کہ محبت تیری باپکی
اور صاحب اُسکے عمر کی انتہی پس جب سنت نام ہے محبت شیخین کا

اور نصب بمعنے محبت ابو بکر ہے تو نجات ظاہر کرنا نصب سے درحقیقت
سنت سے دست بردار ہونا اور بچا ہنا ہے اور جب سنت سے
نجات پایا تو جہنم واجب ہی آپکے لیئے وہو المطلوب تمیسری قاموس ص ۷۶
مین ہے کہ النواصب والناصبیہ واھل النصب المتدینون
ببغضۃ علی کرم اللہ وجہہ لانھم نصبوا لہ ای عادوہ الخ
یعنے نواصب اور ناصبیتہ اور اہل نصب وہ ہین جو بغض و عداوت
حضرت علی کو دین اپنا کہتے ہین اسوجہ سے کہ اُن سب نے حضرت سے
دشمنی کیا الخ اب یہان پر قابل توضیح یہ امر ہے کہ اگر مخاطب کا مقصود
نجاتا من النصب سے نجات بغض و عداوت حضرت امیرؑ سے ہے
تو خدا توفیق رفیق کرتا تو ایسا ہوتا لیکن ابھی تک تو نہین ہوا
وانت بحمد اللہ غیر موفق ہان شیعیان علی ابن ابی طالب بحمد اللہ
ہمیشہ سے ساتھ اسکے باقرار مخالف و موالف موفق ہین بلکہ خود لفظ
شیعہ علی اسپر دلالت کرتا ہے جیساکہ صاحب قاموس فرماتے ہین شیعۃ قاموس ص ۳۰۶
الرجل اتباعہ وانصارہ اور بدیہی ہی کہ اتباع و انصار محبین ہوتے
ہین نہ مبغضین اور ظاہر تر اس سے عبارت مابعد اسکے ہی کہ فرماتے
ہین قد غلب ھذا الاسم علی کل من یتولی علیا و اھلبیتہ
حتی صار جھم اسما خاصا یعنے یہ لفظ ایسا مخصوص بمحبان علے
ہے کہ اب معنے دیگر محتاج بقرینہ ہونگے پس جو لوگ باین لقب ملقب
ہین ضرور ہے کہ محبین سے ہون برخلاف اہلسنت معاویہ کہ اسی
لفظ کو دلالت اوپر بغض جناب امیر کے ہے اسلیئے کہ سنت معاویہ
معلوم ہے کہ بغض جناب امیر ہے ہر چند زبانی آپ دعوٰی محبت کرتے

ہین مگر قلب آپکا مکذب اُسکا ہے اور آپ لوگ کی فلتات لسان سے
بمو دائے قاموس ؎ می تراود چکنم انچہ در آوند دل ہست ؛ لاعن
شعور کلمات لبغض وعناد نکلتے ہین اور بے باکانہ الفاظ توہین وتجہین
مثل ان الرجل لیہجر کہ سراسر خلاف تعظیم وتکریم وعلامت لبغض و
نفاق ہے ظاہر ہوتے ہین جیساکہ ناظرین تحفہ مسروقہ ومنتہی الکلام
وازالۃ الغین پر ظاہر ہے بہرحال دشمنی ان سنیونکی جناب امیر اہلبیت
طاہرین کے ساتھ اس درجہ شہرت وتواتر پر ہے کہ کفار یہود ونصارا
بھی واقف ہین اور اپنی کتب تواریخ مین لکھتے ہین چنانچہ کتاب
خلاصۃ التواریخ عالم مصنفہ مارشمن صاحب مین ذکر فرق اسلامیہ
مین لکھا ہے کہ پس دو فرقے ہوے ایک محب علی جسکو شیعہ کہتے ہین
ایک دشمن علی جسکو سنی کہتے ہین الخ اور اسمین تو کوئی شک نہین
ہے کہ اہلسنت محبت ثلثہ کے قلبًا ولسانًا مقر ہین اور روایات صحیحہ
صحاح اہلسنت سے مخالفت درمیان جناب امیرؑ اور ان حضرات کی
ثابت ہی چنانچہ صحیح مسلم مین بزبان صدق ترجمان خود حضرت عمر
موجود ہے کہ علی وعباس مجھکو اور ابوبکرؓ کو کاذب وغادر واثم جانتے
ہین اور یہی صحیح بخاری مین اُنھین حضرت کے بیان سے ہے کہ ہم
سب نے بیعت ابوبکر کی وما خالفنا فی ذلک الا علی والزبیر واتباعہما
یعنے اور نہ مخالفت کیا ہملوگونکی اس بیعت مین مگر علی اور زبیر
واتباع اُنکے نے اور یہی صحیح مسلم مین ہے کہ چھ مہینہ تک بیعت نہ کی ابوبکر
کی جناب امیر نے اور نہ کسی بنی ہاشم نے کما نقل فی جامع الاصول
اور بعد وفات جناب سیدہ باضطرار واکراہ بیعت کی اور شاہ ولی اللہ نے

صہ ۱۸۸ حصہ دوم مترجمہ منشی شیو پرشاد مطبوعہ دارالاسلام شاہجہان آباد ۱۹۴۴ء

صہ ۱۵۱ صحیح مسلم ص ۲ کلکتہ

صہ ۱۵۲ صحیح مسلم

صہ ۲۷ ازالۃ الخفا مقصد دوم

ازالۃ الخفا میں لکھا ہے چون روز دیگر بیعت عامہ منعقد شد سادات اہلبیت تخلف نمودند و این اشکالے دیگر بہم رسید حضرت شیخین بحسن تدبیر این اشکال را برانداختند الخ ثم قال و درہمین ایام مشکلے دیگر کہ فوق جمیع

صہ ۲۶ ازالۃ الخفا

مشکلات تو ان شمرد پیش آمد و آن این بود کہ زبیر و جمعے از بنی ہاشم در خانۂ حضرت فاطمہؓ جمع شدہ در باب نقض خلافت مشورتہا بکار میبردند حضرت شیخین انیز ابتدبیر یکہ بایستے برہم زدند الخ اور وہ حسن تدبیر یہ تھی کہ حضرت عمر آتش افروزی خانہ جناب سیدہ فاطمہ الزہراؓ پر مستعد ہو گئے اور قسم کھائی کہ گھر جلا دینگے جیسا کہ اسکا اقرار خود شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں اور انکے فرزند ارجمند نے تحفہ میں اور ابو الفدا نے تاریخ میں اپنی کہا ہے بلکہ اکثرون نے آگ لکڑی لیجانا اور بعض نے آگ لگانا بھی لکھا ہے الغرض مخالفت و عداوت بین الخلفا و جناب امیر ہرچند آپ لوگ چھپائیں مگر چھپ نہیں سکتی اور اگر فرمائی کہ یہ سب روایت ہے تو عداوت معاویہ ساتھ جناب امیر المومنین و حسنین کے تو درایت ہے اسکا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ کتنی لڑائیاں صفین میں لڑے زبان سے نوبت بہ تیغ و سنان آئی اور جناب امام حسن مجتبیٰ پر صف کشی کی اور بقصد لڑنے کے آئے کہ بمجبوری نوبت مصالحہ آئی اُسپر بھی خبر شہادت

کما فی المختصر فی اخبار البشر نقلا عن ہبوۃ الحدیث

جناب امام حسنؑ سنکر فرط مسرت و شادی سے اللہ اکبر کہا جسپر فاختہ عمہ معاویہ نے بیساختہ اُس دین سباختہ سے کہا اعلی موت ابن فاطمہ تکبر لیعنے کیا جناب سیدہ کے بیٹے کے مرنے پر تو تکبیر کہتا ہے اور سب و شتم و لعن و طعن کی سنت بہ نسبت جناب امیر اور ائمہ طاہرین کے آپکے یہاں اُسیکی جاری کی ہوئی ہے جو مدت دراز تک ہر سر منبر ہوا کی اور ابھی تک

کسی نہ کسی نوع سے آپکے یہان وہ بدعت جاری ہی کما یظھر من ازالۃ
الغین یہانتک کہ باوصف ایسی عداوت وبغض جناب امیر کے آپلوگ
معاویہؓ کو خلیفہ برحق وامیر المومنین وخال المومنین کہتے ہین اور
رضی اللہ عنہ کے ساتھ یاد کرتے ہین اور اُسکے فرزند رشید یزید پلید
قاتل جگر گوشۂ رسول رب مجید کو بھی خلیفہ برحق وامیر المومنین اور
لایق صلوات جانتے ہین جیساکہ بیان ہوگا حالانکہ حدیث نبوی جو متواتر
ومتفق علیہ بین الفریقین دربارہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
ہے کہ لایحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق یعنے علی کو نہ
دوست رکھیگا مگر مومن اور دشمن نرکھیگا علی کو مگر منافق اُس سے
بھی منافق ہونا معاویہ کا ثابت وظاہر ہے اسپر بھی اُسکو خلیفہ وامام
اپنا جانتے ہین پس جب آپ محب ودوست ثلثہ ومعاویہ ویزید ہین
توضرور دشمن علی واہلبیت بھی ہوے اور ہین ومحب العدو عدو
پھر ناصبیت مین آپلوگونکے کیا عذر ہے ؎ تحب عدوی وہی تزعم
انی ؎ صدیقک فالرای عنک لعاذب اور بمناسبت مقام اس
جگہ ایک حکایت توزک تیموری لکھی جاتی ہے کما نقل علماے بخارا اور
عہد امیر تیمور متفق شدہ سجلے نوشتند کہ چون علی مرتضیٰ راضی بقتل
عثمان بود وبغض ودشمنی او بقدر تر نخ بر ہر مسلمانے واجب است
وپیش امیر تیمور آوردہ درخواست ثبت مہر کردند وگفتند نقل ہاے
این سجل در ممالک خود بفرست امیر تیمور گفت من کہ انرا نمیدانم پیش
مرشد من ابوبکر طایباوے ببرید انچہ او حکم من است پس بردند آن
سجل نزد شیخ درحالیکہ مشغول ساختن دیوار گلی از دست خود بود و

خادم شیخ گل برداشتہ میداد شیخ چون سجل رادید بران دستخط کرد کہ اگر
علی مرتضیٰ راضی بقتل عثمان بود پس واے بر حال عثمان انتہیٰ اور قریب
اسی مضمون کے علامہ نور الدین سمہودی نے بھی جواہر العقدین مین
لکھا ہی جسکا ترجمہ لعینہ یہ ہے کہ خبر دیا مجھکو شیخ امام مالکیہ شہاب الدین
احمدبن یونس قسطنطنی مغربی نے اپنے زمانہ مجاورۃ مدینہ رسول مقبول
مین کہ بعض مشائخ معتمدین نے خبر دیا کہ ایک شخص نے اعیان اہل مغرب سے
قصد حج کیا ایک شخص نے اہل ثروۃ سے سو اشرفیان لاکر اُسکو دین کہ مدینہ
منورہ مین جاکر کسی شریف وسید صحیح النسب کو یہ مال دینا شاید اس ذریعہ
سے مجھکو توسل ہو خدمت جد امجد اُنکے جناب رسالتمآب مین پس وہ مغربی
جب واپس آیا تو اُسنے بیان کیا کہ جب مین وارد مدینہ ہوا اشراف وسادات
کا حال دریافت کیا لوگون نے کہا کہ نسب اُن سبھونکے صحیح ہین مگر سب شیعہ
ہین کہ شیخین پر سب وشتم کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ مین مکروہ جانتا تھا کہ اُس
مال کو اُن دشمنان شیخین کو دون ایکروز ایک شریف یعنی سید سے ملاقات
ہوئی مینے اُسکا مذہب پوچھا اُسنے کہا کہ مین شیعہ ہون تب مینے کہا اگر تو سنی
ہوتا تو اسقدر مال تمکو دیتا یہ سنکر اُس شریف نے اپنی حاجت اور شدت
احتیاج کو بیان کرنا شروع کیا مینے بجواب اُسکے کہا کہ ممکن نہین ہے کہ وہ
مال تمکو دون وہ سید ہمارے پاس سے مایوس ہوکر چلا گیا جب رات کو مین
سویا تو دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور لوگ پل صراط پر چلے جاتے ہین مینے بھی
قصد کیا کہ پل صراط پر مین بھی گزر کرون کہ دفعۃً جناب سیدۃ النساء
العالمین نے فرمایا کہ اسکو منع کرو مین فریاد و واویلا کرتا تھا مگر کوئی
میری فریاد نہین سنتا تھا یہانتک کہ جناب رسالتمآب سے مینے فریاد

صہ ۳۹۴ ینابیع المودۃ چھاپہ مصر مین بھی بروایت جواہر العقدین موجود ہے ۱۲

کی اور عرض کیا کہ جناب سیدہ نے مجھکو پل صراط کے گذرنے سے منع
فرمایا ہے جناب رسول خدا جناب سیدہ کیطرف متوجہ ہوے اور
فرمایا کہ کیون منع کیا تمنے اسکو جناب سیدہ نے عرض کی کہ اسنے میری اولاد
کے رزق کو منع کیا ہی تب وہ حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
کہ سنتا ہے تو کیا کہا فاطمہ نے مینے عرض کیا قسم بخدا یا رسول اللہ مینے اس
نہ لیا اولاد کو انکے رزق سے مگر اسلیئے کہ وہ لوگ علی کو سب و شتم کرتے
ہین پس جناب سیدہ متوجہ ہوئین طرف شیخین کے اور فرمایا کہ کیا تم دونو
اس سبب سے میری اولاد سے مواخذہ کروگے شیخین نے عرض کیا
کہ نہین بلکہ مینے خود اسمین مسامحہ کیا ہی پس فرمایا جناب سیدہ نے کہ
کسنے تجھکو داخل کیا درمیان میری اولاد کے اور درمیان ان دونونکے
پس مین خوفناک بیدار ہوا اور جاکر اس مسئلہ کو والد سے مذکور کیا
(تتمہ) اقول الاخفی فیہ ما فیہ معذلک امثال اسکے بہت سے شواہد و نظائر
سنیونکے دشمن اہلبیت ہونے پر کتب فریقین مین بکثرت غیر فریقین مین
بھی مندرج ہین جنکا احصا اس مختصر مین غیر ممکن ہے صرف بطور
نمونہ اس مقام مین قلیل من کثیر واسطے اظہار تخالف اقوال و افعال
انکے مذکور ہوا اور مابعد بھی مذکور ہوگا ومن لا یقنع بالیسیر لا ینتفع
بالکثیر چوتھی تصریح علامہ سیوطی نصب بمعنے تقدیم غیر ہی اوپر جناب
امیرؑ کے جیسا کہ تدریب شرح تقریب مین بذیل ذکر ان اشخاص کی جنسے
بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی حالانکہ وہ منسوب ببدعت ہین کہتے ہین۔
اسحٰق بن سویدہ العدوی بہز ابن اسد عبید اللہ بن قاسم الاشعری قیس
ابن ابی حازم ہولاء رموا بالنصب وہو بغض علی وتقدیم غیرہ علیہ یعنے

یہ لوگ منسوب کیئے جاتے ہین طرف نصب کے کہ وہی نصب لبغض علی ہی
اور غیر علی کو مقدم کرنا اونپر انتہی پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو
لوگ تابعین خلفاے ثلثہ سے ہین اور اُنکو مقدم کرتے ہین جناب امیرؑ
پر یا فضیلت دیتے ہین وہ سب ناصبی ہین ومنہم المخاطب فلا یصح
قولہ نجانا من النصب **پانچوین** معنی ناصبیت روایات اہلبیت
طاہرین علیہم السلام سے جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہی کہ نصب عداوت
اہلبیت ہی علیہم السلام پر منحصر نہین ہے بلکہ اسکا کوئی بظاہر مدعی بھی نہین
ہوتا ناصبی وہ ہی جو عداوت شیعہ سے رکھے باوصفیکہ جانتا ہو کہ وہ شیعہ
ہمارا ہی کما رواہ شیخنا الصدوق رضی اللہ عنہ وارضاہ اور شیعیان
امیر مومنان سے عداوت سنیونکا باعث نہین ہوتا مگر یہی کہ شیعے محب
اہلبیت طاہرین ہین اور سُنی عدو آنحضرات کے ہین حالانکہ شیعے
بیچارے اگر دشمنی شیخین سے رکھتے ہین تو باعث اُسکا بھی وہی حب
علی ہی جسکا منشا حدیث صحیح نبوی متفق علیہ بین الفریقین ہی کہ لا یحبہ
الا مومن ولا یبغضہ الا منافق پس بیشک ساتھ شیعونکے عداوت
کرنا بھی درحقیقت نصب ہی پس ساتھ مذہب تسنن کے جو معلن عداوت
شیعہ ہین دعوی نجات کا ناصبیت سے من قبیل اجتماع النقیضین
محال ہی ہرگز قابل باور کرنیکے نہین ہی صرف مخاطب کی زبان درازی و
جرات بلکہ دنیاسازی وشعبدہ بازی ہی واللہ خیر الماکرین اور ہرچند
بوجہ لبغض اہلبیتؑ وعداوت شیعہ کی ناصبیت عموم سنیان کی اجلی البدیہیات
سے ہے مگر مخاطب کی عداوت خصوصاً ساتھ مولف رسالہ فاروق اکبر
اور مقرظ علامہ کے جو سادات رفیع الدرجات اور ذریات طیبات حضرات

عن نصب وریب اہلبیت

ص ۴۳۶ کما فی منتہی الکلام ایضاً

عالیات خیر البریات اور شیعیان جناب امیر المومنین وائمہ طاہرین علیہم السلام سے ہین اسی کتاب ضرب منکر کے ملاحظہ سے بخوبی ثابت ہی اور ظاہر بلکہ تیقن ہوتا ہی کہ مولف اِس رسالہ منکر کا ناصبیت مین سب ناصبیونکا سردار واُستاد ہے اور خارجیت مین خوارج نہروان کا پیر یا ہمزاد ہی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وان ربک لبالمرصاد **قولہ** والرفض **اقول** وبہ نستعین بنا بر اوسی ناصبیت مذکورہ کے جو حضرات سینہ بوجہ عداوت شاہ ولایت و محبت مہین پیر خلافت کی رکھتے ہین بزعم باطل اپنے محبان امیر مومنان کو بنام رافضیت یاد کرتے ہین چنانچہ مخاطب نے بھی اُسی گمان فاسد پر نجات اپنی رافضیت یعنے محبت علی سے ظاہر کی ہی لہذا ضرور ہے کہ تحقیق رفض ورافضیت کی اس مقام مین کیجاے اور اقوال علماے فرقۂ سنیہ جو اس باب مین ہین پیش کیے جائین تا حقیقت حال واضح ہوجاے ہر چند مخاطب نے رفض کو مثل نصب بدترین مذاہب جانکر اُس سے بھی نجات اپنی ظاہر کی ہی مگر ائمہ دین اِنکے جنکی شریعت پر یہ لوگ عامل ہین اپنے رافضی ہونے پر فخر ومباہات کرتے ہین جیسا کہ بیان ہوگا اب جاننا چاہیئے کہ رفض کئی معنونمین استعمال کیا گیا ہے۔

فصل
معانی رفض و رافضہ

اول رفض لغت مین بمعنی ترک اور چھوڑ دینیکے ہین اور بنا بر اسی معنے کے سنی شیعونکو رافضی کہتے ہین جیسا کہ غنیۃ الطالبین غوث اعظم مین ہے ص ۲۱۷ غنیۃ الطالبین

وقیل لھا الرافضۃ لرفضھم اکثر الصحابۃ وامامۃ ابی بکر و عمر وقیل سموا الروافض لرفضھم زید بن علی وقال زید رفضونی فسموا رافضۃ وقیل ان الشیعی من لا یفضل عثمان علی

علیٍ والرافضی من فضل علیا علی عثمان انتہی لیعنے تین معنے رفض کے
غوث مذکور نے بیان کیئے ہین پہلے یہ کہ شیعہ کو رافضی اسوجہ سے کہتے
ہین کہ اُنھون نے اکثر صحابہ اور امامت ابوبکر و عمر کو ترک کیا دوسرے
یہ کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ چونکہ اِنھون نے زید بن علی کو ترک کیا
اور حضرت زید نے فرمایا کہ لوگون نے مجھکو چھوڑ دیا اسوجہ سے انکا نام
رافضہ ہوا تیسرے بعض لوگون نے یہ کہا ہے کہ شیعہ وہ ہے جو عثمان کو
جناب امیر پر فضیلت ندے اور رافضی وہ ہی جو جناب امیر کو عثمان پر
فضیلت دے انتہی اما وجہ اول پس البتہ شیعہ تارک صحابہ کرام ہین
اور اہلسنت بھی اصل امر مین مختلف نہین ہین گو تشخیص و تعیین مین
اختلاف کرین پس ایسے لفظ عام سے نجات چاہنا جسکے افراد مخصوصہ
مین خود مخاطب بھی ہے مطلقاً جائز نہین ہے اما وجہ دوم کہ شاہصاحب
نے بھی شیعہ کو رافضی اُسی وجہ سے کہا ہے اور مخاطب نے بھی اس کتاب
مین اُسیکی عبارت کا ترجمہ کیا ہے پس اس معنے سے اول رافضی اُنکے
امام اعظم ابوحنیفہ کوفی کو کہنا چاہیئے کہ وہ معتقد امامت حضرت زید تھے
جیساکہ شاہ جی تحفہ مین فرماتے ہین گو کہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی نیز بصحبت
امامت زید بن علی قائل بود و او را درین خروج تصویب می نمود لہذا
اکثر زیدیہ در فروع موافق حنفیہ اند انتہی بلکہ مین کہتا ہون کہ اس معنے
سے ابوحنیفہ کوفی اور اتباع اُنکے رافضی ہوے نہ ہملوگ شیعہ اثنا عشریہ
کیونکہ ہملوگ ابتدا سے کبھی امامت حضرت زید کے معتقد ہی نہ تھے ونہ
ہین بلکہ زیدیہ کو ویسا ہی برا جانتے ہین جیسا حنفیہ کوفان الکفر ملۃ
واحدۃ لیکن طرفہ یہ ہے کہ باوجود اعتقاد امامت خود ابوحنیفہ ہے

تقدیم ذکر بقول اثنا عشری
وفاضل ارشد مقدم وارجح
ہے اور قول ثانی بایجہ ناجح
دلیصحیح قبل جو علامہ
دلایل واہیہ بیوجوہ ۱۲ ضعیف ہے مفصل
چنانچہ صفحہ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱

باغدار بارده تارک رفاقت آنحضرت کے ہوے اور یہی امر باعث
شہادت اُس مظلوم کا ہوا کیونکہ بشرط صحت قول مذکور زید رفضونی ترک
رفاقت انہین ابوحنیفہ نے کی تھی اور درحقیقت حضرت زید نے انہین
کے اتباع کا نام بالمعنے المذکور رفض رکھا جیساکہ کتاب عمدۃ الطالب
مین ہے ان اباحنیفۃ بایعہ ایضا وکان قد افتی الناس بالخروج
معہ وکتب الیہ ابوحنیفۃ اما بعد فانی جھزت الیک اربعۃ
الاف درھم ولم یکن عندی غیرھا ولولا امانات للناس
للحقت بک یعنے ابوحنیفہ نے بھی حضرت زید کی بیعت کی تھی اور
لوگونکو اُنکے ساتھ خروج کرنیکا فتوی دیا تھا اور حضرت زید کو یہ
خط لکھا کہ مینے چار ہزار درہم آپکے پاس روانہ کیا اور اسکے سوا ہمارے
پاس کچھ نہ تھا اگر لوگونکی امانتین ہمارے پاس نہوتین تو ہم بھی آپکی
خدمت مین حاضر ہوتے الخ پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ ابوحنیفہ
نے آنحضرت کو جہاد پر آمادہ و مستعد کیا اور براہ مکر و فریب آمادہ
کرکے تھوڑا سا مال بھیجکر آپ بعذر امانت داری اعانت سے دست بردار
ہوے اور ساتھ زید کا چھوڑ دیا اور آنحضرت کو شہید کرایا پس اس
معنے سے رافضی بھی ابوحنیفہ ہوے نہ ہملوگ کہ کبھی حضرت زید کی
امامت[۱] کے قایل ہی نہ تھے نہ وہ ہملوگونکے نزدیک خود مدعی امامت
ہوے ترک رفاقت کا کیا ذکر پھر جب امام اعظم آپکے رافضی ہُوے اور
منکر مخاطب بھی حنفی ہے تو ضرور اس معنے سے رافضی ہوا جیساکہ بافادہ
حضرت غوث مرجی و جہمی ہے اور رفض سے نجات چاہنے سے بھی گویا
ساتھ چھوڑنا اپنے امام اعظم کا لازم آتا ہے وھل ھذا الا عین

[۱] منہ

الرفض اما وجہ سوم پس بنابر اُسکے مخاطب کا رافضی ہونا مشکل ہے
اسلیئے کہ مجمع علیہ اہلسنت تو تفضیل الشیخین ہے وتفضیل عثمان پس
قولہ بجانا محض کذب ہے دوسری رفض کا اطلاق دوستی محمد وآل
محمد پر آپکے امام شافعی وغیرہ نے کیا ہے جیساکہ آپکے امام ابن صباغ
مالکی نے دیباچہ فصول المہمہ مین لکھا ہے ولرب ذی بصیرۃ
قاصرۃ وعن ادراک الحقایق خاسرۃ یتامل ما القتہ ولیتعرض
عما جمعتہ والفتہ فیحملہ طرفہ المریض وقلبہ المریض الی ان
ینسلخ فی ذلک الی الترفیض وحکی الشیخ الامام العلامۃ المحدث
بالحرم الشریف جمال الدین محمد بن یوسف الزرندی فی کتابہ
المسمی بدرر السمطین فی فضایل المصطفیٰ والمرتضیٰ والبتول
والسبطین ان الامام المعظم والحبر المکرم احد الائمۃ الاعلام
المتبعین المقتدی بہم فی امور الدین محمد بن ادریس الشافعی
المطلبی رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ مثواہ لما صرح بمحبۃ
لاہل البیت واتہ من شیعتہم قیل فیہ ما قیل وہو السید الجلیل
فقال مجیبا عن ذلک بابیات فی الطویل ؛ اذا نحن فضلنا علیا فانی
رافضی بالتفضیل عند ذوی الجہل ؛ وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ
رمیت بنصب عند ذکری للفضل ؛ فلا زلت ذا رفض و
نصب کلیہما ؛ یجیبہما حتی اوسد فی الرمل ؛ وقال ایضا
قالوا ترفضت قلت کلا ؛ ما الرفض دینی ولا اعتقادی ؛ لکن
تولیت غیر شک ؛ خیر امام وخیر ہادی ؛ ان کان حب
الولی رفضا ؛ فانتی ارفض العباد ؛ وقال ایضا یا راکبا

قولہ بجانا محض کذب ہے
فصول المہمہ

قف بالمحصب من منی ۔ واهتف لساکن خیفها والنافض
سحراً اذا فاض الحجیج الی منی ۔ فیضاً کمنتظم الفرات الفایض
ان کان رفضا حب ال محمد ۔ فلیشهد الثقلان انی رافض
وحکی قاضی القضاۃ تاج الدین عبد الوهاب السبکی فی طبقاته
الکبری عن السید الجلیل والامام الخصیل ابی عبد الرحمن
النسائی احد ائمه الحدیث المشهور اسمه وکتابه انه لما
دخل الی دمشق وصنف بها کتاب الخصایص فی فضایل علی
انکر علیه ذلک وقیل له لم لا صنفت فی فضایل الشیخین
فقال دخلت الی دمشق والمنحرف عن علی بها کثیر فصنفت
کتاب الخصایص رجاء ان یهدیهم الله به فدفعوه فی
خربة واخرجوه من المجلس ثم جاز الوایه حتی اخرجوه من
الدمشق الی الرمله فمات بها رحمه الله تعالی قال قاضی
القضاۃ تاج الدین السبکی المشار الیه سالت شیخنا ابی
عبد الله الذهبی الحافظ ایهما احفظ مسلم بن الحجاج
صاحب الصحیح او النسائی فقال النسائی ثم ذکرت ذلک
للشیخ الامام الوالد تغمد الله برحمته فوافق علیه وکان
ابن الحداد احد ائمة الشافعیة کثیر الحدیث والحفظ له
ولم یجد شئ عن غیر النسائی وقال رضیت به حجة بینی
وبین الله انتهی ملخصا وحکی الامام ابو بکر البیهقی فی
الکتاب الذی صنفه فی مناقب الامام الشافعی قیل
ان اناسا لا یصبرون علی سماع منقبة او فضیلة یذکر

لاھل البیت قط فاذا رای واحدا یذکر شیئا من ذالک
قالوا تجاوز واعن ھذا فھذا رافض فانشاء الشافعی
یقول ؎ اذا فی مجلس نذکر علیا ؛ وسبطیہ وفاطمۃ
الزکیۃ ؛ یقال تجاوز وا یا قوم ھذا ؛ فھذا من حدیث
الرافضیۃ ؛ برئت الی المھیمن من اناس ؛ یرون الرفض
حب الفاطمیہ ؛ انتہے موضع الحاجۃ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ کہا علامہ
ابن صباغ مالکی نے کہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ بصیرتین اُنکی دریافت
حقایق سے قاصر ہین اور چشم بینا اُنکے مشاہدہ انوار سے کور وخاسر
ہین کہ جب وہ ہمارے اس مجموعہ مین تامل کرتے ہین ہماری کتاب
سے اعراض کرتے ہین اور بوجہ مرض لاعلاج بغض وعداوت
اہلبیت علیہم السلام کے کہ قلوب اُنکے مردہ ہین ان روایات کو
رافضیت پر محمول کرتے ہین اور بسبب ذکر فضائل اہلبیت ہمکو رافضی
بتاتے ہین حالانکہ نقل کیا ہے شیخ امام علامہ جمال الدین زرندی نے
اپنی کتاب درر السمطین مین کہ جب امام معظم مقتدائے اہل اسلام
امام محمد بن ادریس شافعی مطلبی یعنے امام شافعی نے اپنی محبت
سامۃ اہلبیت رسولؐ کے ظاہر کیا اور اپنے کو اُنکا شیعہ کہا تو بہت
کچھ اُنکے بارہ مین قیل وقال ہوئی کہ اُنھون نے اُسکا جواب بحر طویل
مین یون دیا کہ جب ہم فضیلت دیتے ہین علی کو تو جاہل لوگ ہمکو رافضی
کہتے ہین اور جب ہم فضیلت ابوبکر بیان کرتے ہین تو لوگ ناصبی کہتی
ہین پس ہم ہمیشہ اسی رفض ونصب مین رہینگے یہان تک کہ پیوند
خاک ہون اور پھر کہا لوگون نے ہمسے پوچھا کہ تو رافضی ہوگیا ہے

۱۲ فضایل ومناقب اہل بیت علیہم السلام فضول اہم لابل القرآن الناس ہین دیکھنا چاہیے شیخ کما اس فاضل محدث سنے آخر شاہ جی سنے اپنے فضول اہم کتاب شیعہ مین سورۂ فضل کمکر فصول اہم کتاب شیعہ مین داخل فرمایا ونعم ماقیل انتقد فرشتہ رسوین

تو ہمنے کہا کہ رفض نہ ہمارا دین ہے نہ اعتقاد لیکن ہم دوست رکھتے ہین بہترین
امام و بہترین ہادیان انام کو اگر اسی محبت علی کا نام رفض ہے تو ہم
سب سے زیادہ رافضی ہین پھر دو شعر کے بعد کہتے ہین کہ اگر دوستی اہلبیت
ہی کو رفض کہتے ہین تو دونون جہان گواہ رہے کہ ہم رافضی ہین اور قاضی
القضاۃ عبد الوہاب سبکی نے طبقات کبریٰ مین نقل کیا ہے کہ امام نسائی جو
امام اہل حدیث تھے اور صحیح نسائی انکی صحاح ستہ مین داخل ہی جب
دمشق مین پہونچے اور وہان کتاب خصایص فضائل جناب امیر مین لکھا تو
مشائخ دمشق نے قیل و قال کرنا شروع کیا اور اس تصنیف سی بہت
ناراضی ہوکر پوچھا کہ فضائل شیخین مین کیون کوئی کتاب تصنیف نہ کیا امام
نسائی نے جواب دیا کہ دمشق مین ہم جو آئے تو یہانکے لوگونکو جناب امیر
سے بہت منحرف پایا اسوجہ سے یہ کتاب لکھی کہ شاید خدا انکی ہدایت
کرے اسپر انکو خوب زدوکوب کرکے ایک خرابہ مین ڈالدیا اور مسجد سے
نکالدیا اسپر بھی ہمہ وقت درپے اذیت رہے یہانتک کہ دمشق سے
طرف مکہ کے نکالدیا اور وہین وفات کیا عبد الوہاب سبکی کہتے ہین کہ ہمنے
ذہبی سے پوچھا کہ مسلم جسکی صحیح مسلم مشہور ہے وہ زیادہ حافظ تھے یا
نسائی ذہبی نے کہا کہ نسائی زیادہ حافظ تھے اور اسکو مینے اپنے والد سے
کہا کہ جو امام اہل حدیث تھے اُسنے بھی ذہبی کی موافقت کی اور ابن حداد
جو امام اہلحدیث شافعی المشرب تھے اُسنے سوائے نسائی کے کسی سے
روایت نہین کیا اور ابو بکر بیہقی نے کتاب مناقب شافعی مین لکھا ہے کہ
بعض سنی ایسے ہین کہ وہ کسی منقبت یا فضیلت اہلبیت طاہرین پر صبر
نہین کرسکتے جب کسیکو دیکھتے ہین کہ فضایل اہلبیت بیان کرتا ہی تو بیچین

وفات کیا مگر ابن عباس
اُنسے زیادہ معتمد اور
عبد الوہاب سبکی زیادہ
اُنسے مستند ہی فاضل
۱۲ منہ

ہو جاتے ہین اور کہتے ہین وہ لوگ کہ چھوڑ دان روایتونکو کہ یہ رافضیون
کی حدیثین ہین اُسوقت امام شافعی نے یہ اشعار فرمائے کہ جب کسی
مجلس مین ہم فضایل علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام بیان کرتے ہین تو
لوگ کہتے ہین اے قوم چھوڑو اس تذکرہ کو کہ یہ حدیث روافض ہے خدا
کیطرف پناہ لیجاتا ہون اُنسے جو محبت و تولائے اہلبیت رسول و اولاد
طاہرین کو رفض کہتے ہین انتہی محصلا اور یہ اشعار امام شافعی کے تحفہ اثنا عشریہ
اور ترجمہ صواعق محرقہ مین بھی موجود ہین الحاصل اقوال امام شافعی وغیرہ
سے معلوم ہوتا ہی کہ اہلسنت محبت عترت رسول کو رفض اور محبکو رافضی
کہتے ہین چنانچہ اس معنے سے خود انکے امام شافعی نے اپنے کو رافضی کہا
ہے جو ائمہ دین سے انکے تھے مگر چونکہ مخاطب مقلد امام شافعی کے نہین
ہین تو بیشک اس معنے سے رافضی بھی نہونگے اور شاید اسی معنے سے
نجات اپنی بھی ظاہر کیا ہو نہ جس معنے سے امام اعظم اُسکے رافضی تھے
یعنے بوجہ ترک رفاقت حضرت زید شہید کی ورنہ تقلید برہم ہو جائیگی
اور اُنکا تابع ہونے سے نکل جائینگے پس گو مخاطب بوجہ تقلید و متابعت
اپنے امام اعظم کے مجبور رہو اور قبول نکرے لیکن بمتابعت اطلاق
امام شافعی یعنے رفض کا ہم معنے محبت اہلبیت و تشیع ہونا بتصریح اکثر
علماے اہلسنت کے ثابت ہے چنانچہ اصطلاحات الفنون مین بھی ہے
الروافض فرقة من کبار الفرق الاسلامیه وتسمی بالشیعه
ایضا انتہی جس سے نجات چاہنا مخاطب کی ناصبیت و خارجیت کو مستلزم
ہے فقد برتیسری معنے رفض جو بتصریح احادیث حضرات اہلبیت
طاہرین علیہم السلام کے معلوم ہوتا ہے گو سنی لوگ اسکو نہ مانین مگر

لشان اصطلاحات الفنون مصنفہ
مولوی محمد علی بن شیخ علی بن قاضی محمد صابر الفاروقی
بن القاضی الحاج محمد صابر الفاروقی الحنفی التہانوی جو لطائف
الکمد لنزل الذی خلق الانسان اچھی طرح
استانک پڑھو ری آفتاب ان بن
ہوئی رسالہ اور مولدات اس مقام سے
اردو کمپنی الحارث اس مقام سے
منقول ہے کہ شخص اسکا پیرو کہ اردو کی بابت
الحارث معاویہ کے پاس آ
معاویہ کو کہا رجاؤ

* ہمکو گو نمین الخ اور روض المناظر مین ہے کہ مراد بنی تیم سے ابو بکر ہین اور بنی عدی سے عمر اور بنی امیہ سے عثمان و معاویہ ہین اور یہ روایت

بمناسبت مقام وہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ رفض بمعنے ترک باطل واختیار
حق ہے اور ابتدا اس خطاب کی زمانہ حضرت موسیٰ سے ہے کہ جب
بنی اسرائیل نے فرعون کو ترک کرکے متابعت حضرت موسیٰ علی نبینا
علیہ السلام کو اختیار کیا تو تابعان وہواخواہان فرعون بنی اسرائیل
کو روافض کہتے تھے اور یہ نام اُسوقت سے ہملوگ شیعیان علے بن
ابیطالب علیہ السلام کے لیئے جو بمنزلہ ہارون من موسیٰ سے تھے ذخیرہ
کیا گیا اور موید اس معنے کے وہ ہے جو غنیہ سے اولاً مذکور ہوا کہ سبب
ترک کرنے امامت شیخین کے یہ لوگ روافض کہلائے فصدق الامام
علیہ السلام قوم موسیٰ مین بنی اسرائیل بوجہ ترک فرعون رافضی کہلائے
اور اس امت مرحومہ مین شیعیان امیر مومنان بوجہ ترک فرعون
اس امت کے ملقب باین لقب ہوئے فصدق حاقال رسول الملک
العلام علیہ الصلوٰۃ والسلام حذو النعل بالنعل یعنے فرمایا
رسول خدا نے کہ جو امور امم سابقہ مین گزرے ہین وہ اس امت
مین بھی ضرور ہونگے حتی کہ اگر وہ سوزاخ مورچہ مین گئے ہونگے
تو یہ بھی جائینگے لہذا اس امت مین بھی تحقیق رافضی کا ہونا بہت ضرور
تھا مگر بنظر حدیث شریف نبوی در باب جناب مرتضوی انت منی
بمنزلہ ہارون من موسےٰ کے مطابقت رافضیت نے شیعونپر طرف
ثانی کی مطابقت مین ایک عجیب لطف پیدا کیا کما لا یخفے بہر کیف
جیسے رفض وتشیع بمعنے محبت علی واہلبیت مستعمل ہوا اور مخاطب نے
اپنی نجات کا رفض سے اقرار کیا اور قبل اسکے ناصبیت جو بمعنے بغض علے
یا محبت ابوبکر مستعمل ہوئی ہے اُس سے بھی انکار اپنا ظاہر کیا تو نہ رافضی

وشیعہ رہے نہ ناصبی اور سنی ہوے فنعم ماقال ؎ نہ خدا ہی ملا نہ
وصال صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے چوتھی معنے رفض کے
بنا بر تحقیق انیق رئیس الحکما شیخ ابو علی بن سینا کی کتاب اشارات
مین یہ ہے العرفان مبتدء من تفریق ونفض وترک و
رفض انتہی یعنے عرفان شروع ہے تفریق سے اور نفض وترک
ورفض سے جسکی شرح مین جناب محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین
کہ شیخ ابو علی بن سینا نے جمیع مقامات عارفین کو چار مرتبہ مین جمع کیا
ہے کیونکہ درمیان اہل ذوق مشہور ہے کہ تکمیل ناقصین کی دو
چیزون سے ہوتی ہے تنقیہ سے اور تقویت سے کہ اول سلبی ہے اور
دوسرا ایجابی ہے کہ جسکو تخلیہ وتزکیہ بھی کہتے ہین لیکن درجات
تزکیہ پس وہ یہی چار ہین جنکو شیخ نے ذکر کیا ایک تفریق یعنے
زیاتی کرنا جدائی مین کہ کسیکو دوسرے پر ترجیح نرہے اور دوسرے نقض
یعنے حرکت دینا کسی شئے کا کہ اشیاء مستقرہ اُس سے جدا ہوجائین جسطرح
کپڑہ سے غبار کا جھاڑ دینا تیسرے ترک یعنے خلوت نشینی اور انقطاع کرنا
چوتھے رفض یعنے ترک کسی شئے کا کہ بے پروائی کے ساتھ انتہی اس سے
معلوم ہوا کہ رفض اعلے مدارج عرفان سے ہے جیساکہ ہملوگ شیعہ سوے
دامان عترت طاہرہ کے دوسرونکے تارک اور اُنسے بے پرواہین
اور اُنکو خس وخاشاک وگرد وغبار ناپاک جانکر جھاڑ دیتے ہین
لیکن تعجب یہ ہے کہ مخاطب مدعی تصوف ہوکر کہ قادری ومنعمی اپنے
کو کہتا ہے پھر رفض سے جو اعلے مدارج عرفان سے ہے کیونکہ نجات
وبرائت اپنی ظاہر کرتا ہے حالانکہ کل اہل تصوف باوجود شمول دیگر

حاشیہ: رفض تحقیق بوعلی سینا

عقاید باطلہ محبت اہلبیت کا جو عبارت رفض سے ہے پورا دم بھرتے ہین
پس اس صورت مین شیعہ وشافعی وابو حنیفہ سب رافضی ہوے
بمعانی مختلفہ مگر میرے مخاطب نہ ناصبی ہوے نہ رافضی پھر باقی کیا
رہا خارجی اور تعجب نہین ہے کہ یہی ہون کیونکہ منجملہ اور مذاہب کے
جنسے انکار کیا ہے خطبہ مین خارجیت کو شمار نہین کیا ہے والسکوت
کالاقرار سیما اذا کان ابوحنیفۃ من ھولاء الاشراس

قولہ والتشبیہ اقول اولا بطلان اس بدیان کا سابقا مذکور ہوا
اور آیندہ بھی بتفصیل آئیگا انشاء اللہ فانتظرہ ثانیا بقول شخصے ؎
در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا کن ❊ مخاطب کبھی ایک امر پر ثابت
قدم نہین رہتا تشبیہ جو عین عقیدہ ان سنیونکا ہے اُس سے انکار
کیئے چلا جاتا ہے حالانکہ انکار ضروری مذہب بھی کفر ہے اور اس سے
بڑھکر کون دلیل واضح ہوگی کہ اسی عقیدہ تشبیہ کیوجہ سے اہلسنت
مشبہ کہے جاتے ہین جیساکہ غنیۃ الطالبین مین ہے جہان اہلسنت
کے نامونکو لکھا ہے تسمیھا الجھمیۃ والنجاریۃ مشبھۃ لا
ثباتھا صفات الباری عز وجل من العلم والقدرۃ والحیوۃ
وغیرھا من الصفات انتہی یعنے اہلسنت کو جہمیہ ونجاریہ مشبہ کہتے
ہین اسوجہ سے کہ یہ لوگ صفات باری عز وجل کو ثابت کرتے ہین مثل
علم وقدرت وحیوۃ وغیرہ کے ثالثا ثابت کرنیوالے تشبیہ کے
بہت سی روایتین صحاح اہلسنت مین موجود ہین مثل صحیح بخاری
ومسلم ومشکوۃ وغیرہ کے عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ
خلق اللہ آدم علی صورتہ کما فی المشکوۃ یعنے پیدا کیا خدا نے

jabir.abbas@yahoo.com

آدم کو اپنی صورت پر ہر چند ایسی روایتون کے بعض اہلسنت مثل
ضحک اللہ حتیٰ استلقی خدا اسقدر ہنسا کہ چت لیٹ گیا تاویل کرتے
ہین مگر احادیث رویت کالقمر فی لیلۃ البدر یعنے چودہوین رات کے چاند
کیطرح خدا کو دیکھینگے۔ اپنی ضروریات دین سے جانتے ہین پھر اس سے
بڑھکر تشبیہ کیا ہوگی قولہ والتعطیل اقول یہ دعوی بھی صداقت سے
معطل و مبرا ہے بچند وجہ اوّل یہ کہ تعطیل اصطلاح مین کہتے ہین نفے
صفات ہفتگانہ خدا کو جو مسمّٰی بآیہ سبعہ ہین کہ وہ علم وحیات و قدرت و
اختیار و ارادہ و سمع و بصر ہین اور جمہور اشاعرہ ہر چند قایل صفات
باری تعالےٰ کی قدیم ہونیکی ہین لیکن کہتے ہین علم قدیم ہے اور تعلق
حادث ہے پس بیشک یہ قول مستلزم حدوث صفات ہے اور حدوث
صفات مستلزم ہے نفی علم بحوادث کو اور یہ عین تعطیل ہے جیساکہ محقق
دوانی نے بھی شرح عقاید مین اسکی تصریح کی ہے اور شرح دوانی
مین ہے ان المتکلمین قالوا ان العلم قدیم والتعلق حادث
ولا یخفی ان ھذا یفضی الی نفی علمہا بالحوادث فی الازل
یعنے متکلمین نے کہا ہے کہ علم قدیم اور تعلق حادث ہے اور مخفی نہین ہے
کہ یہ موجب ہے نفی علم حوادث کو ازل مین دوسری یہ کہ ہر چند اشاعرہ
قائل بقدم صفات ہین مگر صفات باری کو عین ذات نہین کہتے ہین بلکہ
زاید بر ذات جانتے ہین لہذا مرتبہ ذات مین سلب صفات لازم آتا
ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ ذات و ذاتی شئے کی نہو بلکہ خارج از شئے ہو
تو ثبوت اُس چیز کا واسطے اس شئے کے ضروری نہوگا مگر لعلت اور
جو معلول بعلت ہو وہ ممکن بالذات ہے پس صفات واجب تعالےٰ

لہ جس وجہ سے اشاعرہ امام رازی نے کہا کہ نصاریٰ تین قدیم قایم کرنے سے کافر ہوئے اور اشاعرہ تو قدیم سے قایل ہین کیا یہی

ف یہ تعطیل بمعنی ہے اہلسنت

ممکن ہونگے اور جو ممکن ہے وہ حادث یعنے مسبوق بالعدم ہے پس
بنابر اعتقاد اشاعرہ جسمین مخاطب وشاہ صاحب داخل ہین حدوث
صفات باریتعالے لازم آتا ہے وھو خلف بسحان ربك رب
العزۃ عما یصفون تیسری اسپر بھی اگر تسکین خاطر والا نہو تو اکابر
محققین اہلسنت کی تصریح صریح دکھاتا ہون کہ فرقۂ اشاعرہ قائل
بہ تعطیل ہین اور تعطیل انکو لازم ہے علامہ صالح بن مہدی مقبلی جو
اکابر اہلسنت سے ہین اور تعریف انکی بدر طالع کاشانی اور اتحاف
النبلاء مولوی صدیق حسن خان سے کالبدر الطالع ظاہر ہے اپنے
مسائل ملحقہ بابحاث مسدودہ مین بحث حسن وقبیح اشیا مین فرماتے ہین
وقد فرع علیھا البیضاوی من منھاجہ جواز التکلیف
بالمحال لذاتہ قال لان حکمتہ تعالی لا تستدعی غرضا فلا
یستدعی التکلیف بالفعل الاتیان بہ وھذا منہ تعطیل
لمعنے الطلب فیتعطل جمیع التکالیف ولم ار غیرہ اجترء علی
ذلك وھو من المخصین لاصول الاشعری وحاصل التعطیل
کما تری انتہی یعنی بیضاوی نے اپنی کتاب منہاج مین جائز کیا ہے
تکلیف بمحال لذاتہ کو اور کہا کہ حکمت خدائے تعالے مستدعی کسی غرض
کو نہین ہے پس تکلیف دینا اُسکا کسی فعل کے لیئے اُس سے بجالانا اُسکا
مقصود نہین ہے پس اس بنیاد پر تعطیل معنے طلب فعل لازم آتا ہے
اور جمیع تکالیف معطل ہو جائینگی اور نہین کسیکو سوائے اس بیضاوی کے
نہ دیکھا جو ایسی جرأت کرے حالانکہ یہ اُنلوگو نمین سے ہے جسنے اصول
اشاعرہ کو مہذب اور خلاصہ کیا ہے کہ حاصل اُسکا عین تعطیل ہے اور

حاشیہ ۱۲ منہ
حاشیہ ۱۳ منہ

خرافت اُسکی ظاہر ہے انتہی قولہ والاعتزال اقول چونکہ فرقہ
حقہ اثنا عشریہ اشعری ومعتزلی دونون کو سگ زرد برادر شغال
اور باطل جانتے ہین لہذا اس خانہ جنگی مین دخول کرنا بے سود جانتے
ہین گوشت خر دندان سگ مگر بعد مراجعت باحوال طرفین کئی بات
ضروری لکھنا پڑا اوّل یہ کہ اصل مذہب اہلسنت جب سے کچھ علم وفہم
وادراک کا انمین وجود ہوا اور اہل علم کہلانے لگے یعنے زمانہ حسن
بصری تابعی کے بعد سے تمامی اہلسنت کا مذہب معتزلہ تھا الا من
شذ اور یہی مذہب حق انکے یہان شمار کیا جاتا تھا چنانچہ خود ائمہ اربعہ
انکے اور ابوالحسن اشعری سب کے شب شاگرد معتزلہ تھے چنانچہ کتاب
جواہر التوحید مین ہے وجاء بعد واصل الخ[1] جس سے یہ بات اثبات
کو پہونچی کہ بانی اول مذہب اشاعرہ کا ابوالحسن اشعری پہلے خود بھی
معتزلی تھا اور شاگرد بھی معتزلی کا تھا اور اُستاد شاگرد مین جب
مخالفت ہوئی تب اس لایق شاگرد نے ۳۶۵ سنہ ہجری مین ایک اپنا مذہب
دوسرا نکالا جسکو اشاعرہ کہتے ہین اب خدا جانے اُستاد حق پر تھا کہ
شاگرد اگرچہ پیشتر خطا خُردون ہی سے ہوتی ہے کما ہو المشاہد دوم
یہ کہ بعد اس ایجاد واختراع مذہب جدید ومخالفت اُستاد وشاگرد
وتکاثر مذہب اشاعرہ واہل مذہب اُسکے ہنوز انکے یہان یہ امر غیر
محقق ہے کہ لفظ اہلسنت وجماعت کے مصداق کون ہین اشاعرہ یا
ماتریدیہ جیساکہ بحر المذاہب مین ہے ثم ان اہل السنۃ والجماعۃ
قد اختلف العلماء فیہم ہل ہم الاشاعرۃ او الماتریدیہ
فالمشہور فی دیار خراسان والعراق والشام الخ ازنیجاست

[1] یعنی ابوعلی الجبائی وکان ابوالحسن الخ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabirabbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کہ شاہ سلامۃ اللہ اپنے کو ماتریدیہ کہتے ہین اور حیدر علی اپنے کو اشعری
اور ماتریدیہ کو ملعون کہتے ہین اور معتزلہ ان دونون کو کافر و
ملعون کہتے ہین پس ہرگاہ یہ امر غیر محقق ہے تو ایک سے نجات ظاہر
کرنا اور دونون کو ناتحقیق چھوڑنا وجہ اسکی معلوم نہین ہوتی بہرکیف
یہ امر معلوم ہوا کہ ہنوز اہلسنت کا مصداق غیر معلوم ہے اور حقیقت
اشاعرہ بھی غیر مشعور بہا ہے سوم باوجود اتحاد کے اصول مذہب مین
مثل خلافت خلفا وغیرہ کے جیسا کہ شاہ جی نے لکھا ہے کہ عقیدہ ششم
آنکہ امام بعد از رسول ابوبکر صدیق است وہمین است مذہب اکثر اسلام
وشیعہ منفرد اند بانکار این عقیدہ الخ صرف مخالفت بعض مسایل فرعیہ کی
وجہ سے جو عام علما مین ضروریات سے ہے فرقۂ معتزلہ سے نجات
چاہنا اور مذاہب اربعہ مثل شافعیہ وحنفیہ وحنبلیہ ومالکیہ وغیرہ سے
راضی رہنا اور اُنسے نجات نہ چاہنا باوجود اختلافات کثیرہ کے جو اضعاف
مضاعف اختلافات مابین اشاعرہ ومعتزلہ کے ہین انحضرات کی ناصبیت
کو فاش کرتا ہے کہ چونکہ معتزلہ بعض اقوال مین اتفاقاً وبالبعض فضائل
اہلبیت علیہم السلام موافق شیعہ کے ہوگئے ہین لہذا قابل نجات چاہنے
کے ہوے اور ائمہ اربعہ چونکہ مباینت تامہ فرقہ حقہ سے رکھتے ہین
باوجود اختلافات باخود ہا قابل برات نہ قرار پائے اور یہی وجہ ہے
کہ جیسا اشاعرہ کو اصولاً ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے عداوت وبغض
وعلیحدگی ہے ویسا ہی حنفیہ کو فروعات مین بغض وعناد تام ہے لہذا یہ
اصول وفروع اہلسنت کو زیادہ مرغوب ومطبوع ہوے بہ نسبت
شافعی وغیرہ کے چہارم یہ کہ مخاطب نے مابعد اسکے جہان حدوث مذہب

شیعہ اور قدم مذہب تسنن کو بیان کیا ہے سن ظہور مذہب اثنا عشریہ
سنہ ۲۶۶ مین لکھکر اپنے مذہب کی قدامت پر بہت کچھ ناز و کرشمہ دکھایا
ہے اب بوجہ حادث ہونے مذہب اشاعرہ کے سنہ ۳۶۵ مین جیسا کہ
کتب تواریخ و بحر المذاہب و ملل و نحل سے ظاہر ہے جسکا بیان جلد
پنجم مین بتصریح ہوگا اور یہان مختصرا ہوا وہ نازبے انداز انکا مبدل
بالم جان گداز ہوگیا اور راز انکا فاش ہوگیا کہ براہ پیش بندی اپنے
مذہب کے حدوث و جدت کے اخفا کے لیئے یہ بیان صریح البطلان
سراسر افترا و بہتان وقوع مین آیا ہے فروعت محکم آمد نے اصول
شرم بادت از خدا و از رسول ہ قولہ والارجا اقول باوجود دعوے
خفیت یہ قول بھی کئی وجہون سے مردود ہے پہلی یہ کہ غوث اعظم
آپکے اپنی غنیہ مین فرماتے ہین اما المرجئہ ففرقھا اثنا عشر فرقۃ ص ۱۲۲ ل ۲۳ غنیۃ الطالبین
الجھمیۃ والصالحیۃ والشمریۃ والیونسیہ والنجاریۃ و
الغیلانیہ والشبیبہ والحنفیۃ الخ یعنے لیکن مرجیہ پس اسکے بارہ
فرقے ہین جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ غیلانیہ شبیبہ حنفیہ
معاذیہ مریسیہ کرامیہ پھر فرماتے ہین اما الحنفیہ فھم اصحاب ابی ص ۲۳۰ غنیۃ الطالبین
حنیفۃ نعمان بن ثابت جسکے نیچے ترجمہ مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی کا
یہ ہے اما حنفیہ پس ایشان یاران ابو حنیفہ کوفی اند کہ نامش نعمان بن
ثابت است الخ اور اس مضمون کو دوسرون نے بھی آپکے ائمہ دین
سے مثل خطیب بغدادی و امام غزالی و حمیدی و سفیان ثوری وغیرہ
کے لکھا ہے جیسا کہ مابعد اسکے آویگا انشاء اللہ تعالے پس ارجا سے
نجات چاہنا اور اسکو بطالات مین ملانا مستلزم ہے حنفیت سے استہزا

کرنیکو اور اسکے بطالات مین ملانے کو اور غالبًا یہ آپکو منظور نہوگا
والا فلاك الخیار دوسری جب حنفیہ ایک فرد ہے افراد مرجئہ
سے اور مرجئہ و قدریہ کو جو رسول اللہ نے فرمایا ہے شاید آپ کو
معلوم بھی ہوگا مشکوۃ شریف مین ہے قال رسول اللہ صنفان
من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ
یعنے دو قسمونکو میری امت سے اسلام مین سے کوئی حصہ نہین ہے
ایک مرجئہ دوسرے قدریہ پس بتصریح اپنے غوث اعظم کے آپ
مرجئہ ہوے اور حسب ارشاد فیض بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم آپ کو اسلام سے کچھ بہرہ نہین ہے اور جسکو اسلام
سے بہرہ نہین ہے وہ بیشک کافر ہے ان الذین کفروا وماتوا وھم
کفار اولئك علیھم لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین
خالدین فیھا لایخفف عنھم العذاب ولاھم ینظرون
قولہ والجبر اقول اولا اگر مخاطب اشعری نہوتا تو یہ دعوے
کسیطرح ممکن تھا مگر بعد اشعری المذہب ہونیکے یہ دعوے سراسر
دروغ بیفروغ ہے جیساکہ اصطلاحات الفنون مین ہے اما اھل
السنۃ والجماعۃ وکذا النجاریۃ والضراریۃ جبریۃ متوسطۃ
ای غیر خالصۃ الخ یعنے اہلسنت وجماعت اور نجاریہ وضراریہ
سب جبریہ متوسطہ ہین الخ ثانیا سابقا ذکر ہوا کہ اہلسنت والجماعت
سے مراد باطلاق صحیح اشاعرہ ہین جیساکہ بحر المذاہب سے گذرا اور
آئندہ مذکور ہوگا اور تعداد نجاریہ وغیرہ کا بعد اہلسنت کے بھی
موید علیحدگی و تفریق کی ہے ثالثا مابعد اسکے مذکور ہوگا کہ ابن تیمیہ

مرجئہ ہونا حنفیہ کا

ص ۲۰۰ اصطلاحات الفنون

اہلسنت ہونا اشاعرہ کا

اور امام غزالی اور امام رازی اور عبدالعلی بحر العلوم اور محب اللہ
بہاری صاحب مسلم اور صاحب مواقف وغیرہ نے نص کیا ہی کہ جتنے
اشاعرہ ہین سب جبریہ ہین پس نجات ظاہر کرنا جبریت سے اور
الحاق اُسکا بطالات مین موجب زوال مذہب مخاطب باکمال ہے
قولہ والقدریہ اقول یہ دعوی بھی بچند وجوہ باطل ہے پہلی یہ کہ
جب قدریہ فرقہ معتزلہ کو کہتے ہین اور پہلے اسکے مخالطب نے اعتزال
کا ذکر کیا ہے پھر یہ تکرار لغو موجب جہل یا غفلت یا سہو ہے جیسا کہ
قاموس مین ہے المعتزلۃ من القدریۃ اور اصطلاحات الفنون
مین ہے ویطلق القدریۃ ایضا علی اسناد افعال العباد الی قدرتھم
ولذا یلقب المعتزلہ بالقدریۃ کذا فی شرح المواقف یعنے
بندونکے افعال کی نسبت کرنا طرف اُنکی قدرت کے اسیکو قدریہ کہتے ہین
اور اسی وجہ سے معتزلہ قدریہ کہلاتے ہین جیسا کہ شرح مواقف مین ہے
دوسرے خواجہ حسن بصری کہ خود مخاطب جسکا کیسا معتقد و معرف و
مداح ہے اور اُنکو پیشوایان امت سے اسی ضرب منکر مین لکھا ہی
وہ بھی قدریہ تھے جیسا کہ میزان الاعتدال ذہبی مین ہے الحسن بن
یسار مولی الانصار سید التابعین فی زمانہ بالبصرۃ کان
ثقۃ حجۃ رأسا فی العلم والعمل عظیم القدر وقد بدت منہ
ھفوۃ فی القدر انتہی یعنے حسن بن یسار سید تابعین سے تھے
بصرہ مین اپنے زمانہ مین اور ثقہ وحجہ تھے علم وعمل مین اور وہ
قایل بہ قدر ہوے تھے پھر اگر قدریت سے برات ظاہر کی تو حسن
بصری سے بھی استبرا لازم تھا اور بقول مخاطب جب اولیاء اُمت کا

ص ۷۲
ضرب منکر

سلسلہ ایسون ہی تک ختم ہوتا ہے جو قدریہ تھے تو وا سے بر حال غیر
اولیا فصدق قولہ تعالیٰ والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت
یخرجونھم من النور الی الظلمات الایۃ **تنبیہ** صاحبان
عقل سلیم پر بخوبی ظاہر ہے کہ جتنے مذہبون سے مخاطب نے باین
اہتمام و شدت تمام نجات و براءت اپنی اس خطبہ مین ظاہر کی ہے وہ
سب افراد اہلسنت سے ہین سوائے ایک رفض کے جو مرادف تشیع
اور بمعنی محبت جناب امیر المومنین و ائمہ طاہرین و اہلبیت معصومین
علیہم السلام کی ہے بمقابل تسنن و نصب کے اور واقعی جو محب
شیخین اور امت ابو حنیفہ مرجی و جہمی و مجسمی و معتزلی و قدری مجوس
ہذہ الامۃ و خارجی سے ہو وہ شیعہ و رافضی کیونکر ہو سکتا ہے مگر
بمعنے دوم جس معنے سے ابو حنیفہ کوفی رافضی تھے فتذکر و لتفکر قولہ
وغیرھا من البطالات **اقول** بطلان نجات مخاطب کا بطالات
مذکورہ سے مذکور ہوا اور عرض کتاب مین بھی عند الموقع مذکور ہوگا
لیکن غیر ان بطالات مذکورہ کے بھی اسی قیاس پر اگر خاص متبرعات
حضرات سنیہ سے ہین تو بمصداق مشتے نمونہ از خروارے ان بطالات
سے مخاطب کی نجات کب ہوئی جو اور بطالات و مبتدعات و مخترعات
سے نجات ان حضرات کی متصور ہوگی ؎ تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی **قولہ** وجعلھم ائمۃ یھدون الخ **اقول**
اولاً اگر امامت رسل سے مراد معنی لغوی ہے جسمین کتب سماوی و لوح
محفوظ وغیرہ بھی شامل ہین اور کلام باری انھین معانی سے نازل
ہے تو مسلم ہے لیکن تمید مخاطب کو مفید نہین ہے کیونکہ بحث امامت

اصطلاحی مین ہے نہ معنی لغوی مین اور اگر بمعنے مصطلح متکلمین ہی صحیح
کہ خود منکر نے اپنے اسی ضرب منکر مین کہا ہے کہ مذہب اہلسنت وجماعت
مین ایک مسلمان بالغ عاقل آزاد قرشی صاحب شوکت کو جو حوزۂ
اسلام کو دست تعدی کفار سے نگاہ رکھ سکے وحدود واحکام جاری
کرسکے وحق مظلوم کا ظالم سے دلانے پر قادر ہو وسکے نزدیک
ظاہر ہوا امام بنانا مسلمان پر واجب ہے انتہیٰ پس اسطرح کی
امامت کل انبیا کے لیئے ثابت کیجیئے تب یہ دعوی پیش فرمایئے و
دونہ خرط القتاد حالانکہ ان صفات کے ساتھ کوئی نبی اولین و
آخرین سے بلکہ خیر المرسلین بھی متصف نہین ہین مگر آپ شاید نبوت
کو بھی مثل خلافت ثلثہ کے جعلی باختیار مسلمانان بنایئے اور آیات
قرانی واحکام ربانی سے دست بردار ہو جایئے تو دعوی صحیح ہو سکتا
ہے ثانیا یہ کہ امام بنانا تو آپکے نزدیک مسلمانونکی سازش سے ہوتا ہی
یہان خدا کیطرف کیون نسبت دیا کہ وجعلھم ائمۃ یھدون
فرمایا یعنے خدا نے انکو امام بنایا جو ہدایت کرتے ہین یہ تو مذہب اہل حق
شیعہ اثنا عشریہ ہی کا ہے کہ امام کو منجانب خدا مقرر ہونا چاہیئے چنانچہ
شاہ صاحب نے بھی فرمایا ہے وشیعہ متفرع اند الخ ثالثا یہدون کی قید
شاید لغرض تفریق درمیان امام نصب کردہ خدا ونصب کردہ انسان
کے لائے ہین کہ اول ہادی ومہدی ہے دوسرا اضال ومضل ومن
یضلل اللہ فلا ناصر لہ فافہم وتامل قولہ لعل الامم بھا
یھتدون اقول اولا قولہ ھدی للمتقین الخ کے بعد منکر کا
لیت ولعل محض لغو وہجل ہے ثانیا بعد ذکر دو ہادیون کے کہ

ل چونکہ اصل رسالہ ضرب منکر مین خفی بفساد مجمہ ارقوم تھا بعینہ نقل ہوا بالاصل ۱۲

رسل وکتب بین طرح ابتدائے امم صرف آخر یعنے کتب سے جو مرجع ضمیر ہما
ہے طرح اقتدائے خاص ہے ساتھ قایل حسبنا کتاب اللہ کے فتذکر
وتفکر قولہ وخص من بین الخ اقول ہرچند مین بلحاظ ایفائے
وعدہ درباب عدم تعرض اغلاط لفظی وخرافات معنوی وترکیبی مخاطب
اکثر جا دیدہ و دانستہ اعراض وچشم پوشی کرتا ہون مگر یہان کہ احتمال
تعدی ضلال ہونا چار تصدی باصلاح یا ابطال کیجاتی ہے ازان قبیل
یہان بھی خص جو بغداد مجمہ تحریر ہوا بخیال بے ادبی یا محال عادی
ہونیکے جیساکہ منکر نے شخص ذی استعداد سے ترجمہ کو ترجمعہ لکھنا محال
عادی کہا ہے تاویل بتقصیر وخطائے کاتب کرکے خص بصاد مہملہ تصور کیا
لیکن ع لن یصلح العطار ما افسدہ الدھر خص کا استعمال بھی تو
جیساکہ قاموس وغیرہ کتب لغت مین ہے خصہ بہ ہونا چاہیئے اور
میان مخاطب نے فقط خص کہا ہے جسکے معنے یہ ہوے کہ خاص کیا اللہ
نے سب نبیو نمین سے اپنے حبیب کو پس جس بات کے ساتھ خاص کیا
اسکا کچھ ذکر نہین ہے کمال حیرت ہے اُن فحول سے جو باوصف مفتی اور
تمام کے وکیل ہونے اور نصرت امام اعظم مین اپنے نصرۃ المجتہدین لکھنے
کے عند الاصلاح ایسے ایسے رکایک فاحشہ کو بھول چوک گئے اور یک
خطا دو خطایا مابعد کو خیال نکیا حالانکہ ادنے مبتدی بھی ایسی خطاے
فاحش وافحش نکریگا سچ تو یہ ہے کہ حب شیخین انپر ایسی غالب ہوئی کہ انہون نے
اس خیال سے کہ خلفا کا کمین جلد ذکر آجاے رسول کے خصوصیات کو
بھی بھلا دیا اور حب الشئی یعمی ویصل کے مصداق بن گئے چنانچہ بعد ہی
اسکے ذکر خلفا مین بالاستخلاف کرنا نہ بھولے قولہ ووجل اصحابہ الکرام

ضرب المثل چونکہ مجیب مصیب ایک شخص صاحب استعداد تھا اُس سے ایسی غلطی فاش محالات عادیہ سے ہے ۱۲

سو خصوصیات رسول

اقول صحیح ہے سہ کار عاشق جز تماشاے وصال یار نیست ہ فضیلت
ہو کیسی مگر آپ اُسکو خلفا ہی کے لیئے تصور کیجیگا منکر نے جس آیہ کو کاٹ
چھینٹ کے یہان لکھا ہے وہ یہ ہے سورۂ نور مین قال اللہ تعالے
وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی
ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا
یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون
الآیہ نہین معلوم اس آیہ کے کون لفظ سے وعدہ استخلاف کو مخصوص
باصحاب کرام خصوصا خلفاے راشدین سمجھا ہے حالانکہ حق سبحانہ تعالے
نے عام مومنین صالحین سے وعدہ کیا ہے مگر آپنے سبکو حق لیلا کر دیا
شاید یہ اشتباہ لفظ منکم سے جو مفید خطاب ہے آپکو پیدا ہوا ہو تو
اولا جب لفظ منکم سے خطاب عام جمیع حاضرین مومنین صالحین سے
ہے تو اُسوقت کے مومنین صالحین اصحاب وغیر اصحاب سبکو شامل
ہوگا پھر تخصیص باطل ہے ثانیا یہ کہ ایسے خطابات عامہ قرآن کے ہرگز
مخصوص بزمان رسول رب منان نہین ہو سکتے والا لازم آتا ہے کہ جتنے
احکام بصورت خطاب ہین وہ سب اُسی زمانہ کے موجودین حاضرین
بلکہ خاص صحابہ کرام بلکہ خاص خلفاے راشدین ہی کے ساتھ مخصوص
ہون تب تو آپ بہت سستے چھوٹے ناحق نماز و روزہ و حج و زکوہ وغیرہ
بجا لاتے ہین شاید اسیوجہ سے آپ لوگ ارکان عبادت کو اولیاء اللہ
سے شمار کرتے ہین اور اُنکی جذب اور بڑکا دم بھرتے ہین بہرحال آپ
کسیطرح ثابت نہین کر سکتے ہین کہ یہ آیہ واقعی بدایہ مخصوص باصحابہ کرام

آیہ استخلاف

یا خلفاے راشدین آپکے ہے بلکہ یہ خطاب عام جمیع مومنین کے ساتھ ہی
جیسا کہ تفسیر زاہدی وغیرہ سے مابعد مذکور ہوگا ثالثاً اگر یہ خطاب صحابہ
یا خلفا کے ساتھ مخصوص تھا تو خلفا نے کیون اس آیہ سے استدلال
نکیا اور نہ کسی نے وقت منازعت و مخاصمت سقیفہ مین پیش کیا جو
خلیفۂ اول انصار سے خلافت کو قریش مین لانیکے لئے محتاج خبر
واحد الایمہ من قریش ہوے اور تعیین کے لیئے محتاج دستگیری ابوعبیدہ
وعمر بہ بیعت و اجماع بنی سرا بعاً صدر اول مین یا ثانی مین کسی نے
حقیت خلافت ثلثہ یا اربعہ پر اس آیہ کو پیش نکیا اب یہ حضرات
بقول شخصے پیران نمی پرسند مریدان می پرانند خلافت خلفا کو قرآن سے
ثابت کرنیکی ہوس مین یہ تاویلات بعیدہ و تحریفات جدیدہ عمل مین
لاتے ہین فافہم وثالثاً ذکر خامساً امام شافعی آپکے فقط ہارون
رشید کے دربار مین اپنے حاضر ہونیکو استخلاف کہتے ہین اور اسی آیہ
سے استدلال کرتے ہین کما سیجئ سادساً آپکے اصحاب کرام اور خلفای
ثلثہ کا ایمان ہے غیر مسلم ہے چہ جائیکہ عمل صالح انکا ثابت ہو کما سیجئ
قولہ خصوصاً منہم الخلفاء الراشدین اقول اولاً یہ تخصیص
مخاطب کی بلا مخصص ہے اسلیئے کہ جو خلافت من اللہ ہے وہ کل کے
لیئے ہے اور خلافت خلفا من اللہ نہین بلکہ من الناس ہے فالتخصیص
باطل کما مر ثانیاً خلفاے راشدین سے اگر وہ لوگ مقصود ہین جو
مقصود رسول رب ودود تھے جیسا کہ روضۃ الاحباب مین جابر بن عبداللہ
انصاری سے منقول ہے شنیدم از جابر بن عبداللہ انصاری کہ
میگفت کہ چون ایزد تعالے نازل گردانید بر پیغمبر خدا این آیہ یا

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم گفتم یارسول اللہ می شناسم ما خدا ورسول اورا پس کیست
اصحاب امر کہ خدائیتعالے اطاعت ایشانرا قرین ساختہ است
بطاعت خود پس گفت رسول اللہ ھم خلفائی من بعدی اولھم
علی ابن ابیطالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی بن الحسین ثم
محمد بن علی المعروف فی التوریہ بالباقر وستدرکہ یاجابر
فاذا لقیتہ فاقرئہ منی السلام ثم الصادق جعفر بن محمد
ثم موسی بن جعفر ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی ثم علی
بن محمد ثم الحسن بن علی ثم حجۃ اللہ فی ارضہ ولقیتہ
فی عیادہ محمد بن الحسن بن علی ذلک الذی یفتح اللہ عز
وجل علی یدیہ مشارق الارض ومغاربھا وذلک الذی یغیب
عن شیعتہ واولیائہ غیبۃ لا یثبت فیھا علی القول بامامتہ
الا من امتحن اللہ قلبہ للایمان الخ کما سیجی انشاء اللہ مفصلا

و اسماء ائمہ اثنا عشر کو رسول از روضۃ الابرار

یعنے حضرت جابر سے روایت ہی کہ جب آیہ اطیعوا اللہ نازل ہوا کہ اے
وہ لوگ جو ایمان لاے ہو اطاعت کرو خدا کی اور اطاعت کرو رسول
کی اور صاحب امر کی جابر نے پوچھا یا حضرت خدا و رسول کو تو جانا
باقی اولی الامر کون ہین جنکی اطاعت کا خدا نے حکم دیا حضرت نے
فرمایا اے جابر اولی الامر وہی لوگ ہین جو میرے خلیفہ ہین پہلے علی بن
ابیطالب پھر حسن پھر حسین پھر علی بن الحسین زین العابدین پھر محمد بن
علی جنکا نام توریۃ مین باقر ہے قریب ہے اے جابر کہ تمسے اور آنسے
ملاقات ہو میرا سلام آنکو پہونچانا آنکے بعد جعفر صادق پھر موسی کاظم

پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری بعد اُنکے حجۃ خدا امام
مہدی محمد بن حسن عسکریؑ اسیکے ہاتھ پر خدا مشرق و مغرب کو فتح
کریگا اور یہ شخص اپنے شیعون سے غائب رہیگا اسکی امامت کا وہی
شخص قایل ہوگا جسکے دلکا خدا نے امتحان کیا ہی اور ایمان اُسکا صحیح
ہوگا تمام ہوا ترجمہ حدیث حنانہ وضۃ الاحباب پس لاریب فیہ کہ یہ لوگ
بے شبہہ مصداق اس آیہ کریمہ کے ہین اور وعدہ باری اُنکے ساتھ بھی
ہے گو بسبب الملل افراد مومنین ہونیکے وہ زیادہ مصداق اسکے ہین
مگر چونکہ آپکے نزدیک سبکا اصحاب اصطلاحی ہونا غیر مسلم ہے اور
خلافت و امامت کے بھی قایل نہین چنانچہ قول مخاطب خصوصًا منہم
الخلفاء الراشدین شاہد اسکا ہے لہذا بیشک مقصود آپکا خلاف مقصود
آنحضرتؐ ہوگا اور خلاف مقصود رسول ہرگز قابل قبول نہین ہے
ثالثًا اگر مطابق مقصود آپکے خلفاے ثلثہ مراد ہون اور اُنکا متصف
بصفت امنوا وعملوا الصالحات ہونا بھی ہم تسلیم کرلین تو بھی تکذیب آپ
کی مقصود کے خود مضمون سے اس آیہ کریمہ کے ہوجاتی ہے بچند
وجہ پہلے جب استخلاف بمعنے کسے را بجاے خویش نشانیدن ہے پس
ظاہر ہے کہ خدا و رسول نے ان ثلثہ سے کسیکو اپنی جگہ پہ نہین
بیٹھایا نہ اپنی زندگی مین کبھی نہ مرنے کے بعد بلکہ خود یا باغوا اخوان
خود خلیفہ بن بیٹھے جو ضروریات مذہب سے آپکے اور اجماعیات
سے ہے پس جہان آبلوگ مادہ خلف پاتے ہین اُس سے اپنے خلفا
ہی کو سمجھ لیتے ہین اسکا کیا علاج ہے دوسرے ان لوگونمین تمکن نے
الدین المرضی للہ غیر مسلم ہے لجہلہم و خطائہم فے دین اللہ جیسا کہ

اسپر قضیہ مقبولہ لولا علی لھلک عمر اور امثال اسکے شاہد عادل
ہین تیسری تبدیل خوف با من مطلق مطابق وعدہ خدا کے ان تینو نمین
کیسکو حاصل نہوئی خصوص خلیفہ ثالث کو کہ زندگی مین اُنکا کیا
حال ہوا اور بعد شہادت جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور آیندہ ہوگا پس اگر اسکو
تبدیل خوف با من اور تمکن فے الدین کہتے ہین تو شیخین سے افضل
ہوے چوتھے عموماً اکثر صحابہ کے بہ نسبت بہی تحقق امن مین کلام ہے مثل
حضرت ابو ذر و ابن مسعود و سعد بن عبادہ و عمار یاسر وغیرہم رضوان
اللہ علیہم کے بلکہ تمکن فے الدین اُنکا بہی بنا بر اصول سنیہ کے محل نظر
ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سبب سے جب ضرب و ستم و
سب و شتم ہوا خراج بلد واقع ہو پھر تمکن کہان رسولؐ کی حدیث
بیان کرنیکی ممانعت کیجاے والا سزاے الحاق بجہل دوس تجویز
ہو پھر امن کہان تمکن فے الدین کہان متحقق ہوا بالجملہ اس آیہ کریمہ
کے تخصیص بہ صحابہ پھر خلفاے راشدین اور ارادۂ استخلاف سے
استخلاف کذائی سراسر تحریف کلام کبریائی ہے قولہ بالاستخلاف
فی الارض **اقول** اگر مراد استخلاف فی الارض سے معنی اصطلاحی
خلافت ہے یعنے ریاست عامہ مسلمین بہ نیابت رسولؐ تو معلوم ہے
کہ اہلسنت کے نزدیک یہ امر باختیار ناس ہے جیسا کہ خود صحیح
بخاری مین بہی ہے الم استخلف فما استخلف رسول اللہ یعنی حضرت
عمر نے کہا اگر ہم خلیفہ نہین کرتے تو رسول خدا نے بہی اپنا خلیفہ کسیکو
نکیا بلکہ خود تحفہ اثنا عشریہ مین ہے کہ خلیفہ کو باختیار رعایا ہونا چاہیئے
ورنہ اگر الزام خدا و رسول ہو تو مفاسد عظیمہ لازم آتے ہین پس

صـ ۳۶۲ تحفہ اثنا عشریہ

پس فعل اختیاری ناس کو فعل خدا کہنا یا مبتنی بر مشیئت الجائی ہے تو
وہ خلاف اختیار ہے یا مبتنی بر مذہب جبر ہے وہ بھی خلاف اختیار
ہے یا مبتنی بر مذہب ہمہ اوست ہی وہ بھی خلاف اختیار متکلمین ہے یا
مبتنی بر عدم المنع من اللہ ہے پس اس صورت مین کل افعال ظلمہ
فعل خدا ہو جائینگے پس قتل حضرت یحییٰ و زکریا و شہادت جملہ
شہدا اور خلیل کا آتش نمرودی مین گرایا جانا چونکہ کل بعدم المنع
من اللہ تھے تو یہ سب فعل خدا ہو جائینگے وہو کما تری بالجملہ دلالت
اس آیہ کی استخلاف مذکور پر کسیطرح درست نہین ہے نہ عقلاً نہ
نقلاً والا لازم آتا ہے کہ خلافت و سلطنت یزید و متوکل بھی مصداق

صہ ۴۰
ازالۃ الغین
مقالہ سادسہ

اس آیہ کے ہو ازینجا است کہ خود مولوی حیدر علی نے بھی بعد
کمال گاوتازی و شعبدہ بازی اسکا اعتراف کیا ہی جیساکہ از آیۃ
الغین صہ مین ہی اما موعود بودن خلفا بخلافت پس محتمل است کہ باستفاضہ
و شہرت احادیث نرسیدہ و این ترتیب خاص شہرت نگرفتہ باشد الی
ان قال پس ازینجا بکمال تدقیق و مناظرہ دانی یار غار حضرت رسول
ربانی پے تو ان بُرد کہ بتلاوت این آیت مشغول نشدند تا اگر بعضے انصار
گویند کہ بکدام لفظ ثابت میکنی کہ استخلاف مہاجرین مراد است قیل و قال
بطول خواہد کشید و اوشان خواہند گفت کہ ایا ما ایمان نداریم و اعمال
صالحہ نکردہ ایم الخ و باوصفیکہ اُس زمانہ کو خیر القرون کہتے ہین جب صحابہ
و مہاجر و انصار مین استخلاف بمعنے خلافت نہین مستعمل تھا تو اب کیونکر وہ
معنے مراد ہو سکتا ہی مگر یہ کہ از قبیل تفسیر بالرای کہا جاے پس مدعیان
عمل بحدیث نبوی و سیرت صحابہ و خلفا کو کسیطرح زیبا نہین ہے کہ

اس آیہ کریمہ سے خلافت خلفا کی حقیت پر استدلال کرین اور اگر مراد
استخلاف سے باشندگان زمین گردانیدن ہی یکے بعد دیگرے جو تمام بنی آدم
کو ہی جیسا کہ مفسرین نے بھی لکھا ہے تو صحیح ہے لیکن تخصیص بالصحابہ
اور تخصیص بعد التخصیص بخلفاے راشدین بے اصل محض ہی اور بنا بر
اس معنے کہ نہ صحابہ کے لیئے نیابت رسول ثابت ہوئی نہ خلفاے راشدین
وغیر راشدین کے لیئے حالانکہ متنازع فیہ بین الشیعہ والسنی یہی معنے ہے
نہ معنے دیگر فتامل قولہ بعد البنی الکریم اقول پروردگار عالم
نے تو اپنے نبی کیواسطہ سے وعدہ فرمایا مومنین صالحین کی استخلاف
کا زمین مین مثل استخلاف سابقین کے لیکن مخاطب نے اس بشارت سے
خود خاتم فصل رسالت کو عیاذا باللہ خارج کیا اس تحریف کا کیا جواب ہی
کہ استخلاف فی الارض کو مقید بزمان بعد نبی کریم کیا ہی صرف اثبات
حقیت خلافت خلفا کے لیئے حالانکہ تفسیر بیضاوی مین ہے جسکو فاضل رشید
نے بھی تفسیر معتبر قرار دیا ہے خطاب للرسول والامۃ اولہ ولمن
معہ ومن البیان الی ان قال فکان رسول اللہ واصحابہ یمکثوا
بمکۃ عشر سنین خائفین ثم ھاجروا الی المدینۃ وکانوا یصبحون
فی السلاح ویمسون فیہ حتی انجز اللہ وعدہ الخ یعنے اس
آیت مین خطاب ہے واسطے رسولؐ کے اور اُمت کے یا آنحضرت سے
اور ہمراہیان آنحضرت سے خطاب ہے اور من بیان کے لیئے ہی پھر کہا
رسولؐ خدا اور اصحاب آنحضرتؐ دس برس تک مکہ مین خائف و ترسان
رہے بعد اسکے ہجرت کیا وہان سے طرف مدینہ کے اور وہ لوگ شب و روز بسر
کرتے تھے سلاح یعنے ہتیار مین کہ ہر وقت ہتیار لگائے رہتے تھے یہانتک کہ

صہ ۳۸۷ تفسیر بیضاوی جلد دوم قلمی صہ ۲۷ شوکت عمر قلمی

تعرض بکلام خاص بیضاوی

خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا مگر تعجب ہے، قاضی بیضاوی سے کہ تفسیر آیت تو اس طریقہ پر کی کہ خدا نے وعدۂ تسلط علی الکفار و تمکن فی الارض عہد رسول خدا مین پورا کر دیا پہر بمقتضاے آنکہ دروغ گو را حافظہ نباشد آخر کلام مین فرماتے ہین کہ اس آیت مین دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفا کے اور اسیطرح صاحب تفسیر زاہدی جسکو فاضل رشید بامام زاہد تعبیر کرتے ہین یہی راگ گاتے ہین حالانکہ تفسیر استخلاف بباشندگان زمین کرتے ہین جیساکہ اپنی تفسیر مین فرماتے ہین یعنے باشندگان زمین گردانند چنانچہ خلفاے زمین گردانید بنی اسرائیل را بعد غرق فرعون پہر بعد اسکے فرماتے ہین کہ درایت دلیل است بر درستی خلافت خلفاے راشدین الخ نہین معلوم کہ خلافت خلفا جو بمعنے نیابت رسول ہی اور وہ خلافت جسکی تفسیر بہ تمکن و تسلط و باشندگان زمین کرتے ہین ان دونون معنون مین کیا علاقہ ہی کہ ایک مستلزم دوسرے کا گردانا جاتا ہے اور بہت ظاہر ہے کہ خلافت بمعنے تمکن گو حقیقت مین خدا نے اپنے رسول اور مومنین موقنین کے لیئے عنایت فرمائی تہی مگر منافقین بہی بہ تبعیت مومنین اس مین شریک تھے جیساکہ تقسیم اموال غنایم مین بہی شریک تھے اور مشہور ہے اس بات پر آخر اسی آیہ وافی ہدایہ کا کہ حق تعالے فرماتا ہی ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون بیضاوی صاحب فرماتے ہین بعد ذلک ای بعد الوعد او بعد الخلافۃ فاولئک ہم بالغون فی الفسق الخ اب ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ بعد اس خلافت کے جو عہد رسول خدا مین واقع ہوئی کافر ہونیوالے آیا مومنین

صہ ۷۲
تفسیر زاہدی قلمی
ج ۲

صہ ۳۸۷
نشان سابق
بیضاوی

موقنین تھے یا منافقین پس کیون نہین جائز ہے کہ وہی منافقین
کفران نعمت خدا کرکے خود متصدی ریاست عامہ مسلمین ہو جائین
اور بکذب و دروغ دعوی نیابۃ الرسول کرین حالانکہ نائب حقیقی و
خلیفہ برحق صاحب منزلت ہارونی ہو فاسئل بہ خبیر العلک
ماکنت بہ بصیرا ازینجاست کہ لفجوای الکذوب قد یصدق خود
خلیفہ اول اپنے کو خالفہ کہتے تھے جیسا کہ ازالۃ الغین مین ہے فاضل
جزری در نہایۃ انچہ گفتہ در مادہ خلف محصلش انیست کہ اعرابی نزد
صدیق آمد و گفت تو خلیفہ پیغمبر ہستی گفت نہ من خالفہ ام بعد ازان جناب
و خلیفہ کسی است کہ قائم مقام آنکس باشد کہ بگذرد و بجاے او نشیند
و مانند او بود پھر کہا آنا خالفہ پس کسی است کہ در فارسی او را پیچ و
پوچ تعبیر کنند انیست انچہ اکثری گفتہ اند در معنی آن انتہی بقدر الحاجۃ
فاقراره لنا قوله وتمکینهم الخ اقول اولا یہ تخصیص سراسر مخالف
تنصیص ہی کما مر ثانیا مخاطب نے جب خود یہ لکھا ہی کہ اور یہ سب امور
بجز زمانہ خلفاے ثلثہ کے واقع نہین ہوئے اور یہان انھین امور کو
مخصوص بخلفاے راشدین قرار دیا ہے پس دونون کلامونمین تناقض
صریح ہی بوجہ شمول جناب امیر علیہ السلام کے خلفاے راشدین مین اور
عدم حصول اُن امور کے بجز خلفاے ثلثہ کیواسطے جیسا کہ منکر نے کہا
پس اب دو حال سے خالی نہین ہے یا جناب امیر کو معاذ اللہ خلفاے
راشدین مین شمار نہ کیجیے یا اس وعدۂ الٰہی کو مخصوص بخلفاے راشدین
نہ فرمائیے اور شاید امر ثانی بوجہ کمال عشق شیخین منظور نہو تا گریز از امر
اول کو منظور کیجیے گا جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے بھی اسکی تصریح اشارۃً

ص ۴۴ ازالۃ الغین مقالہ سادسہ
خلیفہ اول کا خالفہ ہونیکی تصریح

ص ۴۴ ضرب منکر

یا کنایۃً کی ہے فان الکنایۃ ابلغ من التصریح چنانچہ ازالۃ الخفاء
فیوض الحرمین مین فرماتے ہین ہر چند برائے حضرت مرتضی بیعت
کردہ اند و خلافت منعقد ساختند و در حکم شرع کہ بنائے ان مظنا
تست لازم شد اطاعت اولیکن مراد حق اصلاح عالم است کہ خلافت
وسیلہ آنست برائے تقریب آن مشروع ساختہ اند و اگر مراد حق می بود
از وجود متخلف نمیشد و مرتضیؑ درین خلافت مانند نبی در دہان نائی
نہ بود و نہ ماند چارہ برائے اتمام مراد حق و قوم مامور نشد کہ تحت رایت
او قتال کنند چنانکہ مامور شدند بقتال تحت رایت مشائخ ثلثہ الخ
مامضی و جفا اس عبارت سراپا خسارت مین تصریح اسکی ہے کہ عیاذاً
باللہ خلافت مرتضیٰ خلاف مرضی خداتھی اور ظاہر ہے کہ لا رشد فیما کان
خلافا لرضا اللہ اور اس عبارت مین جو تساقط و تہافت اور ابتنا بر
جبر و مشیت الجائی ہے اہل نظر پر مخفی نہین ہے اور خود منکر نے بھی بتفاوت
یسیرہ ان مضامین کو نقل کیا ہے کما سیجئ مفصلاً بہر صورت تسلیم خطیہ
لازم ہے قولہ و تبدیل خوف من الامن اقول اولاً جواب
اس تقریر کا بالاجمال گزرا ہے اور بالتفصیل بھی آویگا انشاء اللہ تعالے
ثانیاً ع واہ رے شور محبت کیا ہی چھڑکا ہے نمک ہاکستاخی معاف
یہان تو حضرت مخاطب کی عبارت پر بلاغت میری طبیعت کو بھی مثل
پھولونکے کھلاتی ہے اور بے اختیار زعفران زار کشمیر دکھاتی ہے
سبحان اللہ کیا عبارت چست ہے اور مثل مشہور درست ہے کہ دشمن دانا
بہ از دوست نادان ذرا ہوش مین آیئے کہ آپنے اس بدلائی مین برا
گھاٹا اٹھایا جنکے لیئے بدلائی کی اُن بیچارونکو کہین کا نہ رکھا ع ہرین

فہم و دانش بباید گریست ۔ اسی لیاقت پر عربی عبارت لکھنے کا شوق
اُٹھا تھا یہ نہ سمجھے کہ جب لفظ امن مدخول من ہوگا تو بدلے مین کیا
ملیگا جیسا کہ قاموس مین ہے بدلہ منہ اتخذ منہ بدلا اور
خود حق سبحانہ تعالےٰ نے بھی من بعد خوفہم امنا فرمایا اور خوف کو مدخول
من کیا ہے نہ امن کو شاید مخاطب نے در پردہ استہزا کیا ہے بازی
بازی باریش بابا بازی سچ ہے جیسا کیا ویسا بدلا پایا منجانب حق کلمۂ
حق بر زبان جاری ہو گیا بیشک ناحق غصب خلافت کرنا امنیت
کو خوف سے بدلنا ہے وکذلک نجزی المجرمین ثالثاً آپ کے
خلفاے ثلثہ کو کبھی امن بھی نصیب نہوا اول کو اولاً جناب امیر و سائر
بنی ہاشم کی حقیت کے سبب سے خوف تھا کہ ظالم کو خوف ہونا ضروریات
سے ہے ثانیاً خوف صحابہ غیر مبایعین مثل سعد عبادہ اور اتباع
اُنکے کہ بعض کو اُنمین سے مثل مالک بن نویرہ اور اُنکی قوم کو مرتدین
و مانعین زکوۃ سے ٹھہراکر قتل کیا اور ثانی کو بھی صحابہ کا خوف
تھا کہ کوئی انکی خلافت سے راضی نہ تھا بسبب قط و غلیظ ہونے کے
اور کفار سے جو خوف تھا معلوم کہ خود عازم سفر فارس ہوے ابولولو
سے جو خوف تھا ظاہر ہے کہ آخر جان پہچانکے جان ہی لیا ثالث کے
خوف کا کیا ذکر نوبت یہ آئی کہ محصور دار ہوے جان سے دست بردار
ہوے مستریح مزبلہ و منجلاب ہوے آخر طعمۂ شغال و کلاب ہوے
قولہ وان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئاً الی یوم الدین
اقول میدان توصیف خلفا مین مخاطب کا کمیت قلم قدم رکھتے
ہی اُکھڑ گیا اور ہوش عقیدت کوش جام سہ آتشہ ستایش یاران

قدیم کو نوش کرتے ہی بگڑ گیا متوالونکی سی چالین اور بہکی بہکی باتین بولنے
لگے شاید حال قال آنے لگا کہ قوال فکر نیا راگ گانے لگا کیا تعجب ہے
ہم مشربان صوفی صافی منشان سے کہ یہ بیچارے معذور اور جام عرفانسے
مخمور ہین چنانچہ تصدیق اسکی جوابات کلمات سابقہ سے ہوئی اور اس
مقام مین بھی ہوگی اولاً یہ کہ قولہ وان یعبد وہ الخ کا عطف نہ وعد
اصحابہ پر صحیح ہو سکتا ہی نہ استخلاف پر اول اسوجہ سے کہ سب جملہ مصدر
بصیغہ واحد فعل ماضی ہین جنکا فاعل اللہ تعالیٰ ہی اور یہ صیغہ جمع فعل
مضارع بتاویل مصدر ہی جسکے فاعل صحابہ یا خلفاے راشدین ہین اور
دوم اسوجہ سے کہ ایک تو عطف مجرد پر بلا اعادہ جار جایز نہین ہی دوسرے
استخلاف متعلق بفعل وعد ہی اور ان یعبدوا اگر اُس سے متعلق کیا جاے
تو اور بھی بیمعنے ہو جائیگا کما لایخفی علے ادنے طلبۃ ثانیاً بعد خرابی بصرہ
ہر چند آپ اس وصف کو اپنے صحابہ کے لیئے ضرور ثابت کیجگا اور اپنے خلفاے
راشدین کے لیئے بالاولویت لیکن فی الحقیقۃ بجز نقصان آپکو کوئی نفع اس سے
نہ ملیگا علامہ بیضاوی تفسیر مین مابعد اسی قول ان یعبدوا الخ کی جو مقتبس
آیہ مذکورہ لیستخلفنھم الایہ سے ہے فرماتے ہین ومن کفر من ارتد و
کفر ھذہ النعمۃ بعد ذلک بعد الوعد او حصول الخلافۃ
فاولئک ھم الفاسقون الخ یعنے من کفر سے اس آیہ مین مراد یہ ہی کہ جو
مرتد ہوا اور کفران کرے اس نعمت کا بعد اس وعدۂ الٰہی کے یا بعد حصول
خلافت کے پس وہ لوگ فاسق ہین اب فرمایئے کہ من ارتد وکفر بعد حصول
الخلافہ سے مراد کون ہی اور کسنے کفر کیا بعد حصول خلافت کے یعنے کون کون
صحابہ کہ جملہ عدول ہین اور کون کون خلفا کہ بالخصوص مورد نزول ہین

صہ ۳۸۷
نشان سابق بیضاوی

مرتد ہوگئے چونکہ حق تعالیٰ عالم الغیب ہی اور کلام الٰہی عبث و بیفائدہ نہیں ہے
پس اگر آیہ لیستخلفنھم آپکے نزدیک خلافت خلفا پر دلیل ہوگی تو بیشک
اس ضمیمہ کی بھی بڑی ضرورت ہوتی ہی تاکہ دلیل ہو اوپر ارتداد و کفر کے
بعد حصول خلافت کے من قبیل اخبار غیب جیسا کہ اسی بیضاوی نے کہا ہے
وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ للاخبار عن الغیب علی ماھو وخلافۃ
الخلفاء الراشدین یعنے اس آیہ مین دلیل ہی اوپر صحت نبوت کے بوجہ
خبر دینے غیب سے جسطرح پر ہوا اور خلافت خلفاے راشدین پر کما مر
ثالثا الے یوم الدین کے اضافہ کرنے سے کوئی فائدہ سواے اظہار سفاہت
حالیہ نہین ہی کسواسطے کہ جب صحابہ یا خلفا کا قیامت تک رہنا ہوتا تو عبادت
وغیرہ بھی کرتے پھر اس فضول گوئی سے کیا فائدہ مگر یہ کہ اشعار ہو طرف
حال ماضی کے شرک و بت پرستی وغیرہ کے قائل وتذکر قولہ رضی اللہ
عنھم ورضوا عنہ اقول اس قول کا بھی اقتباس آیہ لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الایہ سے ہی جو بڑا مایۂ افتخار
سینوں کا ہی حالانکہ محض فریب دہی انکی ہے اولا یہ کہ مثل سب آیتونکے
یہ آیہ بھی عام بشارت ہی واسطے مومنین صالحین حاضرین بیعت رضوان
کے نہ کل صحابہ کے لیئے جو شامل ہو مرتدین و فاسقین و کافرین کو کیونکہ رضا
کو پروردگار عالم نے مومنین سے متعلق فرمایا ہی نہ عام صحابہ یا عام حاضرین
سے نہ خاص صحابہ سے جو مخاطب از راہ سرپرستی اُنکے ساتھ مخصوص
کرتے ہین ثانیا آیہ مذکورہ بعد بیعت حدیبیہ کے نازل ہوا جسمین خلفا اور
چند منافقین بھی مثل جد بن قیس و قرہ بن ہبیرہ وغیرہ جو بتصریح علماے
اہلسنت منافقین و مرتدین سے ہین مومنین کے ساتھ بیعت مین شریک

صہ ۱۶۳
ازالۃ الغین مقال
سادسہ
صہ ۱۹
آیات بینات

تھے پس یہ شرکت محض نہ موجب افتخار ہی نہ باعث تخصیص خلفا پس باطل
ہوا یہ لنا مولوی حیدر علی کا ازالۃ الغین بین و کسے از اصحاب شجرہ
بد وزخ نرود انتہی کیونکر صاحب ایات بینات فرماتے ہین اور سوائے
قید بن قیس منافق کے کسی نے تخلف اس بیعت سے نہین کیا انتہی پس
کلیہ رضوان جمیع حاضرین بیعت رضوان سے باطل ہوا اور کذب مولوی
مذکور ظاہر ہوا وہو المطلوب بلکہ کذب خود صاحب آیات بینات بھی ثابت ہوا
کہ پہلے کہہ چکے ہین کہ اس سفر مین آپکے ہمراہ نہوے مگر وہی خالص مخلص
کہ جو سراپا ایمان سے بھرے ہوے تھے انتہی پس یا قید بن قیس کو خالص
مخلص کہین یا اپنے کل اقوال کی ترمیم کرین والتفصیل فی رمی الجمرات
ثالثہ یہ بیعت حدیبیہ جسکو بیعت رضوان بھی کہتے ہین اس بات پر منعقد
کی گئی تھی کہ جنگ خیبر و حنین وغیرہ مین سب لوگ ثابت قدم رہین اپنی
اس قول و قرار پر اور قرار پر فرار کو اختیار نہ کرین جیسا کہ خود فرماتا ہے
فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ الایہ تو گویا کہ ایہ رضی اللہ سے خدا نے
جزا فرمائی ہی واسطے وفا کنندگان بیعت مذکورہ کے اور یہ ظاہر ہے کہ
جب خلفا نے ان سب لڑائیون سے فرار کیا تو ہرگز مستحق اس جزا کے
نہوے بلکہ مستوجب غضب ہوے جیسا کہ خود خدا نے فرمایا فقد باء بغضب
من اللہ الایہ لیکن فرار کرنا خلفا کا خیبر سے پس مسند احمد بن حنبل و صحیح
نسائی وغیرہ صحاح و کتب احادیث اہلسنت مین منقول ہے عن عبد اللہ
بن بریدہ قال سمعت ابی یقول حاصرنا خیبر فاخذ ابوبکر اللواء
فانصرف ولم یفتح لہ ثم اخذھا عمر من الغد فرجع ولم یفتح لہ و
اصاب الناس یومئذ شدۃ وجہد فقال رسول اللہ انی دافع

فرار خلفا جنگ

الرایۃ غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ کرار غیر فرار لا یرجع حتی یفتح اللہ لہ الخ یعنے ہم محاصرہ جنگ خیبر مین حاضر تھے اور ابو بکر علم لیکر گئے بغیر فتح کیئے بھاگ آئے اور اسیطرح عمر بھی بھاگ آئے اور لشکر کو اُس روز بہت زحمت ہوئی پس فرمایا رسول خدا نے کہ کلہ مین اُسکو علم دونگا جو بغیر فتح کیئے نہ آئیگا اور اُسکو خدا و رسول دوست رکھتے ہین وہ کرار ہی نہ فرار الخ پس حسب ارشاد فیض بنیاد رسول خدا شیخین فرار و بھگوڑے قرار پاے اور اگر ارشاد آنحضرت کو جو آپکے صحاح سے منقول ہوا تسلیم نفرمائیے اور اسکو فرار نہ کہئے تو اب اقرار سے خلفاکے اور اوضح تقریر سابق سے انکے فرار کو ثابت کرتا ہون تاریخ خمیس مین ہے، قال ابوبکر لما انصرف الناس یوم احد عن رسول اللہ فکنت اول من جاء کہا ابو بکر نے کہ جب احد کے روز رسول خدا کو چھوڑ کر لوگ بھاگ گیئے تو وقت مراجعت سب سے پہلے ہم آئے اور در منثور سیوطی مین ہے، عن عمر قال لما کان یوم احد ھزمنا فررت حتی صعدت الجبل وقد رایتنی انزوکانی ارویہ یعنے کہا عمر نے کہ احد کی لڑائی مین ہم بھاگے پہاڑ پر مین اسطرح اوچکتا تھا کہ جسطرح بکری پہاڑی اوچکتی ہے اور تفسیر کبیر مین بھی ہی ومن المنہزمین عمر یعنے بھاگنے والون سے عمر بھی تھے مگر سب سے پہلے نہین بھاگے اور ثالث بالخیر کے بھاگنے کو صحیح بخاری مین بھی لکھا ہی ابن عمر سے ایک شخص نے پوچھا ھل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم یعنے عثمان بھی بروز احد بھاگے تھے تو ابن عمر نے کہا کہ ہان اور اگر ان فرار ونکو قبل نزول آیہ مذکورہ کیئے تو حنین کی جنگ جو بعد فتح مکہ ہوئی اُسمین بھی بھاگنا ثابت ہے

صہ ۴۳۱ خمیس چھاپہ مصر

صہ سورۂ ال عمران

صہ ۴۴۵ چھاپہ میر محمد صحیح بخاری صہ ۴۰۰ وفی ازالۃ الخفا

صحیح بخاری ص ۶۱۸

جیساکہ صحیح بخاری مین ہے وانھزم المسلمون وانھزمت معھم
فاذا بعمر بن الخطاب فی الناس فقلت لہ ما شان الناس قال
امر اللہ قتادہ سے منقول ہی کہ بھاگے مسلمان لوگ اور مین بہی بھاگا
پس دیکھا کہ اُن لوگونمین عمر بن الخطاب بہی رونق افروز ہین مینے
کہا کیا حال ہوا لوگونکا عمرؓ نے کہا جو خدا کو منظور تہا وہ ہوا اور یہ
فراران فراریونکا صحاح ستہ اور کتب تواریخ وسیر مثل مواہب لدنیہ
اور فتح الباری اور روضتہ الصفا و روضتہ الاحباب و مدارج النبوۃ
وسیر ملا معین وغیرہین بہی موجود ہے اگر کوئی یہ کہے کہ یہ امور نہ
موجب گناہ ہے نہ مرتکب اُسکا مستوجب عقاب تو بحولہ وقوتہ تعالیٰ
اُسکو بہی مین انھین کی کتب معتبرہ سے ثابت کرونگا اول پروردگار
عالم خود فرماتا ہے ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر
یعنے جسنے پشت پھیرا اور بھاگا وہ مستحق غضب خدا ہوا اور جگہ اُسکی جہنم
ہے اور بدترین مقام بازگشت ہی پھر جنکو خدا یہ فرمائے اُنکو رضی اللہ
عنہم کہنا سراسر تکذیب خداوند علام ہے معاذ اللہ دوسرے فخر الدین رازی
امام اہلسنت کہتے ہین واعلم ان ھذا الذنب لاشک انہ کبیرۃ
لانھم خالفوا صریح نص الرسول وصارت تلک المخالفۃ
سببا لانھزام المسلمین وقتل جمع عظیم من اکابرھم ومعلوم
ان کل ذلک من باب الکبائر وایضا ظاہر قولہ تعالے ومن یولھم یومئذ
دبرہ یدل علی کونہ کبیرۃ یعنے بیشک یہ گناہ کبیرہ ہی کیونکہ اون
لوگون نے صریح حکم رسول کی مخالفت کی اور یہ مخالفت سبب ہوئی

مسلمانونکے شکست کھانیکی اور ایک جماعت کثیر کبار صحابہ کے قتل ہونیکی
اور ظاہر ہے کہ یہ کل امور کبایر سے ہین اور ظاہر قول باری تعالےٰ
ومن یولھم الایۃ بھی دلالت کرتا ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور کتاب استیعاب صہ ۶۳ استیعاب چھاپہ مصر
مین ہے اما عثمان فانہ اذنب یوم احد ذنبا عظیما یعنے لیکن عثمان
نے پس بروز احد بہت بڑا گناہ کیا تیسرے یہ کہ ایسا فرار موجب کفر ہوا
جیساکہ روضۃ الاحباب وغیرہ مین ہے کہ جب روز احد سب لوگ بھاگ گئے
بجز مخصوص چند کے تو جناب رسالتمآب غضبناک ہوے اور جناب امیر
سے جو حضرت کے پہلو مین کھڑے تھے فرمایا کہ اے علی تم کیون نہ انلوگونکے
ساتھ بھاگ گئے جناب امیر نے فرمایا یارسول اللہ لا کفر بعد الایمان
ان لی بک اسوۃ یعنے یارسول اللہ ایمان کے بعد کیا مین کفر اختیار کرتا
مین تو آپکا پیرو و تابعدار ہون جس سے صاف معلوم ہوا کہ جناب امیر نے
فرار کو کفر بعد الایمان فرمایا اور اگر جناب امیر کے ارشاد کو بوجہ کمال
بغض وعناد قبول نفرمایئے تو تصریح اسکی ارشاد ہدایت بنیاد جناب
رسالتمآب سے ثابت کرتا ہون عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین ہے
قیل انہ علیہ السلام سب الذین انھزموا یوم احد وفیھم
عثمان بن عفان یعنے بعضون نے کہا ہے کہ جناب رسالتمآب نے سب
فرمایا یعنے لعنت کیا اُن لوگونپر جو بروز احد بھاگے تھے حالانکہ اُنمین
عثمان بن عفان بہی تھے اور سب ملعون مخصوص حق کفار ہی بہرکیف بروز
احد یون فرار کیا اور بعد بیعت رضوان جنگ خیبر و جنگ حنین مین یون
فرار کیا اور پروردگار عالم نے اسپر انکو مستحق اپنے غضب کا
فرمایا اور جہنم آنکا بازگشت بتایا اور رسول خدا نے

سب ولعن فرمایا مگر آپ لوگ اہلسنت کل احکام خدا و رسول کے
خلاف بالخصوص انھین منصوصین پر اطلاق رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین یہ حال تھا نکث بیعت و فرار کا جسپر خلفا نے
تحت الشجرہ وسایر صحابہ نے بیعت کیا تھا اور بقول آپ ہی لوگو کے اسی
عہد و پیمان کے باعث آیہ رضوان نازل ہوا اور ابعا اس بیعت و نکث
بیعت و عہد شکنی مین تو کچھ امتداد ایام بھی ہوا بخلاف خلیفہ دوم کے
کہ احکام مرتبہ ثالثہ مین سب سے بالا اور درجہ سب سے اعلی تھا انکو خود اسی
حدیبیہ مین نقض عہد کرنا پڑا اور بیعت کے دو ہی چار روز بعد سب
عہد و پیمان کو طاق نسیان پر رکھکر اپنے کفر و ایمان کا اعلان کر دیا چنانچہ
فرمایا ما شککت فی نبوتہ منذ اسلمت کما شککت یوم الحدیبیۃ
یعنے خلیفہ دوم نے کہا کہ کبھی مینے ایسا شک نہین کیا تھا حضرت کی نبوت
مین جیسا شک کیا مینے بروز حدیبیہ پس جب خلیفہ ہی صاحب کو دلمین
سب سے زیادہ اور سب شکون سے افزون درباره نبوت آنحضرت کے
شک ہوا تو وائے بر حال دیگران فابن الرضوان بعد ھذا الشک
والعدوان واین المغفرۃ بعد العصیان بل اللہ علیھم غضبان
ومقامھم فی النیران قولہ فانجز وعدہ **اقول** یہ قول بھی مثل
اقوال سابقہ کے مدخول بے ربطی و خبطگی ہے اولا چونکہ فالتعقیب بلا
تراخی ہوتا ہے اسوجہ سے یہ متعلق بجملہ فرضی اللہ عنہ ہوگا اور اسمین
کوئی وعدہ مذکورہ نہین ہے پس انجاز وعد کا دعوی بلا وجود وعدہ من
قبیل بے آب موزہ کشیدن ہوگا ثانیا باوجود بعد وعدم تعقیب اگر جملہ وعد اصحابہ
پر متفرع ہونا اسکا فرض بھی کیا جاوے تو چونکہ تمامی اہلسنت استخلاف من اللہ کے

صہ ۳۶۳
کما فی التحفہ

قایل نہین ہین بلکہ ایسے استخلاف کو موجب مفاسد و فتنہ جانتے ہین لہذا
باوصف عدم استخلاف انجاز وعدہ کہنا غلط محض ہے ثالثاً چونکہ استخلاف
خلفا کو اہلسنت من الناس بیان کرتے ہین اور اُس سے بقول مخاطب
وعدہ متعلق نہین تھا لہذا انجاز وعدہ کہنا محض تہمت لگانا ہے رابعاً
جن موہنین سے خدا نے وعدہ استخلاف فرمایا تھا اُنسے بیشک ایفا بھی
کیا نہ آپکے خلفا سے وعدہ فرمایا تھا نہ اُنسے ایفا کیا اور جنکو تمنے خلیفہ
لیا اور اُنسے وعدہ استخلاف نہ فرمایا اور ایفا بھی کیا اُنکو آپ خلیفہ نہین
کہتے لہذا انجاز وعدہ کہنا آپکا محض غلط ہے خامساً ایفاے وعدہ
تو آپکے یہان خدا پر واجب ہی نہین پھر ایفا کرنیکی کیا توقع ہے شاید
اسی وجہ سے بسازش باعود ہا خلیفہ بنگئے قولہ مثل اہلبیتی اقول
اولاً اگرچہ آپکے کل علما و رواۃ فرقین ثقاہ و حفاظ وغیرہم باجمعہم
اس حدیث کی صحت پر متفق و مجمع ہین لیکن چونکہ تمامتر مفید مذہب
و مطلب شیعیان امیر مومنان ہے پس آپکو اس حدیث سے کیا
علاقہ ہان اگر اہلبیتی کی جگہ اصحابی بناتے اور کوئی لفظ مفید تخصیص
بصحابہ معہودہ لگاتے تو آپکے مفید ہوتی ثانیاً تقدیم حدیث سفینہ
کی حدیث نجوم پر جو دربارہ آپکے صحابہ کے ہے صریحاً آپکے اعتقاد
فاسد کے مخالف ہے والا تقدیم صحابہ جناب امیرالمومنین و ذریات
طاہرین پر سراسر باطل و فاسد ہو جائیگی اور اسکو شاید آپ کبھی نہ
پسند کرینگے ثالثاً آپ لوگون نے کبھی رعایت اس حدیث شریف کی نہ
کی اور نکرتے ہین یہ وہی زبانی غلط دعوی ہے جسکا پیشتر قبل بھی اشعار کیا
علاوہ تفضیل صحابہ کے اہلبیت طاہرین پر آپکے نزدیک تو اہلبیت کا کوئی

فعل کوئی قول بھی قابل محبت نہین ہے نہ قابل تمسک جو منشا اس حدیث
شریف کا ہے بلکہ انکا اجماع و اتفاق بھی قابل حجت نہین ہے جیسا کہ
آپکے بحر العلوم مولوی عبد العلی نے شرح مسلم مین لکھا ہے اجماع اھل
البیت لیس بحجۃ خلافا للشیعۃ فانھم قد یصیبون وقد
یخطئون ویجوز علیھم الزلۃ وھی وقوعھم فی الذنب من غیر
تعمد کما وقع من سیدۃ النسآء من ھجرانھا خلیفۃ رسول
اللہ حین منعھا فدک انتھی ما بقی یعنی اجماع اہلبیت کا حجت
نہین ہے خلاف الرافضہ شیعونکے اسلئے کہ اہلبیت کبھی خطا کرتے ہین
اور کبھی صواب حالانکہ انسے لغزش ہونا اور گناہ ہونا جایز ہے
جیسا کہ واقع ہوا سیدۃ النسآء کے سبب ناراض ہونیکے اور ترک
ملاقات کرنیکے ابوبکر خلیفہ رسول سے سبب انکے فدک کو جناب
سیدہ سے منع کیا اور روک دیا انتھی پس کیا انصاف ہے کہ رسول خدا
جسکے ساتھ رہنے کو باعث نجات و وسیلہ ہدایت فرمائین اور انسے تخلف
کرنیکو سبب ہلاکت بتائین انکا اجماع بھی قابل قبول نہو گو باتفاق
فریقین و مولفین صحاح ستہ و غیرہ مین ہو جیسا کہ شاہ صاحب نے
بھی لکھا ہے اور قابل اتباع صحابہ کے دو ایک آدمی کا اتفاق جنکا اسلام
تک ابھی ثابت نہوا لہذا حجت ہو کہ ایک یا دو آدمی کے اتفاق سے خلافت
قائم ہو گئی اور اسمین کسیطرح کا آپکو عذر نہین رہا بالجملہ جب اہلبیت
رسول کی قدر و منزلت آپلوگونکے نزدیک اسیقدر تھی تو اس حدیث
کے نقل سے آپکو کیا فائدہ اور امر مخالف اعتقاد کے ذکر سے مقام لغت
مین کیا ترقب ثواب ہے فتفکر قولہ ومن تخلف عنھا قول واللہ

۲۹ صح بل اقرہ فی منتہی الکلام ایضا

قف

صہ ۳۶۳ کما فی التحفہ

قابل نہین ہین بلکہ ایسے استخلاف کو موجب مفاسد و فتنہ جانتے ہین لہذا
باوصف عدم استخلاف انجاز وعدہ کہنا غلط محض ہے ثالثاً چونکہ استخلاف
خلفا کو اہلسنت من الناس بیان کرتے ہین اور اُس سے بقول مخاطب
وعدہ متعلق نہین تھا لہذا انجاز وعدہ کہنا محض تہمت لگانا ہی رابعاً
جن مومنین سے خدا نے وعدہ استخلاف فرمایا تھا اُنسے بیشک ایفا بھی
کیا نہ آپکے خلفا سے وعدہ فرمایا تھا نہ اُنسے ایفا کیا اور جنکو خدا نے خلیفہ
کیا اور اُنسے وعدہ استخلاف فرمایا اور ایفا بھی کیا اُنکو آپ خلیفہ نہین
کہتے لہذا انجاز وعدہ کہنا آپکا محض غلط ہے خامساً ایفای وعدہ
تو آپکے یہان خدا پر واجب ہی نہین پھر ایفا کرنیکی کیا توقع ہے شاید
اسی وجہ سے بسازش باخود ہا خلیفہ بنگئے **قولہ** مثل اہلبیتی اقول
اولاً اگرچہ آپکے کل علما و رواۃ و ناقدین ثقاۃ و حفاظ وغیرہم باجمعہم
اس حدیث کی صحت پر متفق و مجمع ہین لیکن چونکہ تمامتر مفید مذہب
و مطلب شیعیان امیر مومنان ہے پس آپکو اس حدیث سے کیا
علاقہ ہان اگر اہلبیتی کی جگہ اصحابی بناتے اور کوئی لفظ مفید تخصیص
باصحابہ معہودہ لگاتے تو آپکے مفید ہوتی ثانیاً تقدیم حدیث سفینہ
کی حدیث نجوم پر جو درباره آپکے صحابہ کے ہے صریحاً آپکے اعتقاد
فاسد کے مخالف ہے والا تقدیم صحابہ جناب امیرالمومنین و ذریات
طاہرین پر سراسر باطل و فاسد ہو جائیگی اور اسکو شاید آپ کبھی نہ
پسند کرینگے ثالثاً آپ لوگون نے کبھی رعایت اس حدیث شریف کی نہ
کی اور نکرتے ہین یہ وہی زبانی غلط دعوی ہی جسکا مینے قبل بھی اشعار کیا
علاوہ تفضیل صحابہ کے اہلبیت طاہرین پر آپکے نزدیک تو اہلبیت کا کوئی

اجماع اہلبیت حجت نہین ہے

فعل کوئی قول بہی قابل حجت نہین ہے نہ قابل تمسک جو منشا اس حدیث شریف کا ہے بلکہ انکا اجماع واتفاق بہی قابل حجت نہین ہے جیسا کہ آپکے بحر العلوم مولوی عبد العلی نے شرح مسلم مین لکھا ہے اجماع اہل البیت لیس بحجة خلافا للشیعة فانهم قد یصیبون وقد یخطئون ویجوز علیهم الزلة وهی وقوعهم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدة النسآ من هجرانها خلیفة رسول الله حین منعها فدك انتهی ما ہفی یعنی اجماع اہلبیت کا حجت نہین ہے علے الرغم شیعونکے اسلئے کہ اہلبیت کبہی خطا کرتے ہین اور کبہی صواب حالانکہ اُنسے لغزش ہونا اور گناہ ہونا جایز ہے جیساکہ واقع ہوا سیدۃ النسا سے بسبب ناراض ہونیکے اور ترک ملاقات کرنیکے ابوبکر خلیفہ رسول سے جب ابوبکر نے فدک کو جناب سیدۃ سے منع کیا اور روک دیا انتہی پس کیا انصاف ہے کہ رسول خدا جسکے ساتھ رہنے کو باعث نجات و وسیلہ ہدایت فرمائین اور انسے تخلف کرنیکو موجب ہلاکت بتائین اُنکا اجماع بہی قابل قبول نہو گو باتفاق فریقین وہ لوگ معصوم اور محفوظ بہی ہون جیساکہ شاہ صاحب نے بہی لکھا ہے اور بمقابل اُنکے صحابہ کے دو ایک آدمی کا اتفاق جنکا اسلام تک ابہی ثابت نہوا ایسا حجت ہو کہ ایک یا دو آدمی کے اتفاق سے خلافت قائم ہو گئی اور اُسمین کسیطرح کا آپکو عذر نہین رہا بالجملہ جب اہلبیت رسول کی قدر و منزلت آپلوگونکے نزدیک اسیقدر تہی تو اس حدیث کے نقل سے آپکو کیا فائدہ اور امر مخالف اعتقاد کے ذکر سے مقام لغت مین کیا ترقب ثواب ہے فتفکر قوله ومن تخلف عنها اقول والله

ص ۳۲۹ بل اقربہ فی منتہی الکلام ایضا

قولہ

صدق رسول اللہ اولا تخلف کے معنی فرمائیے کیا ہین اگر نہ معلوم
ہو تو قاموس مین موجود ہے تخلف تاخر واختلف ضد اتفق
الخ یعنے تخلف وہان کہینگے جہان کوئی پیچھے رہ جاے اور موافقت
نکرے ثانیاً یہ بتائیے کہ اہلبیت طاہرین سے کون متخلف ہوا اور کسنے اُن
حضرات کا ساتھہ دیا یہ جناب رسالتمآب کی پیشین گوئی تہی اُن لوگونکے
حق مین جنھون نے خلفا کا ساتھہ دیا اور اہلبیت پر اُنکو مقدم کیا اسیوجہ
سے شیعہ جناب امیر کو خلیفہ رسول بلافصل جانتے ہین اور سفینہ اہلبیت
کے ساتھہ متمسک اور کشتی ولاے عترت کے راکب ہین اور طوفان بے
تمیزی نا خداشناسونسے علیحدہ ہین اگر مخاطب بنظر انصاف دیکھے تو پورا
مصداق من تخلف عنہا غرق کا مذہب اہلسنت ہی جو بمفاد
الغریق یتشبث بکل حشیش خس و خاشاک کی مدد چاہتے ہین اور پیرا خس
است واعتقاد ما بس است کا دم بھرتے ہین حق یہ ہی کہ منکر عامی نے اس
حدیث شریف کو ذکر کرکے اپنے مذہب والونکو ڈبویا اور مصداق سگ
بدریا رود پلید تر گردد نبادیا قولہ واصحابی کالنجوم الخ اقول اولا
ایک یہ بہی دلیل تعصب وبغض اہلبیت ہی کہ جہان آنحضرات کا ذکر
ہوگا وہان خلفا کا بہی کدالانا ضرور ہی کہان اہلبیت کہان یہ صحابہ چہ نسبت
خاک را بعالم پاک کہان ارشاد رسالت پناہی ؛ کہان بقول آپکے علما کی
حدیث واہی ؛ اسی سے سمجھنا چاہیئے کہ الیسون ہی نے ناحق بلا استحقاق
بلا سبب وسروکار محض بغرض دنیا پرستی خلفا کو زبردستی رسول کی
مسند خلافت پر بٹھا دیا ثانیاً ہر چند اس حدیث کا بطلان و افترا وبہتان
ہونا مسئلہ اتفاقی علماے اہلسنت ہی گو جہلا ناواقف ونادان ہون مگر

مین یہان بلحاظ اختصار صرف چند قول انکے معتمدین آیمہ دین کے نقل
کرتا ہون تا مخاطب کی جہالت عوام پر ظاہر اور طمانینت اُنکے خاطر
فاتر کی ہو پہلے امام اعظم انکے ابن تیمیہ اپنے منہاج مین کہتے ہین واما قولہ
اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم فہذا الحدیث ضعیف
ضعفہ ایمۃ الحدیث قال البزار ھذا حدیث لا یصح من
رسول اللہ ولیس ھو فی کتب الحدیث المعتمدۃ یعنے لیکن قولہ
اصحابی کالنجوم الخ پس یہ حدیث ضعیف ہی کل آئیمہ حدیث نے اسکو ضعیف
کیا ہے کہا بزار نے کہ رسول خدا سے نقل اس حدیث کی کسیطرح صحیح
نہین ہے اور یہ حدیث کسی معتمد کتب احادیث مین نہین ہے دوسرے
مولوی عبد العلی بحر العلوم شرح مسلم مین لکھتے ہین واما المعارضۃ
باصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم رواہ ابن عدی
وابن عبد البر وخذوا شطر دینکم من الحمیراء ای ام المومنین
عایشۃ الصدیقہ کما فی المختصر فمندفع بانہما ضعیفان لا
یصلحان للعمل فضلا عن معارضۃ الصحاح اما الحدیث الاول
فلم یعرف قال ابن حزم فی رسالۃ الکبری مکذوب موضوع
باطل وبہ احمد والبزار اما الحدیث الثانی فقال ذہبی من
الاحادیث الواہیۃ التی لا یعرف لہا اسناد وقال السبکی و
الحافظ ابو الحجاج کل حدیث فیہ لفظ الحمیراء لا اصل لہ الا
حدیث واحد فی النساء کذا فی التیسیر انتہی محصل اُسکا یہ ہے
کہ لیکن معارضہ کرنا حدیث نجوم کے ساتھ اور حدیث حمیرا کے ساتھ
پس یہ معارضہ محض لغو ہے اسلیئے کہ دونون حدیثین ضعیف ہین کسیطرح

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

صلاحیت عمل کرنے کی نہین رکھتین چہ جائیکہ احادیث صحاح کے ساتھ
معارضہ کیجائین ابن حزم نے کہا ہی اپنے رسالہ کبری مین کہ حدیث نجوم
مکذوب وموضوع وباطل ہے اور ایسا ہی کہا احمد اور بزار نے اور
حدیث حمیرا کو یعنے لوتم لوگ کچھ اپنے دین کو حمیرا یعنے عایشہ سے پس کہا
ذہبی نے کہ احادیث واہیہ سے ہے اور کہا سبکی اور ابوالحجاج نے کہ جس
حدیث مین لفظ حمیرا ہو محض بے اصل ہی مگر ایک حدیث جو دربارہ نساہی
انتہی تیسیر ملا نظام الدین پدر عبدالعلی صبح صادق شرح منار مین
بمقام رد مذہب قائلین بحجیت اجماع شیخین بحدیث اقتدوا بابی بکر
من بعدی وحدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین
فرماتے ہین واجیب ایضا بانہما معارضان بقولہ اصحابی
کالنجوم الخ وقولہ خذوا شطر دینکم عن الحمیراء فتقاعد
الاحتجاج واجیب بان الحدیث الاول وان روی عن المعتبرات
لم یعرف قال ابن حزم فی رسالتہ الکبری مکذوب موضوع
باطل وبہ قال احمد والبزار وآما الحدیث الثانی فہو ایضا
لم یعرف فکما عن المزی والذہبی وغیرہما وقال ذہبی ہو من
الاحادیث الواہیة التی لا یعرف لہا اسناد وقال السبکی
والحافظ ابوالحجاج کل حدیث فیہ لفظ الحمیراء لا اصل لہ الا
حدیثا واحدا فی النساء ہکذا فی بعض شروح التحریر
انتہی کہ ترجمہ ومحصل اسکا قریب ترجمہ عبارت فرزند ارجمند مذکور ہے
یعنے ابن حزم اور احمد اور بزار نے کہا کہ حدیث نجوم مکذوب موضوع
وباطل ہی اور حدیث حمیرا کو مزی اور ذہبی اور سبکی اور حافظ ابوالحجاج نے

حدیث حمیرا کو یعنے لوتم لوگ کچھ اپنے دین کو حمیرا یعنے عایشہ سے پس کہا
حدیث مین لفظ حمیرا ہو محض بے اصل ہی مگر ایک حدیث جو دربارہ نساہی

کہا کہ حدیث واہی محض بے اصل ہی اور جس حدیث مین لفظ حمیرا ہو سواے
ایک حدیث کے سب موضوع ہی چوتھے مولوی عبدالحی رحمہ معاصر جو آپکے
خاتم العلما والفقہا والمحدثین ہین تحفۃ الاخیار علی نور الانوار مین بعبارت
طولانی فرماتے ہین وقال ابوحیان فی تفسیرہ علی ما نقلہ بعضہم
قول قد رضی رسول اللہ الی قولہ اھتدیتم لم یقل ذلک
رسول اللہ وھو حدیث موضوع لا یصح بوجہ عن رسول اللہ
الخ کہ محصل اُسکا یہ ہی کہ کہا ابوحیان نے اپنی تفسیر مین کہ قول قد رضی
اللہ رسول اللہ تا بہ قولہ اہتدیتم نہین کہا اسکو رسول خدا نے اور یہ
حدیث بالکل بنائی ہوئی ہے کسیطرح صحیح نہین ہی فرمایا رسول خدا کا
اس حدیث کو کہا حافظ ابو محمد علی بن احمد بن حزم نے اپنے رسالہ مین جو
در بارہ بطلان قیاس وغیرہ کے ہی کہ یہ حدیث نجوم خبر جھوٹی باطل ہے
ہرگز صحیح نہین ہی اور ذکر کیا ہے اسناداً اطرف بزار کے صاحب مسند نے
کہ جو تمنے سوال کیا اس حدیث سے جو عوام مین مشہور ہی کہ حضرت نے فرمایا
اصحابی کالنجوم الخ اس کلام کی اسناد رسول خدا کیطرف کسیطرح صحیح
نہین ہے کیونکہ راوی اُسکا عبدالرحیم بن زید عمی ہے ابن عمر سے
مرفوعا اور عبدالرحیم مذکور ضعیف ہی کہ اہل علم اُسکی روایت سے ساکت ہین
اور کلام بھی منکر و زشت و قبیح ہی کسیطرح ثابت نہین ہوتا اور رسول خدا
کبھی مباح نکرینگے اختلاف کو بعد اپنے اصحاب مین اسپر نص کیا ہے
بزار نے اور ابن سفیان نے کہا کہ عبدالرحیم بڑا جھوٹا اور خبیث ہے اور
کوئی چیز نہین ہے اور کہا بخاری نے کہ یہ راوی متروک ہے دوسرا راوی
اسکا حمزہ ہے وہ بھی ساقط و متروک ہے کہا علی قاری نے شرح مشکوۃ مین کہ

ص ۵
تحفۃ الاخیار
موضوعیت حدیث نجوم بقول مولوی عبدالحی
اعتراف علماء اہلسنت بہ
اعتراف علماء اہلسنت بہ

بطلان حدیث نجوم

کہا ابن ربیع نے کہ حدیث نجوم کو اخراج کیا ابن ماجہ نے جیسا کہ کہا سیوطی نے تخریج احادیث شفا مین اور رہنے سنن ابن ماجہ مین نہ پایا اس حدیث کو باوصف بحث وفحص کے اور کہا ابن حجر عسقلانی نے تخریج احادیث رافعی مین بعد گفتگوی بسیار کہ یہ حدیث ضعیف اور واہی ہے بلکہ ذکر کیا ابن حزم سے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور کہا ذہبی نے میزان الاعتدال مین ترجمہ جعفر بن عبدالواحد ہاشمی مین کہا دارقطنی نے کہ وہ جمع احادیث کرتا تھا اور کہا ابی زرعہ نے کہ جعفر روایت کرتا ہے اُن احادیث کو جسکی کوئی اصل نہین ہے اور کہا ابن عدی نے کہ جعفر چراتا ہی حدیثونکو اور قبیح وزشت ومناکیر روایتین ثقاۃ سے نقل کرتا ہی اور اُسکی بلاؤن سے ہے کہ اُسنے وہب سے باسناد ابوہریرہ روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اصحابی کالنجوم الخ اور کہا تمہ زبدعمی مین نعیم بن حماد نے کہ روایت کیا مجھ سے عبدالرحیم نے باسنادہ سعید بن مسیب سے مرفوعا عمر سے کہ فرمایا رسول خدا نے پیغمبر سوال کیا اپنے خدا سے دربارہ اختلاف اصحاب اپنے بعد میرے پس وحی کیا خدا نے کہ اے محمد اصحاب تیرے میرے نزدیک بمنزلہ ستارہ ہین ایک دوسرے سے زیادہ روشن ہے جو لیگا کسی چیز سے کہ جسمین وہ مختلف ہین وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے الحدیث اور یہ حدیث باطل ہے اور کہا شہاب خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض مین کہ دربارہ علم اسی سے دوسری روایت مروی ہے کہ دارقطنی اور ابن عبدالبر نے بطرق متعددہ روایت کیا ہی اور وہ سب طریقے ضعیف ہین یہانتک کہ ابن حزم نے جزم کیا ہے کہ یہ حدیث بنائی ہوئی ہے اور کہا حافظ عراقی نے کہ مصنف کو مناسب تھا

بطلان حدیث نجوم

اس حدیث کو بصیغہ الیقین بیان نکرتا اور یہ جو کہا گیا ہے کہ یہ اعتراض
غیر وارد ہے اسلیئے کہ مصنف نے اس حدیث کو فضائل صحابہ مین وارد
کیا ہے حالانکہ سب قایل ہوے ہین کہ حدیث ضعیف پر جو در بارہ اعمال
ہو عمل کرنا جایز ہے چہ جائیکہ حدیث در بارہ فضیلت رجال ہو اسپر
کیون عمل جایز نہو گا پس یہ کہنا محض لغو ہے اسلیئے کہ حضرتؐ کا فرمانا
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم تمامی عمل کو شامل ہے اور
انکے کل اقوال و افعال پر عمل کرنا اسمین داخل ہے پس اسکا حال اور
دیگر احادیث فضائل اعمال و رجال مساوی نہین ہے کیونکہ اس قول
پر مدار عمل ہی اور عمل تمام ہو جاتا ہے اور[1] کہا کمال الدین محمدؒ نے تیسیر
الوصول شرح منہاج الاصول مین روایت کیا ہے عبداللہ بن رواح
مدایني نے بلفظ مثل اصحابی مثل النجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور
اس روایت مین گفتگو بہت ہے دارمی نے بہی اسی معنی مین روایت
کیا ہے جو ضعیف ہے ابن حزم نے کہا کہ یہ حدیث بنائی ہوئی ہے[2] اور کہا
ابن بزار نے صحیح نہین ہے اور کہا بیہقی[3] نے یہ حدیث مشہور[4] المتن ہے
اسناد مین اسکی ضعیف ہین کوئی سند اسکی قوی نہین ہے اور بعض شروح
شفا مین ہے کہ حدیث نجوم کو اخراج کیا دار قطنی نے اور ابن عبدالبر نے
بطرق خود جابر سے اور[5] کہا کہ سند مین ایسی ضعیف ہین کہ قابل حجت
واستدلال نہین ہو سکتین اسلیئے کہ حارث بن غصین مجہول ہے اور
عبد بن حمید نے عبدالرحیم سے روایت کیا جسکو بزار نے ضعیف کہا ہے
اور منکر ہے کسیطرح صحیح نہین ہے اور روایت کیا اسکو ابن[6] عدی نے
عمر سے بلفظ بایھم اخذتم وہ بہی بکل طرق ضعیف ہے کہ حمزہ راوی

[1] حدیث نجوم کے بیان مین

اُسکا متہم بکذب ہے اور روایت کیا ہے بیہقی نے اور کہا کہ متن مشہور ہے اسناد ین سب ضعیف ہین کہا ابن حزم نے کہ یہ حدیث جھوٹی ہے موضوع و باطل ہے تمام ہوا محصل ترجمہ کلام فاضل معاصر مولوی عبد الحی لکھنوی فرنگی محلی کا پس اب ناظرین باانصاف کی خدمت مین التماس ہے کہ علاوہ اسکے کہ درمیان دو حدیث فضیلت اہلبیت کے جنسے وجوب تمسک بدامان عترۃ طاہرہ اور موجب نجاۃ ہونا اُسکا اور ترک متابعت اُنکا موجب ضلالت و غوایت ہونا ثابت و ظاہر ہوتا ہے اس حدیث نجوم کو جو مکذوب و موضوع و باطل و واہی و بلاہی اور جس سے وجوب تمسک بہی نہین معلوم ہوتا ہے داخل کرنا کیسا بیموقع و بمحل ہے دو حال سے خالی نہین ہے یا مخاطب عامی ایسا جاہل و بے بصیرت ہے کہ ایسی حدیث واہی بتاہی و موضوع و باطل کو جابلانہ حضرت کیطرف نسبت کیا ہے پس ایسے جاہل و بے بصیرت کا کوئی قول و فعل قابل اعتبار نہین ہے ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا یا دیدہ و دانستہ عمداً رسول خدا پر افترا ے کذب و بہتان کیا تو علاوہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے مندرج زمرہ الاکثرت علی الکذابۃ ہوکر مستحق جزاے ومن تعمد علی کذبا فلیتبوء مقعدہ فی النار ہوے سچ ہے یہی نتیجہ ہے عشق شیخین کا ے کہ مشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا قولہ وانی قارک فیکم الثقلین اقول ہر چند یہ حدیث متفق علیہ بین الفریقین ہے جسکی صحت و تواتر و شہرت مین کسی جاہل متعصب یا عالم کو کلام نہین ہے بلکہ متعصبین

ائمۂ اہلسنت بھی قطعیۃ الصدور ہونے پر اُسکے متفق ہین اور از سلف
تا خلف کسی نے اس حدیث مین متناً خواہ سنداً خواہ معنیً جرح و قدح
نہین کیا ہے اور باسانید متنوعہ و تراکیب متعددہ و اسالیب متفرقہ و
عنوانات متوافرہ اس حدیث شریف کو نقل کیا ہی اور سب نے حتما و جزما و
قطعاً و یقیناً بلا شک و ریب و بلا طعن و عیب اسکو کلام رسول علام جانا ہی
یہانتک کہ شاہ صاحب ایسے متعصب و مجادل نے بھی اسکو قبول کیا ہے
جیساکہ تحفۂ اثنا عشریہ مین کہا باید دانست کہ باتفاق شیعہ و سنی این حدیث
ثابت است کہ پیغمبر فرمود انی قارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم
بھما لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر الخ لیکن مقام
حیرت خیز تعجب آمیز یہ ہے کہ جب حضرات اہلسنت کو کوئی چارہ تسلیم
حدیث مذکور سے نہ رہا تو صرف اقرار زبانی کرنے سے کیا فائدہ جو تمسک
کامل ثقلین سے کریگا اور غیر ثقلین سے بیزاری دلسے رکھیگا وہ البتہ
ضلالت سے بچیگا والا فلا از نیجاست کہ مخاطب نے بھی بتقلید شاہ جی
یہی طریق نفاق اختیار کیا اور دکھانے کے لیئے یہان حدیث تمسک
بالثقلین کو لکھا حالانکہ پیرو مرید یا مجتہد و مقلد دونون حضرت
بلکہ تمامی اہلسنت ثقلین سے علیحدہ اور قران و عترت سے جدا نہ اس سے
انکو تعلق ہی نہ اُس سے سروکار کیا اِس دعوی تمسک مین آپکو خوف
حضرت خلافت مآب خلیفہ دوم عمر بن الخطاب کا بھی نہین ہے کہ وہ
بمقابلہ نص رسول بتمسک ثقلین حسبنا کتاب اللہ کہتے تھے اور عترت کی
متابعت کا انکار حیات رسول خدا مین اعلان و اشتہار کر دیا اب
انکے متابعین بخلاف انکے کیونکر یہ دعوی زبانی کرتے ہین کیا تمسک

صـ ۲۷۲
تحفہ اثنا عشریہ

سیکا نام ہے کہ قرآن و اہلبیت دونون کو جلایا اور دونون کی تحریف
کی اور کیسی کیسی بیحرمتی بہ نسبت اُن دونونکے عمل مین لائے ان سب
کے ساتھ بھی دعوی تمسک بہ ثقلین کا باقی رہا ہے چہ دلاور ست
دزدی کہ بکف چراغ دارد ہ چنانچہ لغرض ملاحظہ ارباب انصاف کے
بطور نمونہ مشتے از خروار انھین حضرات کی کتب معتبرہ سے اثبات ہرامر
کا کیا جاتا ہے اما احراق احد الثقلین یعنے کلام مجید پس خلیفہ ثالث
نے اس امر عظیم کو بخوبی انجام دیا اور اپنی امت ناکام کو شاد کام کیا
چنانچہ مشکوۃ شریف مین ہے وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا
وامر بما سواہ من القران فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق
یعنے بھیجا عثمانؓ نے ہر شہر و دیار مین اُس مصحف کو جسے لکھا تھا لوگون نے
اور حکم دیا کہ سوا اُسکے جتنے قرآن ہین صحیفہ مین یا مصحف مین وہ
جلا دیے جائین اور رسالہ نجات المومنین ملا محسن کشمیری مین ہے
منہا انہ وقع منہ امور منکرۃ فی حق الصحابہ فضرب ابن مسعودؓ
حتی کسر ضلعین من اضلاعہ واحرق مصحفہ یعنے بہت سے
امور زشت و قبیح عثمان سے واقع ہوے حق صحابہ مین کہ ابن مسعود کو
اسقدر مارا کہ دو پسلی انکی ٹوٹ گئی اور اُنکے مصحف کو جلا دیا اور مولوی
عبد الرؤف حنفی نے رسالہ ضربۃ الکرار مین کہ بجواب ایک شخص محمدی
کے لکھا ہے اور طعن انکار (یعنے شیعونکا) حضرت ابوبکر و عمر پر عدم حفظ
روایات و قرآن اور فتوے مین غلطی کرنا اور مالک بن نویرہ اور
اُنکی جماعت کو بیعت نکرنے پر قتل کرنا اور حضرت عثمان کا کئی سو قرآنونکو
جلا دیا اور حضرت ابن مسعود کو قرآن دینے کے انکار پر اسقدر مارنا

رموز تحریف
مشکوۃ صفحہ ۱۸۵ چھاپہ دہلی
ضربۃ الکرار صفحہ ۳۳

کہ مرض فتق ہو گیا اور حضرت ابوذر کا مارنا اور شہر بدر کر دینا ان سبکا
ماخذ کتب معتبر سیر و تواریخ مین موجود ہے کوئی شخص ہمارے لوگ مین سے
انکار نہین کر سکتا انتہی اما احراق عترت پس اس مہم فخیم کو
خلیفہ دوم نے انصرام کیا کہ آگ و لکڑی لیجا کر بضعہ رسول کا گھر جلانا
چاہا بلکہ روایات معتبرہ متعددہ سے جلانا بھی ثابت ہی اور بازوے
جناب سیدہ پر تازیانہ لگانا اور در کا شکم مطہر پر گرانا جس سے اسقاط
حضرت محسن کا ہوا کہ زبان کو یارا ان روایات کے نقل کا نہین ہے مگر
چونکہ گفتگو اس زمانہ کے سنیونسے ہے جنھون نے اپنے دین و ایمان
کو شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشریہ پہ منحصر کیا ہے لہذا نقل عبارت
تحفہ کیا جاتا ہے وہذہ عبارتہ واگر مراد از قصد تخویف و تہدید زبانیست
وگفتن اینکہ من خواہم سوخت پس وحشی آنست کہ این تخویف و تہدید
کسانی را بود کہ خانہ زہرا را ملجا و پناہ ہر صاحب خیانت دانستہ حکم حرم
ملہ معظمہ داده در انجا جمع میشدند و فتنہ و فساد منظور میداشتند
و برہم زدن خلافت خلیفہ اول بمنگاشہا و مشورتہا فساد انگیز قصد
میکردند الخ اس سے یہ بخوبی معلوم ہوا کہ خلیفہ دوم نے گھر کو نہ جلایا
مگر دھمکی جلانیکی دی (کہ من خواہم سوخت) اور روایت کتاب الامامہ
والسیاستہ ابن قتیبہ سے اور تاریخ ابو الفدا سے قسم کھانا عمر کا کہ
اگر نہ نکلو گی جلا دینگے اور آگ کا لیجانا گھر جلانے کے لیئے اور بعض کا
کہنا کہ اس مکان مین جناب سیدہ ہین اسپہ عمر کا کہنا ہوا کرین چنانچہ
ازالۃ الخفا مین بھی ہے یہ سب بات مفید خانہ سوزی عمر ہے کہ یقینی
عمر نے جلانیکا قصد کیا اور قسم کھایا اور خلیفہ کی قسم ہے اگر اپنی قسم

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۶۴

تاریخ ابو الفدا مصر

ازالۃ الخفا مقصد دوم دہلی

کو پورا نکرتے تو کفارہ دینا پڑتا اور گناہ عظیم ہوتا پھر اب کسکو شک
ہوگا کہ انھون نے گھر نہ جلایا اگر ہم فرض کرلین کہ گھر نہ جلایا تو اُسکا باعث
بیعت کرلینا اُنلوگون کا ہی نہ حضرت عمر کی رحم دلی یا پاسداری خانوادہ
رسالت کے سبب سے اور منصفین اسی سے سمجھ لینگے کہ یہ گھر جلانا عمر
کا ایسا فحش اور مشہور ہے کہ ابن روزبہان نے بغرض انسداد افشای
راز سربستہ یہ حکم قطعی دیدیا کہ جو کوئی اس روایت احراق خانہ زہرا صلوٰۃ
اللہ وسلامہ علیہا کو لکھیگا وہ رافضی ہوگا پھر کیا کچھ نہ اصل واقعہ کے
اخفامین بندوبست کیا گیا ہی اور کیا کیا حکمت عملیان عمل مین نہ
لائی گئین ہین اور اس سے ہم قطع نظر کرین تو یزید کا خیمہ مطہر اہلبیت
عصمت وطہارت کا جلانا مدلو اثر کو پہونچا ہی اُسکا کون انکار کرسکتا ہے
اور یزید بھی کوئی غیر نہین ہے انھین حضرات اہلسنت کا امام برحق و
خلیفہ مطلق ہی جیساکہ ابن حجر و شیخ الاسلام نے کہا ہے کما سیجی فیما بعد
انشاء اللہ تعالے پس دونون نقلین کتاب خدا و اہلبیت مصطفےٰ کا
جلانا اہلسنت کے خلفاکے ہاتھون بخوبی ثابت و مسلم ہوا فاین التمسک
بعد الاحراق لیکن تحریف قرآن کا دعوی اہلسنت کو جسکی تعریف
مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین یہ لکھتے ہین پس بدانکہ تحریف

ازالۃ الغین صہ ۸۰۹ مقالہ ۶

شامل ہست بعموم خود زیادت و نقصان و تبدیل بعض الفاظ و
آیات را بہ بعض دیگر انتہی پس جسطرح کی تحریف کی قایل ہین پہلے یہ
کہ ایک قرآن مسلم غائب ہوگیا اور بدل گیا اور معاذ اللہ الخضرت
بھول گئے پناہ بخدا یہ اہلسنت خلفا کے عشق مین ایسے حواس باختہ
اور والہ و شیفتہ ہین کہ ایسی ایسی نسبتین رسول کیطرف کرتے ہین

اور کتاب خدا کو مثل صحف ماضیہ انجیل و توریۃ کے درجہ اعتبار سے
ساقط جانتے ہین جیسا کہ شرح بزدوی مین ہے قال الحسن ان
النبی اوتی قرانا فنسیہ فلم یکن شیئا کما حسن بصری نے کہ
پیغمبر خدا کو قرآن دیا گیا آنحضرت نے معاذ اللہ اُسکو بھلا دیا کہ کوئی
چیز اُسمین سے باقی نرہی اب فرمائیے کہ جب قرآن ہی آپکے یہان نرہا
در حضرت سے سہو ہو گیا تو تمسک بکل قرآن ممکن نہوا اور قول خلیفہ
دوم حسبنا کتاب اللہ بھی لغو ہو گیا پس اگر فرمائیے کہ تمسک بالبعض کافی
ہے تو نقل متمسک بلا تقربوا الصلوۃ ترک نماز مین بہت درست ہو جاتی
ہے کہ کل قرآن پر کون عمل کرتا ہے پس ثابت ہوا کہ دعوای کفایت
و تمسک خیال خواب اور پیاسے کا سراب اور نقش بر آب ہی اور مخالفت
امام وامت ماموم کا فائدہ علاوہ اسکے ہی دوسرے یہ کہ تحریف بالنقیص
کے قایل ہین یعنے قرآن بہت کم ہو گیا ہے چنانچہ فتح الباری شرح
صحیح بخاری مین ہے وقد اخرج ابن الضریس من حدیث
ابن عمر انہ کان یکرہ ان یقول الرجل قرات القران کلہ ویقول
منہ قران قد رفع یعنے ابن عمر کو استکراہ تھا اس سے کہ کوئی کہے
میںنے تمام قرآن پڑھا اور کہتا تھا کہ اس قرآن سے تھا وہ جو اٹھ گیا ہے
اور در منثور سیوطی مین بھی بہ تغیر یسیر یہ روایت مرقوم ہے عن
ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت القران کلہ ما
یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قران کثیر ولکن یقول
قد اخذت ما ظہر منہ انتہی یعنے یہ کوئی نہ کہے کہ مینے کل قرآن سیکھا
وہ کیا جانتے ہین کہ کل قرآن کیا ہے اس قرآن سے بہت کچھ غایب ہوا

قرآن سب کہ سیکھا

کتاب تفسیر و قول تابل قران مابین الدفتین

صـ ۲۷۹ کافی اصطلاحات الفنون ایضا

لمہ یہ کہے کہ جسقدر قرآن ظاہر ہوا ہمنے لیا یہ حال تھا تمامی قرآن کی
لمی کا اب مین بعض سورہ قران کی کمی کا نشان دیتا ہون کہ ان حضرات
اہلسنت کی کیا کیا تحریفین ہین علامہ سیوطی اتقان مین کہتے ہین کہ
کہا ابی ابن کعب نے کہ سورہ احزاب مین کتنی آیتین ہونگی راوی نے
کہا کہ بہتر یا تہتر آیتین ہونگی ابی نے کہا کہ سورہ بقرہ کے برابر تھی اور
اسمین ہم آیہ رجم پڑھتے تھے کہ وہ یہ ہے اذا زنیا الشیخ والشیخۃ
فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور امام راغب
اصفہانی نے محاضرات مین عایشہؓ سے روایت کیا ہی کہ سورہ احزاب
کی دوسو آیتین تھین اور اسیطور کی روایت درمنثور سیوطی
مین بہی ہے کہ زمانہ رسالتمآب مین سورہ احزاب کی دوسو آیتین
تھین اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری
نے کہا کہ ایک سورہ تھا برابر سورہ توبہ کے کہ اسکو ہم بھول گیے کہ
اسکی یہ آیت یاد ہے لوکان لابن ادم وادیان من المال لا
تبغی وادیا ثالثا ولا یملاء جوف ابن ادم الا التراب الخ بلکہ
ایک سورہ اور تھا کہ جو احدی المسبحات کے برابر تھا کہ اسکی یہ آیت
یاد ہے یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون فتکتب
شھادۃ فی اعناقکم انتہی اور یہ روایت اتقان سیوطی مین بہی
موجود ہے اور سورہ توبہ کو کہتے ہین کہ سورہ بقرہ کے برابر تھا
جیساکہ اتقان علامہ سیوطی مین ہے عن مالک ان اولھا لما
سقط معہ البسملۃ فقد ثبت انھا کانت تعدل البقرۃ لطولھا
یعنے مالک سے ہے کہ اول سورہ توبہ جب ساقط ہوا تو اسکے ساتھ

سی سورہ نور

سورہ احزاب

یہ آیت و آیت رجم کشاف اصطلاحات الفنون صفحہ ۲۷۹ مین بہی اتقان وغیرہ سے منقول ہے ۱۲

سورہ توبہ

بسم اللہ بھی ساقط ہوگیا تحقیق ثابت ہے کہ سورۂ توبہ مثل سورہ بقرہ
طولانی تھا اور مستدرک و در منثور وغیرہ مین بھی یہ روایت منقول ہے
اسیطرح سورۂ حفد و سورۂ خلع کی اسقاط کے مدعی ہین جیساکہ اتقان
مین ہے بوجہ اختصار استیعاب کل اقوال کا یہان ناممکن ہے کہ طوالت
موجب ملالت ہے والتفصیل فی المجلد الرابع من النزھۃ الاثناعشریۃ
والمجلد الاول من استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام
ولھب النیران ورشق النبال وغیرھا من الکتب الطوال
تیسری زیادتی الفاظ کے ساتھ تحریف کے قایل ہین اور مصداق کبرت
کلمۃ تخرج من افواھھم مین داخل ہین یا تو ایک قرآن ہی غایب
ہوا تھا یا کم ہوا تھا کہ ربع یا ثلث باقی رہا اب تیسرا ہفوہ انکا یہ ہے کہ
زیادتی الفاظ کے بھی قایل ہین جیساکہ صحیح مسلم مین ہے عن علقمہ قال

تحریف قرآن بزیادتی الفاظ

قدمنا الشام فاتانا ابوالدرداء فقال فیکم احد یقرء علی قراءۃ
عبداللہ فقلت نعم انا قال فکیف سمعت عبداللہ یقرء ھذہ
الایۃ واللیل اذا یغشی قال سمعتہ یقرء واللیل اذا یغشی
والذکر والانثی قال انا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ یقرء
ولکن ھولاء یریدون ان اقرء ما خلق فلا اتابعھم یعنے علقمہ
سے نقل ہے کہ ہملوگ شام کیطرف گئے پس آے ہمارے پاس ابودرداء
اور کہا کہ کوئی عبداللہ کی قرارت پر قرآن پڑھ سکتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا
ابودرداء نے کہ واللیل اذا یغشی کو کیونکر سنا تھا کہا مینے کہ وہ پڑھتے تھے
واللیل اذا یغشی والذکر والانثی کہا ابودرداء نے کہ قسم بخدا یونہین
رسول خدا سے مینے سنا اور یہ قوم چاہتی ہے کہ ہم ما خلق الذکر والانثی

مگر یہ کہیے کہ جسقدر قرآن ظاہر ہوا ہمنے لیا یہ حال تھا تمامی قرآن کی
کمی کا اب مین بعض سورہ قران کی کمی کا نشان دیتا ہون کہ ان حضرات
اہلسنت کی کیا کیا تحریفین ہین علامہ سیوطی اتقان مین کہتے ہین کہ
کہا ابی ابن کعب نے کہ سورہ احزاب مین کتنی آیتین ہونگی راوی نے
کہا کہ بہتر یا تہتر آیتین ہونگی ابی نے کہا کہ سورہ بقرہ کے برابر تھی اور
اسمین ہم آیہ رجم پڑھتے تھے کہ وہ یہ ہے اذا زنیا الشیخ والشیخۃ
فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور امام راغب
اصفہانی نے محاضرات مین عائشہؓ سے روایت کیا ہی کہ سورہ احزاب
کی دوسو آیتین تھین اور اسیطور کی روایت درمنثور سیوطی
مین بھی ہے کہ زمانہ رسالتمآبؐ مین سورہ احزاب کی دونسو آیتین
تھین اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری
نے کہا کہ ایک سورہ تھا برابر سورہ توبہ کے کہ اسکو ہم بھول گئے کہ
اسکی یہ آیت یاد ہے لوکان لابن ادم وادیان من المال لا
لتبغی وادیا ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب الخ بلکہ
ایک سورہ اور تھا کہ جو احدی المسبحات کے برابر تھا کہ اسکی یہ آیت
یاد ہے یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون فتکتب
شھادۃ فی اعناقکم انتہی اور یہ روایت اتقان سیوطی مین بھی
موجود ہے اور سورہ توبہ کو کہتے ہین کہ سورہ بقرہ کے برابر تھا
جیساکہ اتقان علامہ سیوطی مین ہے عن مالک ان اولھا لما
سقط معہ البسملۃ فقد ثبت انھا کانت تعدل البقرۃ طولھا
یعنے مالک سے ہے کہ اول سورہ توبہ جب ساقط ہوا تو اسکے ساتھ

سورہ احزاب

سورہ توبہ

یہ آیت و آیت رجم کشاف اصطلاحات الفنون صفحہ ۲۷۹ مین بھی اتقان وغیرہ سے منقول ہے ۱۲

بسم اللہ بھی ساقط ہو گیا تحقیق ثابت ہے کہ سورۂ توبہ مثل سورہ بقرہ
طولانی تھا اور مستدرک و در منثور وغیرہ مین بھی یہ روایت منقول ہے
اسیطرح سورۂ حفد و سورۂ خلع کی اسقاط کے مدعی ہین جیساکہ اتقان
مین ہے بوجہ اختصار استیعاب کل اقوال کا یہان ناممکن ہے کہ طوالت
موجب ملالت ہے والتفصیل فی المجلد الرابع من النزھۃ الاثناعشریۃ
والمجلد الاول من استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام
ولھب النیران ورشق النبال وغیرھا من الکتب الطوال

تحریف قرآن بزیادتی الفاظ

تیسری زیادتی الفاظ کے ساتھ تحریف کے قایل ہین اور مصداق کبرت
کلمۃ تخرج من افواھھم مین داخل ہین یا تو ایک قرآن ہی غایب
ہوا تہا یا کم ہوا تہا کہ ربع یا ثلث باقی رہا اب تیسرا ہفوہ انکا یہ ہے کہ
زیادتی الفاظ کے بھی قایل ہین جیساکہ صحیح مسلم مین ہے عن علقمہ قال
قدمنا الشام فاتانا ابوالدرداء فقال فیکم احد یقرء علی قراءۃ
عبداللہ فقلت نعم انا قال فکیف سمعت عبداللہ یقرء ھذہ
الایۃ واللیل اذا یغشی قال سمعتہ یقرء واللیل اذا یغشی
والذکر والانثی قال انا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ یقرء
ولکن ھولاء یریدون ان اقرء ما خلق فلا اتابعھم یعنے علقمہ
سے نقل ہے کہ ہلوگ شام کیطرف گئے پس آے ہمارے پاس ابودرداء
اور کہا کہ کوئی عبداللہ کی قرات پہ قرآن پڑھ سکتا ہے یعنے کہا کہ ہان کہا
ابودرداء نے کہ واللیل اذا یغشی کو کیونکر سنا تھا کہا یعنے کہ وہ پڑھتے تھے
واللیل اذا یغشی والذکر والانثی کہا ابودرداء نے کہ قسم بخدا یونہین
رسول خدا سے یعنے سنا اور یہ قوم چاہتی ہے کہ ہم ما خلق الذکر والانثی

پڑہین پس ہم کبھی اُنکی متابعت نکرینگے اور یہ حدیث تین طریق سے
صحیح مسلم مین مروی ہی اور صحیح ترمذی مین بھی علقمہ سے مذکور ہے
جسکے بعد ہذا حدیث صحیح حسن بھی لکھا ہے چوتھے تحریف بہ تقلیل الفاظ
کے مدعی ہین کہ درمیان آیات سے الفاظ نکال دیے گئے ہین چنانچہ
اتقان سیوطی مین ہے قال عمر بعبد الرحمن بن عوف الم تجد فیما
انزل علینا ان جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ فانا لا نجدھا
قال سقطت فیما اسقط من القران کہا عمر نے عبد الرحمن بن عوف
سے کہ ہم نہین پاتے ہین قران مین ان جاھدوا کما جاھدتم
اول مرۃ کیا تو بھی نہین پاتا ہے کہا کہ یہ بھی ساقط ہوگیا قرآن سے
اور در منثور سیوطی مین بھی یہ روایت موجود ہے اسیطرح لا
ترغبوا عن ابائکم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن ابائکم کے بارہ
مین بھی مدعی ہین اسیطرح ایہ بلغ ما انزل الیک من ربک
مین مدعی ہین کہ بعد اسکے ان علیا مولی المومنین تھا جیسا کہ
در منثور سیوطی مین ہی اور مفتاح النجاۃ تصنیف میرزا محمد بدخشانی
مین بھی یہ مرقوم ہے اور امثال اسکے سیکڑون آیات اور ہزارون
الفاظ ہین کہ احصا اُنکا اس مقام مین موجب طوالت و ملالت ہے
پانچوین تحریف بہ تبدیل الفاظ پس اسکے نظائر سیکڑون ہین روایت
امام مالک موطا مین عمر بن خطاب سورۂ جمعہ مین فاسعوا کو فامضوا
پڑھتے تھے فی الموطا قال ابن شہاب کان عمر بن الخطاب یقرءھا
اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الخ اور صحیح ترمذی
مین ہے عبد اللہ بن مسعود سے قال اقرءنی رسول اللہ انی افا

الرزاق ذوالقوۃ المتین وہذا حدیث حسن صحیح یعنے ان اللہ ہو
الرزاق کی جگہ پہ انی انا الرزاق بروایت ابن مسعود بیان کرتے
ہین اور اسیطرح بعد تہن کی جگہ پہ فی قبل حد فحص یا لقبل
حد تھن بیان کرتے ہین جیساکہ مسند احمد بن حنبل مین ہے الی
غیر ذلک من الابیات جھوٹے تحریف بہ لحن قرآن کے مدعی ہین
یعنے قرآن مین کئی غلطیان ہگئین ہین اور اسکو خود اپنے خلیفہ
محرق القرآن ثالث بالخیر عثمان بن عفان سے نقل کرتے ہین جیساکہ
تفسیر ثعلبی وکتاب المشکل ابن قتیبہ اور معالم التنزیل اور اتقان سیوطے
اور فقہ ابو اللیث سمرقندی مین بطرق متعددہ ہے ان عثمان قال
فی قولہ تعالیٰ ان ھذان لساحران ان فی القران لحنا فقال
رجل صحیح ذلک الغلط فقال دعوہ فانہ لا یحلل حراما ولا
یحرم حلالا یعنے عثمان نے کہا کہ قولہ تعالی ان ھذان لساحران
مین قرآن کی غلطی ہے پس کہا ایک شخص نے کہ اس غلطی کو صحیح کردو
کہا عثمان نے چھوڑ دو اسے کہ نہ حلال کو حرام کرتا ہے نہ حرام کو حلال
کرتا ہے اور عائشہ سے روایت کیا ہے کہ والمقیمین الصلوۃ
غلط ہے والمقیمون ہونا چاہیئے اسیطرح صابئون اور ان ہذان
لساحران مین غلطی ہے صابئین اور ہذین لساحرین ہونا چاہیئے
اور اسیطرح ہزارون دعوے انکی دربارہ قرآن کے اغلاط اور عثمانؓ
کے ضبط واحتیاط کے موجود ہین بلکہ لطف تو یہ ہے کہ انکے متکلمین بھی اسکا
اعتراف اور غلطی کا اقرار کرکے عثمان کے استحفاظ کے لیئے نئی نئی
بندشین کرتے ہین اور وہ بے اوبیان بجالاتے ہین کہ قلوب مسلمان

تحریف بلحن قرآن

اور خود عثمانؓ مارے غیظ و غضب کے لرزتے ہین چنانچہ فضل ابن روزبہان جسکے فضل و کمال پر شاہ صاحب ورشید وکفش دوز والہ و فریفتہ ہین اور بصد ناز و انداز فخر و مباہات کرتے ہین اعتراض لحن قرآن کے بارہمین لکھتے ہین واما عدم تصحیح لفظ القران لانہ کان یجب علیہ متابعۃ صورۃ الخط وھکذا کان مکتوبا فی المصاحف ولم یکن التغیر لہ جائزا فترکہ لانہ لغۃ بعض العرب انتہی یعنے لیکن نہ صحیح کرنا لفظ قرآنکا پس اسلیئے تھا کہ عثمانؓ پر واجب تھی متابعت صورۃ خط کی چونکہ بعض مصاحف مین یون ہی مکتوب تھا اور بدلنا اُسکا جایز نہ تھا اسوجہ سے اُسکو ویسا ہی چھوڑ دیا کہ وہ لغۃ بعض عرب کے تھے انتہی واعجباہ جس شخص نے بقول علماے اہلسنت سیکڑون قرآن جلا دیئے سیکڑون ہزارون آیتین نکالدالین صحابہ رسول کو اسقدر مارا کہ عارضہ فتق ہوا اُسکے بہ نسبت یہ بدگمانی اور یہ بے ادبی حضرت عثمان کیا ایسے مجبور و عاجز تھے جو اس آیت غلط کے جلانے مین یا اصلاح دینے مین جائز و ناجایز کو دیکھتے اور اُسکی پرواہ کرتے قطع نظر اسکے مجیب نے یہ تو اعتراف کیا کہ تصحیح الفاظ قرآن کی نہین ہوئی اور غرض یہی اسی سے ہے کہ آپلوگ مدعی غلطی الفاظ و عبارات قرآن ہین نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات

ازالۃ العین ص ۸۰۹

ازینجاست کہ مولوی حیدر علی سے متعصب نے اپنے ازالۃ العین مین ان کل تحریفونکو قبول کیا ہے اور جواب یہ دیا ہے وانکار اہلسنت انیست کہ معاذ اللہ کہ اصحاب کرام این امر را بعمل آوردہ باشند الخ جس سے معلوم ہوا کہ وقوع تحریف مسلم لیکن صحابہ کا یہ فعل کرنا براہ

بدنیتی غیر مسلم ہے اور از آنجاکہ قراین حالیہ ومقالیہ جسکو فریقین نے
لکھا ہے بالکل اسکے مخالف ہین کوئی عاقل اسکو تسلیم نہین کرسکتا
کہ خوش نیتی سے یہ افعال وقوع مین آئے ہون پھر کہا باقیماند روایات
قلیل یا بسیار زبانی رواۃ کہ قبل ازان چنان میخواندیم واین سورہ
زائد بود وآن آیت طویل بود اکنون چنان نیست جوابش بہ یکحرف
تمام میشود کہ مفسرین ما وشما گفتہ اند کہ بعضے از ایات ہم معمول الحکم و
معمول التلاوۃ وبعضے معمول التلاوۃ ومنسوخ الحکم ومنسوخ التلاوۃ
ومعمول الحکم چنانچہ آیت رجم الشیخ والشیخہ اذا زنیا الخ این اقسام نزد
فریقین مسلم است پس تحریف وقتی بہ ثبوت میرسید مخالف اعتقاد اہلحق
کہ رواۃ میگفتند کہ بعض ایات چنان بود وجامعین انرا زائد یا ناقص
گردانیدند الخ مختصراً بالجملہ اس تقریر سے وقوع مطلق زیادتی و
نقصان خواہ منسوخ الحکم کی ہو یا منسوخ التلاوۃ کی ہو ثابت ہوئی اور
غرض اسی سے ہے کہ خود اہلسنت بہت سی تحریفونکے قائل ہین جسکی
تفصیل سابقا مذکور ہوئی زیادہ ونقصان کرنیکا حال جس سے ظاہر ہوا
اور فقرہ اخری کی تعمیل یعنے کہ تحریف اسوقت ثابت ہو کہ جامعین نے
زاید کو ناقص کیا ہو یا بالعکس سابقا روایت ابوالدرداء وغیرہ سے
مذکور ہوئی جسکے بعد اب کوئی عذر مولویصاحب کا باقی نرہا بالجملہ
اس سے بھی زیادہ عجیب وغریب یہ روایت ہے جس سے تمامی حالات
اغلاط وتحریفات کلام اللہ کی بخوبی تصدیق ہوجاے اور دعاوی
کاذبہ ان اہلسنت کی توثیق کہ راغب اصفہانی جو اعاظم ائمہ اہلسنت
سے ہے بآن ہمہ دانی اپنے محاضرات مین لکھتے ہین وقیل احرق

عثمانؓ مصحف ابن مسعود وان ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کان یقول لو ملکت کما ملکوا لصنعت بمصحفھم مثل الذی
صنعوا بمصحفی انتہی یعنے جلایا عثمان نے مصحف ابن مسعود رضی اللہ
عنہ کو اور ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ اگر ہمکو بھی اختیار ملے جیساکہ انلوگونکو
اختیار ملا تو ہم بھی انکے مصحف کے ساتھ وہی کرین جو انھون نے ہمارے
مصحف کے ساتھ کیا پس یہ حال ہے انکی تحریف و توقیر و تعظیم کا ساتھ کتاب
اللہ جل مجدہ و من السماء کے جسکی حرمت و احترام و تمسک کو زمانہ
خلیفہ دوم سے اپنے ساتھ مخصوص جانتے ہین اور حسبنا کتاب اللہ کہکر
رسول کے حرمت کو بھی نہین مانتے اور اسکے حافظ ہونے پہ فخر و مباہات
کرتے ہین اور شیعون پر طعن و لعن کرتے ہین کہ یہ لوگ حرمت قرآن کی
نہین کرتے حالانکہ کسی بیچارہ شیعہ نے معاذ اللہ قرآن شریف جلانیکی
جرأت بھی نکی نہ ارادہ کیا کہ ہم اس قرآن کو جلا دیتے نہ ایسی تحریف و
تبدیل و تغیر کے قایل ہوے جیساکہ خود مخاطب نے اسی ضرب منکرین
علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم سے نقل کیا ہے لیکن تحریف و انحراف
ان سنیون کا اہلبیت نبوی علیہم السلام سے پس ہرگاہ خود مدعی ہین
کہ شیعے اُن حضرات کا اتباع کرتے ہین اور اسیوجہ سے مذہب شیعون کا
باطل ہے کہ یہ اپنے ایمہ کی متابعت کرتے ہین اور انکی عصمت کے قایل ہین
اور اسیطرح بمقابلہ حکم محکم رسول خدا تمسک ثقلین خلیفہ دوم نے
اپنا فرقہ اسیوقت علیحدہ کرلیا کہ حسبنا کتاب اللہ یعنے ہم لوگونکو کتاب
خدا کافی ہے ہملوگ کو ضرورت تمسک اہلبیت کی نہین ہے پس یہ انحراف
انکا محتاج اثبات باقامۃ دلیل و برہان نہین ہے اولاً اسلئے کہ خود

ضرب منکر ص ۹۹

تحریف و انحراف سنیان از اہلبیت

مقربین کما ثبت وسیجئ ثمانیا یہ امر خود متواترات سے ہے کہ بمجرد وفات
رسول خدا اہلبیت کیسی جنازہ تک رسول خدا کا چھوڑ دیا گیا اور
سب لوگ بجز اخص وخواص شیعیان امیر مومنان کے اہتمام خلافت
بکری مین مصروف ہوگئے مین اس مقام پر التماس کرتا ہون کہ کیا
خوب تعمیل وصیت رسول و بارہ تمسک کے کی گئی کیا مطابق فرمودہ
رسولؐ تمسک کتاب وعترت اطیاب کو واسطے ہدایت ونجات وفلاح
وسداد کے کافی نہ سمجھا جملہ شرطیہ موضوعہ مکذوبہ لوکان بعدی نبیا
لکان عمر کو جو حضرات اہلسنت نے گڑھا ہے جملہ واقعیہ حقیقیہ بنادیا
بعوض انقطاع وحی ربانی اختراع القاے شیطانی کیا کہ مطابق فرمان
اس نبی جدید کے وہ سب احکام افضل المرسلین وخاتم النبیین منسوخ
ومتروک کردیئے گئے نعوذ باللہ من ہذہ الاعمال والافعال والاہواء
والاقوال بالجملہ حال عدم تمسک اہلسنت کا ساتھ عترت رسول و
اہلبیت علیہم السلام کے جو ابتدای وقت وفات رسول خدا سے انتہاے
شہادت خامس آل عبا جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا کا رہا وہ
مشہور والسنہ جمہور پر مذکور ہے اور بعد اسکے جو آنحضرت کی عترت
طاہرہ پر ان اہلسنت کے ہاتھ سے گزرتا ہے ناظرین رسالہ ضرب
المنکر پر بھی بخوبی ظاہر ہے عیان راچہ بیان سے حاجت مشاطہ نیست
روے دل آرام را پس اولا جب یہ دونون چیزین یعنے کتاب خدا
واہلبیت مصطفے ان سنیون کے یہان متروک ومخذول ہین پھر اس
حدیث کے ذکر کرنیسے مقام خطبہ مین مخاطب کو کیا فائدہ حاصل ہوا
جو سراسر انکے اصول موضوعہ کے خلاف ہے ثمانیا کتاب خدا کو جو خلیفہ

دوم نے بمقابلہ حکم رسول یہ تمسک ثقلین زبانی اختیار بھی کیا اور
حسبنا کتاب اللہ کہکر اپنی کتاب خدا پرستی کو ظاہر کیا وہ حسب فرمان
رسول منان منضم ہے ساتھ اہلبیت کے کہ خود حضرت نے فرمایا ہے
لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنے دونون جدا نہونگے یہانتک
کہ مجھپر حوض کوثر پہ وارد ہون اور جب اہلبیت کو انھون نے ترک کیا
تو کتاب خدا بھی متروک ہوئی والا افتراق ممتنع لازم آتا ہی ثالثا بتقلید
ثانی لاثانی حضرات سنی جیساکہ دعوی زبانی ساتھ تمسک قرآن کے
ظاہر کرتے ہین اور اسکے حفظ و تلاوت مین مثل طوطے بننے کے مصروف
رہتے ہین اور وقت دار و گیر الحق کے درباره معرفت امام زمان بتقلید
کید و حیلہ صفین قرآن کو سپر قرار دیکر امام اپنا بتاتے ہین اسیطرح
اہلبیت عصمت کے ساتھ بھی زبانی تمسک ظاہر کرتے حالانکہ برخلاف
اسکے ظاہر ہے اور علاوہ تناقض قول و فعل جو دلیل نفاق ہی خود قول
مین تناقض و تہافت ہی چنانچہ خود مخالف برخلاف حدیث نبوی اسی
ضرب منکر مین کہتے ہین الغرض اسوقت کتاب و سنت سے زیادہ
کسی کو استحقاق امامت نہین ہے بعد انکے جو عالم کامل انکا ہو اور
پھر دوسرے مقام مین کہتے ہین کیا قرآن اس زمانہ مین نہین ہی یا قول
پاک رسول اللہ موجود نہین ہے کیا رسالت آپکی باقی نہین ہے پھر
کیون دونون امام نہین ہو سکتے ہین انتہی بلکہ اسی خطبہ مین تین چار
سطر بعد کہتے ہین ولما کانت الھدایۃ واحدۃ فھما الامام لا
الامامان یعنے ہرگاہ ہدایت دونون کتاب اور رسالت آپکی ایک
تھی تو دونون ایک امام ہین نہ دو امام انتہی پس مخاطب نے اہلبیت

عصمت وطہارت کو اس قابل بھی تصور نکیا کہ اُنکو زبانی بھی اگرچہ
بمعنے لغوی ہو مستحق امامت جانے حالانکہ عالم کامل بلکہ فقیہہ ومجتہد
وپیش نماز تک کو امام کہتے ہین جنمین عدالت یا طہارت نسب وطیب
ولادت کو بھی شرط نہین جانتے اُسپر بھی دعوی موالات اہلبیت
کرتے ہین پس یہان پر مخاطب کو وہ حدیث ذکر کرنا چاہیئے تہا جو
مفید اُنکے دعوے کے ہوتی یعنے کتاب خدا وسنت رسول امام ہین
نہ اہلبیت نبی جنکو حضرت نے ایک جزء ماتمسک بہ غیر منفک عن القرآن
فرمایا اور جنپر ہدایت ونجاۃ کو منحصر قرار دیا ہی اور ساتھ کتاب خدا
کے اُنکو منضم اور متحد ولازم وملزوم قرار دیا ہے کہ یہ کبھی تا قیامت
جدا نہونگے اور اپنی امت سے سفارش فرمائی کہ ان دونونکی متابعت
کرو تا گمراہ نہو بعد میرے چنانچہ بوجہ اسی حدیث کے بعض حضرات
اہلسنت بھی قایل ہو گئے ہین کہ ہر زمانہ مین اہلبیت رسول سے کوئی
ایسا شخص جو قابل تمسک وہدایت ہو موجود رہنا چاہیئے جیسا کہ
عبدالروف مناوی نے جو مشاہیر آئمہ علماے اہلسنت سے ہے اپنی
فیض القدیر شرح جامع صغیر مین اور جلال الدین سیوطی ذیل شرح
حدیث انی تارک فیکم الثقلین مین فرماتے ہین تنبیہ قال الشریف
ھذا الخبر یفھم منہ وجود من یکون اھلا للتمسک من اھل
البیت العترۃ الطاھرۃ فی کل زمان الی قیام الساعۃ حتی یتوجہ
الحث المذکور الی التمسک بہ کما ان الکتاب کذلک فلذلک
کانوا امانا لاھل الارض فاذا ذھبوا ذھب اھل الارض
انتہی یعنے کہا شریف نے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے موجود رہنا

اوس شخص کا جو قابل تمسک ہوا اہلبیت عترۃ طاہرہ سے ہر زمانہ مین
تا بہ قیام قیامت یعنے کوئی شخص اہلبیت عترت طاہرہ سے ایسا ہر
زمانہ و ہر وقت مین موجود رہنا ضرور ہے کہ اُسکے ساتھ تمسک کر سکین
تب یہ فرمانا رسول کا اور رغبت دلانا اُنکی طرف درست ہو سکتا ہے
جیسا کہ کتاب خدا ہمہ وقت موجود ہے اور تا قیامت رہیگی اور اسیوجہ
سے وہ یعنے اہلبیت نبوی امان ہوئی اہل زمین کے لیئے کہ جب وہ لوگ
نہ رہینگے زمین بہی باقی نہ رہیگی انتہی آخر کلام اشارہ ہی طرف اُس حدیث
کے جسکو احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین روایت کی ہے اور صواعق صواعق قلمی ص ۱۸۸
محرقہ مین بہی ہے النجوم امان لاھل السماء واھل بیتی امان لامتی
وغیرہ من الطرق مگر ہمارے مخالف ایک نہین مانتے اور اہلبیت
نبوی کو تو کسیطرح امامت کے قابل نہین جانتے ہر چند ادنے افراد
ناس پر مثل نور باف ونداف وحجام وکفش دوز تک کے اطلاق امام
کا جایز رکھتے ہین یہانتک کہ بعض دشمنان اہلبیت علیہم السلام نے
جو مقتدا و پیشوای اہلسنت ہین باینہمہ احادیث امامت و تمسک
وغیرہ مداوت اہلبیت نبوی مین ایسے سرگرم ہوے کہ حرمان اہلبیت
کے لیئے روایات کاذبہ و احادیث موضوعہ بنائی جو بالتصریح عدم
تمسک اہلبیت نبوی کو ثابت کرتے ہین اور عقاید و مستمسکات نواصب
و خوارج و سنیہ کو مضبوط و مستحکم کرتے ہین جیساکہ حکیم ترمذی نے
نوادر الاصول مین روایت کیا ہے عن عمران بن حصین قال
صمعت رسول اللہ یقول اللھم لا تجعل الخلافۃ فی ولد علی
انتہی یعنے خداوندا نہ گردان تو خلافت کو اولاد علی مین پس اس اتہام

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کا سر در انام پر کیا جواب ہے کہ اس مفتری نے اپنے پس و پیش کا
یہی خیال نہ کیا کہ معاذ اللہ یہ دعا حضرت کی کسیطرح قبول نہوئی
اور خلاف اسکے خود جناب امیرؑ اور جناب امام حسنؑ باتفاق تمامی
اہلسنت خلیفہ ہوے اور جناب امام حسین بھی باعتراف ملک العلماء
دولت ابادی و رشید الدین خان وغیرہ خلیفہ برحق ہوے اور جناب
صاحب الامر مہدی آخر الزمان باتفاق فریقین بلکہ تمامی مسلمان اولاد
جناب امیر سے خلیفہ ہین یا مطابق عقاید سنیہ ہونگے پس شاید مخاطب
نے بھی اسی حدیث واہی موضوع کو اپنا مستمسک قرار دیا اور اہلبیت
عصمت کی امامت سے بالمرہ انکار کیا اب کیا عجب ہے کہ جو حال حکیم
ترمذی کا ہوا وہی حال انکا بھی ہو فان عذاب اللہ قریب یہ حال
تھا عموم اعتقاد اہلسنت کا ساتھ عام اہلبیت عصمت و طہارت علیہم
السلام کے لیکن تنصیص انکی درباره ائمہ اطہار عترت رسول مختار
علیہم السلام بالتخصیص پس جناب امیر کے بارے مین یہ اعتقاد ہے
انکا کہ یہ کوئی روایت حضرت سے صحیح ہے نہ کوئی علم علوم حقہ شرعیہ سے
آنحضرت کے بدولت پایا گیا کما سیجئ اور جناب امام جعفر صادق علیہ
السلام کو ذہبی نے کتاب مغنی مین مجاہیل و ضعفا سے شمار کیا ہے کہ
ولم یخرج لہ البخاری اور میزان الاعتدال مین کہا ہے لم یحتج بہ
البخاری و قال یحیی بن سعید القطان شیخ البخاری اجد فی
نفسی منہ شیئا وکان مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمہ
الی اجد یعنے بخاری نے آنحضرت سے روایت نہ کی اور یحیی بن سعید
قطان شیخ بخاری کہتا تھا کہ ہم اپنے دلمین آنحضرت سے کچھ خلش پاتے

ہین اور امام مالک آنحضرت سے روایت نکرتے تھے جب تک کسی اور کو
منضم نکرین اور جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کو عقیلی نے ضعفا
سے شمار کیا ہے اور کہا ہے حدیثہ غیر محفظ یعنے حدیث انحضرتکی
غیر محفوظ ہے اور جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے بارہ
مین لکھا ہے قال ابوالحسن الدارقطنی اخبرنی ابن حبان
فی کتابہ فقال علی بن موسی الرضا یروی عن ابیہ عجائب
یھم ویخطی یعنے کہا دارقطنی نے کہ ابن حبان نے اپنی کتاب مین
مجھکو خبر دیا کہ علی بن موسی الرضا روایت کرتے ہین اپنے باپ سے
عجیب عجیب باتین کہ وہم کرتے ہین اور خطا کرتے ہین معاذ اللہ اور
جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے بارے مین رحمۃ اللہ سندی
نے مختصر تنزیہہ الشریعہ مین لکھا ہے لیس لشئی یعنے معاذ اللہ وہ
حضرت کوئی چیز نہین ہین اور تفصیل ان سب امور کی مابعد مذکور
ہوگی پس ان سب سے بخوبی ثابت ہوا کہ سنی لوگونکے نزدیک
اہلبیت عصمت کوئی چیز نہین ہین فضلا عن التمسک بھم اور
حیث یقول مولوی عبد العلی اہلسنت کا اجماع بھی حجت نہین تو دوسرے
اقوال وافعال کا کیا ذکر کیا جاے سبحان اللہ جناب رسالتمآبؐ تو نجات و
ہدایت وعدم ضلالت وغوایت کو تمسک بکتاب واہلبیت مین منحصر
فرمائین اور یہ سنی لوگ اُنکو قابل امامت کیا لایق اخذ روایت بھی
نہ جانین اور سنت رسول جو از قبیل متخیلات ذہنیہ ہی اور گویا انکے
یہان منحصر ہے صحاح ستہ مین کہ جسمین ہزارون روایتین ناصبین
خارجین کاذبین وواضعین سے بھری ہوئی ہین اُسکو مستحق امامت

جائین اور امام زمانہ اپنا بتائین اسپر لطف یہ ہے کہ کسی نے بجز
مخاطب معاتب آجتنک سنت رسول کو امام زمانہ بیان نہین کیا ہی
نہ کوئی اسکا مدعی ہوا ہے خود مجیب سابق نے جسکو مجیب مصیب
مخاطب عجیب کہتے ہین امام زمانہ کو دایر کیا ہی درمیان قرآن یا خلفا
یا رسول کے کما سیجئ فتذکر لعلك تنفع الذکری قوله انظر
کیف تخلفونی فیهما اقول ہملوگون نے نظر وغور بخوبی کیا اور
آنحضرتؐ نے بھی بخوبی جانا کہ یہ فرقہ حقہ شیعہ لعد جناب رسالتمآب
عامل بکتاب وسنت ومتمسک بدامان اہلبیت عصمت ہین کہ قرآن
کو قرآن صامت اور اہلبیت کو قرآن ناطق جانتے ہین اور دونونکو
جزء ایمان بلکہ عین ایمان مانتے ہین اور بعد نظر کے حضرت نے بھی
فرمادیا انت وشیعتك یا علی فی الجنة اور شیعہ علی ہم الفایزون
جیساکہ دیلمی وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن جب آپ لوگون نے
بغور وتانی نظر فرمایا تو بجواب سوال آنحضرت ما فعلتم بالثقلین
بتاے اول ودوم اپنے فرمائیگا اما الاول فحرفناه وبدلناه
واما الظهور ناوا ما الاصغر فعادیناه والبغضناه وظلمناه
پس وہ حضرت فرمائینگے ردوا الی النار ظلماً مظمئین مسودة
وجوهکم کما فی بعض الاحادیث الشریفة النبویة یعنے خلیفہ
اول ودوم کہینگے کہ قرآن کو جلایا ہمنے اور پس پشت ڈالا اسکو اور
ثقل اصغر یعنے اہلبیت اطہر کو پس اُنسے ہمنے عداوت کیا اور بغض
کیا اور ظلم کیا پس فرمائینگے جناب رسالتمآب کہ پھیرو انکو طرف آتش
دوزخ کے درحالیکہ پیاسے ہون اور چہرے انکے سیاہ وتیرہ ہون

جیسا کہ بعض احادیث نبویہ مین وارد ہوا ہے فاتبعوا الھدی واترکوا
الھوی قولہ فبین رسول اللہ اقول یہ بیان بھی کئی وجھون سے
باطل ہے پہلے یہ کہ مخاطب کو کمال جرأت ہے اتہام کرنے مین جناب سرور
انام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسواسطے کہ کہین جناب رسالتمآب نے
ان احادیث ثلثہ مذکورہ مین یہ نہین بیان فرمایا ہے کہ شریعت مثل
دریا ہے نہین ممکن ہے عبور اسکا بغیر اتباع قرآن کے الخ اور حدیث
اول مین اہلبیت طاہرین کو مثل سفینہ نوح فرمایا اور انکے متابعین
ومحبین کو راکب سفینہ نوح بتایا اور انکو نجات یافتہ وہدایت یافتہ کہا
اور انکے مخالفین وتارکین کو گمراہ اور غریق بحر ضلالت وغوایت کہا اور
حدیث دوسری جو دربارہ صحابہ ہے اور محض دروغ وموضوع وباطل
وواہی وبلایا سے ہے کہ مرصرف عام اصحاب کے ساتھ اقتدا کا اختیار
حکم نکلتا ہے جو ہر طرح منظور فیہ ہے اور تیسری حدیث کا مفاد تمسک
ثقلین ہے کہ جس سبب سے لوگ گمراہی سے نجات پاوین فمن تمسک
بھما نجی ومن تخلف عنھما ضل وغرق وھوی والحمد للہ
الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ وسے
یہ کہ مخاطب نے جو تیسرا بتعداد ثلثہ یہان احادیث ثلثہ کہا وہ بھی
محض جھوٹ وباطل ہے کیونکہ حدیث صحیح دو ہی ہین جنسے تمسک
کتاب واہلبیت کا حکم نکلتا ہے باقی صحابہ والی بات محض واہیات
خرافات بلکہ بلیات سے ہے ثلثہ کی خلافت کیطرح یارونکی بنائی جعلی
کارروائی بے بنیاد وباد ہوائی ہے کما مر سابقا فذکر قولہ ان الشریعۃ
کالبحر اقول ہرچند مخاطب نے اپنی جودت طبع سے بنی یہ اتہام کرکے

صحابہ کے استغراق کے لیئے شریعت کو دریا سے تشبیہ دیا اور بمقابل تمثیل
اہلبیت نبوی بسفینہ نوح یہ نیا طوفان برپا کیا مگر بمفاد دہ تجری
الریاح بمالا تشتھیہ السفن ؛ جو ڈوبے کو نکالنے جائے وہ بھی
ڈوبے یہ تشبیہ فی نفسیہ بھی درست نہوئی اولا دریائے مہلک سے
شریعت کو کیا نسبت ثانیا شریعت مین رہنا مقصود ہے اور دریا کے
کنارہ ع اگر خواہی سلامت بر کنار ہست ؛ مگر شاید آپ شریعت سے
کنارہ کرنیکے عازم ہین ثالثا خروج دریا سے طرف خشکی کے ہوگا جو
ضد دریا ہے پس خروج شریعت سے بھی ضرور طرف ضد شریعت
کے ہوگا دھل ہوالا بلیس المصیر پناہ بخدا شاید تشبیہ صحابہ کی تحقیق
سے آپکو بھی مقصود ہو آلیا آنیث ضمیر مع قرب البحر و تخصیصہ
بالعبور فیہ فتور فوجب الذکر الانثی دع الانثی وخذ الذکر
فتذکر قولہ بغیر اتباع القرات اقول اس ظلم تازہ کی کیا ضرورت
تھی جناب رسالتمآب نے تو قرآن و اہلبیت کو منضم و متحد و غیر منفک
قرار دیا ہے اور ایک کو دوسرے کا لازم و ملزوم فرمایا اور انفکاک
و افتراق کو تا ورود حوض کوثر منفی موکد فرمایا جسکی وجہ سے علامہ
مناوی نے بھی وجود کسی شخص کو اہلبیت طاہرین سے جو قابل
تمسک ہو ہر وقت مین واجب جانا آپ دونون مین کیون افتراق
ڈالے دیتے ہین اور ایک سے دوسرے کو کیون جدا کرتے ہین بلکہ آپکے بیان تحج یہ ثابت ہے
کہ قرآن قرآن صامت ہے اور اہلبیت طاہرین قرآن ناطق ہین جیسا کہ ازالۃ الخفا مین
شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز دہلوی لکھتے ہین و حضرت مرتضی
فرمود کہ این قرآن صامت است و من قرآن ناطقم انتہی پھر عبور

صہ ۱۵۳
ازالۃ الخفا مطبوعہ
صدیقی بریلی سنہ ۱۲۸۰

دریاے شریعت کو باوجود قرآن ناطق و باوجود حکم تمسک اہلبیت
و وجود سفینۂ نوح صرف قرآن صامت مین منحصر جاننا صریحا دلیل
ناصبیت و استغراق بحر ضلالت و مخالفت خدا و رسول ہی ہان مخاطب
بہی اگر بیتا بعت خلیفہ ثانی رسول خدا کی نافرمانی ہی کو قبول کرے تو
اختیار ہے کہ جب حضرت نے فرمایا ایتونی بدوات و قرطاس اکتب
لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابدا یعنے دوات اور کاغذ حاضر کرو
کہ ہم ایسا مکتوب لکھدین کہ بعد ہمارے کبہی گمراہ نہو خلیفہ ثانی اور
اُنکے اتباع نے قد غلب علیہ الوجع وان الرجل لیہجر حسبنا
کتاب اللہ فرمایا یعنے یہ مرد ہذیان بکتا ہے اور درد نے اسپر شدت
کی ہے اسکا قول قابل اعتبار نہین ہے کافی ہی ہمکو کتاب خدا جیسا کہ
یہ مضمون متقارب اللفظ والمعنی صحیح مسلم و صحیح بخاری و نہایہ ابن اثیر
و شفای قاضی عیاض و کل کتب احادیث و سیر و تواریخ اہلسنت
مین بتفصیل مذکور ہے پس جسطرح خلیفہ ثانی نے رسول کو ایام زندگانی
مین تحریر ہدایت نامہ سے باز رکھا اور عیاذا باللہ منسوب بہذیان
کیا مخالف نے بہی اُسی قصہ پارینہ و کینہ دیرینہ کو باتباع خلیفہ
مطاع اسمقام مین ظاہر کیا اور اس حدیث سفینہ و حدیث ثقلین
کو شاید عیاذا باللہ ہذیان پر محمول کرکے خلاف فرمان رسول منان
پر عمل کیا و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی
فقد کفر یعنے جو مخالفت گریگا رسول کے بعد ظاہر ہونے ہدایت کی
وہ کافر ہوگا قولہ علی تفسیرہا اقول اولا یہ مضمون بہی احادیث
سابقہ مین ہرگز بیان نہین ہوا ثانیا تفسیرہا کی ضمیر مونث کو جب

مخاطب نے قرآن کیطرف پھیرا جسکی وجہ بجز جہالت قایل معلوم نہین
ہوتی تو بہت مناسب ہوا کہ التی کو صفت تفسیر کی قرار دیا کیونکہ تفسیر
بھی تو اُسی ام الکتاب کی بیٹی ہے ثانا تمثیت کو بھی بصیغہ تانیث لانا
دلیل اُسی جہالت وزن پرستی کی ہے اور مدخولیت تحت آیہ و
یسمون الملائکة تسمیة الانثی کی لہ ظاہرا رعنیت بانوثیت بھی
حضرت آقائے افلح کو صدقہ سے حاصل ہوئی قولہ اصحابہ العظام و
اھلبیتہ الکرام اقول یہ قول بھی بچند وجہ نامقبول ہے اولا یہ کہ اگر
شریعت بقول آپکے مثل دریا ہے تو جناب رسالتمآب نے اپنی اہلبیت
عصمت وطہارت کو سفینہ نوح سے تمثیل دیا ہے اور اس بحر زخار
کے طے کرنیکے لیئے یہی کشتی نجات مقرر کی ہے لیکن مخاطب نے ایسے
بے پاٹ مین اپنے گھاٹ کے لیئے اصحاب کی ڈونگی کہان سے بنائی جسکا
ساحل تک پہنچنا محال ہے اور اغرقوا فادخلوا نارًا اسکا مآل ہے ثانیًا
یہ کہ جناب پیغمبر نے تو مدار شریعت کا اتباع قرآن واہلبیت دونون پر
رکھا ہے کہ جس سبب سے مفاد تشبیہ بھی پورا ہوجاتا ہے کہ عبور دریا
بغیر کشتی وناخدا دونونکے غیر ممکن ہے مگر مخاطب نے جو اس عبور
کو صرف اتباع قرآن مین محصور کیا پس باوصف نقصان تشبیہ
صرف قرآن صامت سے کیسے بیڑا پار لگے گا چنانچہ حکم بتمسک بثقلین
سے بھی ظاہر ہے ہان اگر صرف اہلبیت کو کہا جاوے جو قرآن ناطق
ہین تو ممکن ہے جیسا کہ حدیث مثل اہلبیتی کسفینہ نوح اسکا موئید ہے
کہ صامت محتاج ناطق ہے اور ناطق محتاج صامت نہین ہوتا ثالثًا
یہ کہ مخاطب نے اہلبیت طاہرین کو یہان اصحاب سے موخر کرکے

اپنی ناصبیت اور جلفا و خلفا کی حمایت خوب ظاہر کی مگر بوجہ مخالفت
حکم رسولؐ خدا زمرہ کافرین مین داخل ہوے کیونکہ نہ کہین ان
دونون حدیثون مین ذکر اصحاب کرام کا ہے نہ حکم متابعت انکی تفسیر کا
اور اگر حدیث نجوم کا خیال ہو تو بوجہ موضوعیت و دروغ ہونیکے
لائق استدلال نہونا اسکا معلوم پس یہ بناے فاسد علی الفاسد ہوگی
کما ہو ظاہر علے اہل الفہوم وان خفی علے الغوی المشوم والعجب کہ اپنے
مقدمات ترتیبیہ کے خلاف نتیجہ نکالنا اور برعکس اسکے مقدم کو موخر
موخر کو مقدم کرنا دلیل کمال اضطراب اور گویا مافی الارحام کا انقلاب
ہے اور کیونکر نہو کہ طلاق موجب قلق و فلق اور قلوب منقلبہ کے لیئے
باعث شق ہے خامسًا یہ کہ باآنکہ اہلبیت کی متابعت کا حکم جناب
رسالتمآب نے ویسا ہی دیا تھا جیسا قرآن کی متابعت کا حکم فرمایا تھا
اور ایک دوسرے کو متساوی و متلازم و متحد کہا تھا اور مضمون احراق
کو بین سے اٹھا دیا تھا مگر ہمارے مخاطب نے اپنی طرف سے اصحاب
کو بیچ مین ڈالا اور اسپر تکلف یہ کہ اہلبیت پر مقدم بھی کیا اور کچھ
ادب رسولؐ کا بھی نکیا اس ظلم کا کیا جواب ہے اے حضرت اگر
حکم جناب رسالتمآبؐ کا نہ مانیئے تو اپنے شاہ صاحب فرمان دیکھیئے
کہ وہ فرمان تے ہین کہ ان دونون بزرگ یعنے قرآن و اہلبیت رسول
منان کے خلاف جو مذہب ہوگا اسکا متابع گمراہ و خارجی ہی جس سے
یہ امر صاف ظاہر ہے کہ امر دین مین ہم محکوم فقط بمتابعت قرآن و
اہلبیت علیہم السلام ہین اصحاب وغیرہ کو کوئی مداخلت اسمین نہین ہی
بلکہ اگر ایسا ہوتا تو اجتماع ضدین لازم آتا ہے اور ضدین ہونا کاذب

وغاور وخائن واثم جاننے سے اور عدم بیعت ستہ اشہر سے کما
فی صحیح المسلم ثابت ہی پھر ایسے اصحاب سے تفسیر کیونکر لیجا سکتی ہے
سادسا بتصریح آئمہ دین حضرات اہلسنت ثابت ہے کہ جن صحابہ
کی ہوا خواہی مین یہ ساری کارسازی وشعبدہ بازی کی جاتی ہے
یعنے خلفاے ثلثہ اُنسے احادیث تفسیر بلکہ مطلق احادیث بہت ہی
کم مروی ہے جیساکہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے پھر اُنکا ذکر بکار
ہے سابعا یہ کہ مطلق تفسیر پر آپکے علما کو اعتماد واعتبار نہین ہے
خواہ صحابہ سے ہو خواہ غیر صحابہ سے جیساکہ محمد طاہر گجراتی نے
تذکرۃ الموضوعات مین لکھا ہے قال احمد بن حنبل ثلث
کتب لیس لھا اصول المغازی والملاحم والتفسیر یعنے کہا
امام احمد بن حنبل نے کہ تین کتابونکے لیئے اصول نہین ہین ایک
تواریخ غزوات دوسرے ملاحم تیسرے تفسیر اور فیض القدیر
شرح جامع صغیر مین ہے قال ابن الکمال کتب التفسیر مشحونۃ
بالاحادیث الموضوعۃ یعنے کہا ابن کمال نے کہ کتب تفسیر احادیث
موضوعہ یعنے بنائی ہوئی حدیثون سے بھری ہوئی ہین اور شیخ
محی الدین عربی نے باب ثانی وسبعون فصوص الحکم مین کہا ہے وفیہ
علم یتربہ الانبیاء مما نسب الیھم المفسرون من الطامات
مما لم یجئ فی کتاب اللہ وھم یزعمون انھم قد فسروہ کلام اللہ
فیما اخبر بہ عنھم لسان اللہ العصم فی القول والعمل فلقد
جاؤا فی ذلک بالکبر الکبائر کمسئلۃ ابراھیم خلیل اللہ وما نسبوا
الیہ من الشک وما نظروا فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ

تمہی کتب تفسیر اہلسنت غیر معتمد ومستند واحادیث موضوعہ سے مملو ہین

والہ سلم نحن اولی بالشک من ابراھیم ماشک فی احیاء
الموتی جوھا مختلفہ لخ یدبر بای جھہ یکون احیاء الموتی
وھو مجبول علی طلب العلم فعین اللہ لہ وجھا من تلک
الوجوہ حتی سکن اللہ قلبہ فعلم کیف یحی اللہ الموتی وکذلک
قصۃ یوسف ولوط وموسیٰ وداود ومحمد علی جمیعھم افضل
الصلوٰۃ والسلام وکذلک مانسبوہ فی قصۃ سلیمان الی
الملکین وکل ذلک نقلوہ عن الیھود واستحلوا عرض
الانبیاء والملائکۃ جاذکرتہ الیھود الذین جرحھم اللہ تعا
وملأوا کتبھم فی تفسیر القران العزیز بذلک وما فی
ذلک نص فی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ واللہ یعصمنا من
غلطات الافکار والاقوال والافعال انتہیٰ یعنی کہا ابن عربی
نے باب فصوص مین کہ اس باب مین ہے جاننا تنزیہ انبیا کا
اُن چیزون سے کہ نسبت دیا ہے طرف اُن انبیا کے مفسرین نے
طامات سے یعنے وہ امور قبیحہ کہ بمنزلہ قیامت عظمی وداہیہ کبریٰ
ہین اُنکے لیئے حالانکہ وہ چیزین کتاب خدا مین نازل نہ ہوئین اور
مفسر لوگ گمان کرتے ہین کہ اُنھون نے کتاب خدا کی تفسیر کیا ہے
اُن چیزونکے ساتھ جسکی خبر خدا نے دیا ہے ہم دعا کرتے ہین خدا
سے کہ ہمکو عصمت دے قول وعمل مین البتہ وہ مفسرین اکبر کبائر
کے مرتکب ہوے مثل مسئلہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے کہ نسبت
دیا اُنکی طرف شک کرنیکی حالانکہ اُن مفسرون نے قول رسول خدا
کو خیال نکیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہملوگ زیادہ مستحق ہین شک کرنیکے

لہ یا شیخ
اس کا بزعم
قیامت عظمیٰ
کیونکر ہوا
الرحمن کیلون
الی امت سین
کذب کی نسبت
کرتی ہے کذب
فیما یجوز الخ
اللہ تعالیٰ ۱۲

ساتھہ بہ نسبت حضرت ابراہیم کے اسلیئے کہ حضرت ابراہیم نے مردونکے
زندہ کرنے مین شک نہین کیا تہا وہ جانتے تھے کہ مردونکے
زندہ کرنیکی بہت سی صورتین ہین مگر یہ نہ جانتے تھے کہ کسطرح
زندہ کیئے جاتے ہین چونکہ اُنکی خلقت ہی ایسی ہوئی تہی کہ طلب
علم مین کوشش کرین پس خدانے وہ صورت انکو دکھا دی کہ
جسطرح خدا زندہ کرتا تھا یہانتک کہ اُنکے قلب کی تسکین ہوئی اور
جانا اُنھون نے کہ کیونکر زندہ کرتا ہے خدا مردونکو اسیطرح قصہ
حضرت یوسف ولوط وموسیٰ وداؤد ومحمد مصطفےٰ صلوٰۃ اللہ علیہم
اور اسیطرح حضرت سلیمان کے قصہ مین جو دلون فرشتونکی
طرف نسبت دی ہی ان سب باتون کو مفسرون نے یہود کی کتابون سے
نقل کیا ہی جسمین آبرو ریزی انبیا وملائکہ کی کیا اُن باتونکے ساتھہ
جنکو یہود نے ذکر کیا ہے حالانکہ خود خدانے یہود کے بارمین
جرح وقدح کیا ہے اور یہود کی کتابونکو اُنھون نے تفسیر قرآن
مین بھر دیا ہے حالانکہ اس بارہ مین نہ قرآن نازل ہوا ہے نہ
سنت رسول مین اُسکا نشان ہے خدا ہم سبکو غلطی افکار واقوال
وافعال سے نجات دے انتہیٰ پس یہ حال تو مطابق تفاسیر اہلسنت
کا ہے کہ بقول امام حنبل اُسکا کچھ اعتبار ہی نہین اور بقول ابن
کمال کل تفاسیر مشحون ہین احادیث موضوعہ سے اور بقول شیخ
عربی ماخذ اُنکا اقوال یہود ہے کہ اُسپر نہ نص قرآن مین ہے نہ
سنت رسول مین پس اب آنحضرتؐ کو عبور دریای شریعت
سے کیونکر ہوگا مگر یہ کہ اپنے کو یہود بنالین جیسا کہ یہود بندہ الامتہ

سے شاید اسیطرف اشارہ ہے تامل آور اگر بسبب غلبہ اوہام کی اہلسنت
اپنے متقدمین ایمہ اعلام کے کلام کو قبول نکرین تو خود شاہ عبدالعزیز
صاحب کے کلام سے انشاء اللہ اس مرام کو ثابت کرتا ہون کہ تحفہ
مین فرماتے ہین در باب متعہ و روایت این از عبداللہ بن مسعود
و دیگر صحابہ محض افتراست اگرچہ در تفاسیر غیر معتبرہ اہلسنت نیز
نقل کنند الخ حالانکہ یہ روایات تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر زاہدی
و تفسیر نیشاپوری و تفسیر کبیر امام المتکلمین فخر الدین رازی مین موجود
ہے پس حسب تصریح شاہ جی یہ تفاسیر اہلسنت غیر معتبر ٹھہری
اور جب ایسی تفسیرین غیر معتبر ہوئین تو اب کونسی تفسیر انکے یہان
معتبر ہوگی پس معلوم ہوا کہ اہلسنت کے یہان در اصل کوئی تفسیر
ہی معتبر نہین ہے فصدق ما قال اما فہم الاجل احمد بن حنبل ثانیاً
باقی رہی تفاسیر مقید بقولہ التی ثبتت بالتحقیق من الصحابۃ العظام
یعنے وہ تفسیرین کہ تحقیق صحابہ عظام ثابت ہون تو اب عنان کمیت
تحقیق و تدقیق کو اسطرف متوجہ کرتا ہون پس واضح ہو کہ جو جو
اصحاب مشہور بوقوف فن تفسیر ہین وہ دس ہین جسا کہ علامہ
جلال الدین سیوطی اتقان فی علم القران مین فرماتے ہین النوع
الثمانون فی طبقات المفسرین اشتہر بالتفسیر من الصحابۃ
عشرۃ الخلفاء الاربعۃ و ابن مسعود و ابن عباس و ابی بن کعب
و زید بن ثابت و ابو موسیٰ الاشعری و عبداللہ بن زبیر
انتہیٰ پس چونکہ غالباً کلام مخاطب بہی علی تفسیرہا التی ثبتت بالتحقیق
من الصحابۃ العظام منحصر انہین دس صحابی مین ہوگا لہذا کچھ بیان

صہ ۵۲۳ تحفہ اثنا عشریہ

صہ ۲۹۶ اتقان قلمی

خلفائے اربعہ

آنکا اجمالاً معرض گزارش میں لایا جاتا ہے اما خلفاء اربعہ پس
ذکر آنکا محض تبرکاً سیوطی سے ہوا ہے والا خود سیوطی اسکے مقر ہین
کہ خلفائے ثلثہ سے بہت کم احادیث منقول ہین جیساکہ اتقان مین
ہے بعد عبارت مذکورہ فاما الخلفاء فاکثر من روی عنہ منھم
علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجھہ والروایۃ عن الثلثۃ نزرۃ
بعد اسکے کہا ہے ولا احفظ عن ابی بکر فی التفسیر الا اثارا قلیلۃ
جدا الا نکاد تجاوز العشرۃ یعنے لیکن خلفا مین سب سے زیادہ
روایت دربارہ تفسیر جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے اور بقیہ
ثلثہ سے بہت ہی کم ہے اور ابوبکر سے ہم خیال نہین کرتے مگر بہت ہی
کم کہ شاید دس حدیث سے نہ بڑہیگی اور وجہ اس قلت روایت کی
ابوہریرہ نے خوب بیان کی ہے جیساکہ صحیح بخاری مین ہے عن
ابی ھریرۃ ان اخواننا من المھاجرین یشغلھم
الصفق بالاسواق وان اخواننا من الانصار کان یشغلھم
العمل فی اموالھم وان اباھریرۃ کان یلزم رسول اللہ یشبع
بطنہ ویحضر مالا یحضرون ویحفظ ما لا یحفظون انتہی یعنے
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہمارے برادران مہاجران کاروبار
بازار کے شغل مین رہا کرتے تھے اور انصار اپنے مال مین پھنسے رہتے
تھے اور ابوہریرہ اپنے پیٹ کو بھرتا تھا اور صحبت رسول کو ایک دم
نچھوڑتا تھا جو چیزین مہاجر و انصار کو نمعلوم ہوتی تھین وہ سب
ابوہریرہ کے پاس حاضر و محفوظ رہتی تھی پس مخاطب کے اصحاب کرام
کا یہ حال تھا اور خود خلیفہ ثانی جو مشہور بہمہ دانی تھے آنکے حال کو

کنز العمال مین خوب لکھا ہے عن ابی جریج عن عمرو بن دینار
قال سمعت بجالة التمیمی قال وجد عمر بن الخطاب مصحفا
فی حجر غلام فیه النبی اولیٰ بالمومنین من انفسهم وهو ابوهم
فقال احکها یا غلام فقال واللّٰه لا احکها وهی فی مصحف
ابی بن کعب فانطلقوا الی ابی فقال ابی شغلنی القرآن و
شغلك الصفق بالاسواق اذ تعرض رداءك علی عنقك
بیا بہ ابن العجماء انتہیٰ یعنے ایک لڑکے کو دیکھا عمر بن خطاب نے کہ اُسکی
گود مین قرآن ہے اور اُسمین یہ آیہ ہے النبی اولی بالمومنین من
انفسهم وهو ابوهم یعنے لفظ وہو ابوہم قرآن متداول سے زیادہ
ہے عمر نے کہا اس لفظ کو حک کر دے یعنے چھیل ڈال لڑکے نے جواب
دیا واللہ ہم نہ چھیلینگے کہ یہ آیہ تو یونہین ابی بن کعب کے مصحف مین ہے
پس عمر ابی کے پاس آئے ابی نے جواب دیا کہ ہمکو شغل قرات قرآن
تھا اور تجھکو سیر بازار نے تعلم قرآن سے باز رکھا کہ چادر کاندھے
پر رکھکر دروازہ ابن عجما جایا کرتا تھا انتہی اور فاضل رشید نے
شوکت عمریہ مین لکھا ہے ازانجملہ است مخالفت وتشدد ابی بن کعب
بر حضرت عمر وقتیکہ ایشان انکار بر قرات او کہ بشخصے تعلیم آن کردہ
بود نمودہ بودند در حدیث طویلے کہ خاتمہ اش انیست یقول ای
الی فی الثالثة وهو غضبان لغم واللّٰه لقد انزلها اللّٰه علیٰ
جبرئیل وانزلها جبرئیل علی محمد فلم یبت امرنیها الخطاب و
لا ابنه فخرج عمر وهو رافع یدیه وهو یقول اللّٰه اکبر اخرجه
الحاکم ازانجملہ است مخالفت وتشدد ابی مذکور بایشان در قرات

صہ ۲۶ ورق شوکت عمریہ قلمی

کریمہ والذین اتبعوھم باحسان کہ قرات حضرت عمر بدون
واو بود و قرات ابی و دیگران بواو بود چنانچہ در منہاج السنہ
در تفسیر کریمہ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار
الخ میفرماید و روی ان عمر سمع رجلا یقرءھا فقال من
اقرءک ھذا فقال اقرءنیہ ابی بن کعب فدعاہ فسالہ
فقال اقرانیہ رسول اللہ وانک تبیع القرظ بالبقیع الخ
واللہ ایسا ہی نازل کیا خدا نے جبرئیل پر اور جبرئیل نے محمد پر
اسمین نہ حکومت خطاب چلتی ہے نہ اسکے بیٹے عمر کی انتہی باپ
تک اکھاڑ لایا کہ قرآن مین نہ تمہارے باپ کی دال گلتی ہے نہ
تمہاری بہر کیف جب معلوم ہوا کہ خلفا سے بہت کم احادیث
درباره تفسیر منقول ہے اور جو کچھ ہے وہ جناب امیر سے منقول
ہے پس اب جناب امیر کی روایات کو اہلسنت کے یہان دیکھنا
چاہیئے کہ وہ کسقدر منقول ہین اور انکا وزن انکے یہان کتنا
ہے جس سے اور خلفا کی روایات کا حال بہی معلوم ہوگا کہ جب
اکثر کا یہ حال ہی تو اقل جنکو خود سیوطی نے نزدتہ جدا کہا ہے انکا حال
کیا ہوگا پس ابن تیمیہ اپنے منہاج السنتہ مین جسکو جواب منہاج
الکرامتہ جناب علامہ حلی اعلی اللہ فی الخلد مقامہ تصور کرتا ہی کہتا
درباره انتساب تفسیر بجناب امیر ھذا ابن عباس نقل عنہ
من التفسیر ما شاء اللہ بالاسانید الثابتۃ لیس فی
شی منہا ذکر علی وابن عباس یروی عن غیر واحد من
الصحابۃ پھر کہا ہے در روایتہ ای روایۃ ابن عباس عن

عن علی قلیلة جدا ولم یخرج اصحاب الصحیح شیئا من حدیثه عن
علی پھر کہا ہے ومایعرف بایدی المسلمین تفسیر ثابت عن
علی انتہیٰ یعنے یہ ابن عباس ہین کہ کسقدر احادیث دربارۂ تفسیر
آنسے باحادیث صحیحہ ثابتہ منقول ہوئی ہین جسمین کوئی ذکر علی نہین
ہے اور ابن عباس بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہین اور روایت
ابن عباس کی جناب امیر سے بہت ہی کم ہے کہ مصنفان صحیح نے کوئی
حدیث ابن عباس کی جناب امیر سے نقل نہ کیا بلکہ کوئی حدیث درباره
تفسیر حضرت امیر سے مسلمانونکے نزدیک صحیح ہی نہین الخ بلکہ یہ حضرات
مدعی ہین کہ جو کچھ جناب امیر سے منقول ہے وہ موضوع وباطل ہی جیساکہ
میزان الاعتدال مین ہے حفیتی عن الشعبی ماکذب علی احد من
هذه الامة ماکذب علی علی رض وقال ابن ایوب کان ابن
سیرین یری ان عامة مایروی عن علی باطل انتہیٰ یعنے
شعبی نے کہا اس امت مین جسقدر دروغ جناب امیر پر ہوا کسی
کیطرف نہوا اور ابن ایوب کہتا ہے کہ ابن سیرین کے نزدیک
جو حدیث جناب امیر سے روایت ہوئی وہ باطل ہے اور خود صحیح بخاری
مین ہے وکان ابن سیرین یری ان عامة مایروی عن
علی الکذب انتہیٰ یعنے ابن سیرین کے نزدیک عام روایت جناب
امیر سے جھوٹ وکذب ہے اور خود شاہ ولی اللہ رسالہ قرة
العین فرماتے ہین درہیچ فنے از فنون شرعی اعتماد کلی برآثار مرتضی
بظہور نیامدہ انتہیٰ پس بقول شاعر ع قیاس کن زگلستانِ من
بہار مرا جب جناب امیر کی روایات کو جو بہ نسبت مرویات

ف
جسقدر جناب امیر پر
دروغ باندھا گیا

خلفاے ثلثہ کے بتصریح سیوطی اکثر متہی قلیل کہا بلکہ عام حدیث کو
الخضرت علیہ السلام کے کذب و باطل قرار دیا تو اور خلفا کا کیا
ذکر کہ خود بتصریح سیوطی قلیل واقل ہے پس بعد تحقیق بحکم مخاطب
یہ ثابت ہوا کہ خلفاے اربعہ سے کوئی حدیث دربارہ تفسیر منقول
نہین ہے اور اگر ہے تو موضوع و باطل ہے انکے نزدیک اور قلیل
وشاذ ونادر ہے والنادر کالمعدوم اور بعد تحقیق روایات
خلفاے اربعہ معلوم ہوا کہ تفسیر اہلسنت جسپر مخاطب نے اتباع
قرآن کا مدار رکھا ہے اور عبور دریاے شریعت کو اُسی تفسیر پر
محول کیا ہے منحصر ہے چھ شخصونمین صحابہ سے بقول سیوطی اب
تحقیقات ثانی انکے احوال کی کیجاتی ہے کہ وہ کیسے ہین آیا بذریعہ
اُنکے مخاطب کا بیڑا پار لگیگا یا منجھدار مین ڈوبیگا ابن مسعود
جنکو سیوطی نے بعد خلفا درجۂ اول قرار دیا ہے پس اُنکا حال یہ تھا
کہ بتصریح حضرات سینہ آیات منسوخہ وتفاسیر وادعیہ قنوت کو
شامل قرآن کیئے ہوے تھے اسی سبب سے جو حالت انکی بنائی گئی
وہ معلوم ہے کہ اسقدر غلامان حضرت عثمان نے مارا کہ اُنکو مرض
فتق ہوگیا حالانکہ یہ حضرات اُنکو بھی الصحابۃ کلھم عدول سے
شمار کرتے ہین اور بعد مار پیٹ کے شہر بدر بھی اُنکو عثمانؓ نے کر دیا
تفصیل اس قصہ پر غصہ کی نجاۃ المومنین ملا محسن کشمیری مین مذکور
ہے کہ جنکو فاضل رشید عظماے علماے اہلسنت سے بیان کرتے
ہین اور شاہ صاحب بھی اُسکو کچھ گھما پھرا کے لکھتے ہین جیسا کہ تحفہ
مسروقہ مین ہے عبداللہ بن مسعود و ابی بن کعب کہ بعض قرات شاذہ

فصل
ابن مسعود صحابی
نہ رہا

صہ ۶۳۲
تحفہ اثنا عشریہ

درمصحفہاے خود نوشتہ بودند حالانکہ بعضی عبارات ادعیہ وقنوت
بودند وبعضی عبارات تفسیر کہ جناب پیغمبر در وقت تلاوت قرآن بیان
معنی آن میفرمودند واز موقوف کردن مصاحف خود اباور زیدند
ودر بقاء مصاحف ایشان فتنہ عظیم در دین پیدا میشد کہ در نفس قرآن
اختلاف واقع بود ورفتہ رفتہ منجر بقبائح بسیار میشد درگرفتن مصاحف
غلامان عثمان البتہ باین مسعود خشونت مینمودند وضرب وصدمہ ہم
باو رسید انتہی اسی سے حضرت ابن مسعود کی تفسیر دانی کا حال ان
امتیان عثمانی کے نزدیک معلوم ہوا کہ نفس قرآن مین اور تفسیر وادعیہ
قنوت وقراءات شاذہ وغیرہ تک مین فرق ان صحابی جلیل القدر کو
معلوم نتھا پھر انسے تفسیر جو منقول ہوگی اُسکا کیا حال ہوگا انکی نزدیک
اور اسپر طرہ یہ ہے کہ یہ فرقہ جاہلہ ابن مسعود کیطرف ایسے امور کی نسبت
دیتے ہین کہ نفس ایمان اُنکا انکے نزدیک متزلزل ہوتا ہے چنانچہ اتقان
علامہ سیوطی مین ہے ومن المشکل علی ھذا الاصل الخ بوجہ غایت
اشتہار اس مشکل کے ترجمہ پہ اختصار کیا جاتا ہے کہ اصل تواتر قرآن
پر ایک مسئلہ سخت مشکل یہ ہے جسکو وارد کیا ہے امام فخرالدین رازی نے
کہ کہا اُسنے نقل کیا گیا ہے کہ ابن مسعود سورہ فاتحہ ومعوذتین کے قرآن
ہونیکے منکر تھے اور یہ امر بہت مشکل ہے اسلیئے کہ اگر ہم کہین کہ قرآن کو
زمانہ صحابہ مین تواتر حاصل نتھا یعنے اُسی زمانہ مین قرآن متواتر نتھا تو
پھر ابن مسعود نے جو اس نقل متواتر کا انکار کیا پس کفر انکا لازم آتا ہے
اور اگر کہین کہ اُس زمانہ مین تواتر نہین ہوا تھا تو لازم آتا ہے کہ قرآن
متواتر الاصل نہ ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ یہ مذہب جو ابن مسعود سے

نزہ در بدہ کنز و ایمان ابن مسعود بوجہ اشکال در تواتر قرآن

نقل کیا گیا نقل باطل ہے تب البتہ اس عقدۂ لاحل سے نجات ممکن ہی
والا فلا انتہی اور مین کہتا ہون کہ خود امام رازی اس انکار سے کافر
ہو گئے اسلئے کہ منکر خبر واحد کافر ہے جیسا کہ ملک العلما دولت آبادی
نے ہدایۃ السعدا مین لکھا ہے ومن انکر الخبر الواحد والقیاس
وقال انہ لیس بحجۃ فانہ یصیر کافرا ولو قال ھذا الخبر غیر
صحیح وھذا القیاس غیر ثابت لا یصیر کافرا ولکن یصیر فاسقا
انتہی یعنی جو انکار کرے خبر واحد کا اور قیاس کا اور کہے کہ یہ حجت نہین ہے
وہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہے کہ یہ خبر غیر صحیح ہے یا یہ قیاس غیر ثابت ہے
تو وہ کافر نہین ہوتا لیکن فاسق ہوتا ہے پس فخر الدین رازی خود
یا کافر ہوے یا فاسق یا یہ عقدہ لاینحل انکی گردن مین رہ گیا بہر کیف
حضرت ابن مسعود انکے نزدیک ایسے تھے کہ انکو درمیان تفسیر وادعیہ
قنوت وآیت قرآن مجید مین فرق نہ معلوم تھا بلکہ اصل ایمان ہی انکا
انکے نزدیک غیر ثابت وغیر مسلم ہے الا یہ کہ خود اپنے کفر وفسق کو تسلیم
کرین اور اُس سے زیادہ لطف یہ ہے کہ یہی ابن مسعود منکر وبد اعتقاد
خلافت عثمانؓ سے بھی تھے جیسا کہ انسان العیون علی بن برہان حلبی
مین ہے وکان الولید شاعرا ظریفا حلیما شجاعا کریما یشرب
الخمر کل لیلۃ من اول اللیل الی الفجر فلما اذن المؤذن بصلوۃ
الفجر خرج الی المسجد وصلی باھل الکوفۃ الصبح اربع رکعات
وصار یقول فی الرکوع والسجود اشرب واسقنی ثم قاء فی المحراب
ثم سلم وقال ھل ازیدکم فقال لہ ابن مسعود لا زادک اللہ
خیرا ولا من بعثک الینا یعنی ولید شاعر ظریف حلیم وشجاع و

۱۶۶/۳۶۸ صحیح الجلد والرابعۃ من الھدایۃ السابعۃ

انکار ابن مسعود از حقیقت خلافت عثمان

کریم تھا جو جانب عثمان سے عامل کوفہ ہوا شراب پیتا تھا اول شب سے
فجر تک جب اذان دیا موذن نے صبح کی تو ولید مسجد گیا اور اہل کوفہ
کو نماز پڑھایا چار رکعت اور رکوع و سجود مین کہتا تھا شراب پیو
اور پلاؤ مجھکو بعد اسکے محراب مسجد مین قے کر دیا شراب کی اور بعد
تمامی نماز کے کہا اگر کہو تو اور زیادہ کرین نماز کو ابن مسعود نے کہا نہ
خدا تجھ مین خیر و برکت زیادہ کرے نہ اُس شخص مین کہ جسنے تجھے ہملوگ پر
حاکم کر کے بھیجا ہے پس نہین معلوم ایسے شخص سے جو تفسیر و ادعیہ قنوت
و آیات قرآن مین تفرقہ نکر سکے اور ایمان اُسکا متزلزل اور بوجہ
اُنکار خلافت عثمانی بلکہ بدعا کرنیکی مذبذب الاسلام ہوا نکی نزدیک
اُسکی روایات دربارہ تفسیر کیونکر مقبول ہونگی اور بذریعہ اُسکے انکا
بیڑا کیونکر پار لگے گا اما ابن عباس کہ جو اعاظم مفسرین و اکابر محدثین
سے اہلسنت کے نزدیک ہین اور بلقب ترجمان القران ملقب ہین انکا
یہ حال ہے کہ بخطاب فاجر مخاطب ہوے اور خود خلیفہ بحق خلیفہ اول
کے نواسے حواری رسول کے فرزند عشرہ مبشرہ کے ایک فرد کے دلبند
نے یہ خلعت فاخرہ عطا کیا جیسا کہ شرح مشکوۃ ملا علی قاری مین ہے
عن عروۃ بن الزبیر ان عبد اللہ بن زبیر قام بمکۃ فقال
ان اناسا اعمی اللہ قلوبھم کما اعمی ابصارھم یفتون بالمتعۃ
یعرض برجل فناداہ فقال انک لخلف جاف فلعمری لقد کانت
المتعۃ تفعل فی عھد امام المتقین یرید رسول اللہ فقال
لہ ابن الزبیر فجربت بنفسک واللہ لئن فعلتھا لارجمنک
باحجارک الحدیث ورواہ النسائی ایضا ولا تردد فی ان

ابن عباس ترجمان القرآن

ابن عباس هو الرجل المعرض به وكان قد كف بصره فلذا قال
ابن الزبير كما اعمى ابصارهم وهذا انما كان في خلافة ابن
الزبير وذلك بعد وفات علي فقد ثبت انه مستمر القول
على جوازها انتهى خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جس زمانہ مین عبداللہ بن
زبیر مقیم مکہ تھے اپنے ایام خلافت مین ایک روز کہا کہ بعض آدمی ایسے
ہین کہ جنکے دل کو خدا نے انکے آنکھ کیطرح اندھا کیا ہی وہ لوگ فتوی
دیتے ہین متعہ کرنیکا اور اس قول مین اپنے وہ کسیکی طرف تعریض و
چشمک کر رہا تھا پس اُس شخص نے جواب دیا تو خلف جافی ہے قسم
اپنے عمر کی کہ متعہ جاری تھا اور ہملوگ کرتے تھے زمانہ امام المتقین مین
یعنے عہد کرامت مہد جناب رسالتمآب مین متعہ جاری تھا تب زبیر نے
کہا کہ تو نے فجور کیا اپنے نفس کے ساتھ واللہ اگر اب تو نے کیا تو ہم تجھکو
سنگسار کرینگے اور نسائی نے بھی یہی روایت کیا ہی اور کوئی شبہہ
نہین ہے کہ ابن زبیر نے جسکی طرف تعریض کیا تھا وہ ابن عباس تھے کہ
جنکی آنکھین ضائع ہوگئی تھین اسی سے ابن زبیر نے کہا جیسا آنکھین
اندھی ہوئین اور یہ واقعہ اُس زمانہ کا ہی جسمین ابن زبیر خلیفہ تھے یعنے
بعد وفات جناب امیر علیہ السلام کے تو اس سے معلوم ہوا کہ ابن عباس
جواز متعہ پر مستمر القول تھے اور اس رائے سے وہ نہ پھرے انتہی پس
بقول ابن زبیر ابن عباس فاجر ہوے اور کتاب شفاے قاضی عیاض
مین ہے وفی تفسیر النقاش عن احمد بن حنبل انا اقول
بحدیث ابن عباس لعنه راه حتی انقطع نفسه یعنے احمد بن
حنبل سے ہی کہ کہتا ہون مین بحدیث ابن عباس کہ پیغمبر خدا نے اپنے

و
جواز متعہ بقول
ابن عباس

صہ ۶۱
شفاے قاضی عیاض
مطبوعہ مطبع نولکشو

رب کو اپنی آنکھون سے دیکھا تھا یہانتک کہ آواز اُنکی منقطع ہوئی
اور خود مجتہدۃ الزمان علامۃ الدوران مادر مہربان بی بی عایشہؓ
اس روایت کی تکذیب کرتی ہین اور مفتری قرار دیتی ہین جیسا کہ
ترمذی نے اپنے صحیح مین روایت کیا ہے عن الشعبی قال لقی ابن
عباس کعبا بعرفۃ فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس
انا بنو ھاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ وکلامہ بین
محمد وموسی مرتین ورواہ محمد مرتین فقال مسروق
فدخلت علی عایشہؓ فقلت ھل رای محمد ربہ فقالت لقد
تکلمت بشئ قف لہ شعری قلت رویدہ ثم قراءت لقد
رای من اٰیات ربہ الکبری فقالت این یذھب بک انما ھو
جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ
اولیعلم الخمس التی قال اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث
فقد اعظم القریۃ ولکن رای جبرئیل ولم یرہ فی صورتہ
الامرتین عند سدرۃ المنتہی ومرۃ فی جیاد لہ ستمائۃ
جناح قد سد الافق انتہی خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے ملاقات
کی کعب سے مقام عرفہ مین کعب نے کہا کہ خدا نے اپنے دیدار اور کلام
کو درمیان حضرت محمدؐ وموسےٰ کے تقسیم کیا دو مرتبہ موسےٰ سے کلام
کیا اور دو مرتبہ رسول خداؐ نے خدا کو دیکھا مسروق کہتا ہے کہ مین
عایشہؓ کی خدمت مین گیا اور پوچھا کہ کیا رسول خداؐ نے پروردگار
کو دیکھا تھا عایشہؓ نے کہا تو نے وہ بات پوچھی کہ جس سے میرے رونگٹے
کھڑے ہوگئے راوی نے بعد اُسکے اس آیت کی تلاوت کی لقد رای

من ایات ربہ الکبریٰ پس کہا عائشہؓ نے کہ کہان تیرا خیال ہے
وہ جبرئیل ہین جنکو رسول خدا نے دیکھا جسنے تجھے خبر دی کہ پیغمبر خدا
نے خدا کو دیکھا اسنے افترا ے عظیم کیا ہی رسول خدا نے دو مرتبہ
جبرئیل کو بصورت اصلی دیکھا تھا ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ پر دوسری
مرتبہ جہاد مین کہ اُنکے چھ سو بازو تھے اور صحیح مسلم و صحیح بخاری مین
بھی اسی مضمون کی حدیثین موجود ہین اور شفای قاضی عیاض
مین بھی کچھ تفاوت و تغیر کے ساتھ یہ روایت موجود ہے پس بتصریح
ام المومنین حمیرا ابن عباس اور کعب مرتکب افترا ے عظیم ہوے پس
جب ایک روایت مین انکا یہ حال ہوا تو اور روایات انکی کب معتمد ہو سکتی
ہین جیسا کہ نووی نے تقریب مین کہا ہے قال السمعانی من کذب
فی خبر واحد وجب اسقاط ما تقدم حدیثہ یعنے کہا سمعانی
نے جو جھوٹ کہے ایک حدیث مین واجب ہے اسقاط کرنا کل احادیث
کا اُسکے اور سیوطی نے تدریب مین کہا ہے کہ جو جھوٹ کہے ایک حدیث
مین رد کیجائیگی پہلی کی حدیثین اُسکی اور تاریخ خمیس و مواہب ابن حجر
عسقلانی مین بھی روایت رویت پروردگار جو ابن عباس سے
منقول ہوئی موجود ہے اور اُسکے ساتھ تکذیب ام المومنین بھی
موجود ہے پس روایات و احادیث و تفاسیر جو ابن عباس سے کتب
مخالفین مین منقول ہین بتصریح اُنکے کسی طور سے قابل اعتماد و لایق
استشہاد نہین رہین اور جب ابن عباس کا کہ جو ترجمان قرآن
و اعاظم مفسران صحابہ سے ہین سنیون کے نزدیک یہ حال ہوا تو اور
کون پوچھتا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ دو صحابی جو مشاہیر اہل تفسیر سے

شفا

فی ابی بن کعب

ہین بعد خلفا کے کسیطرح لایق اعتماد نہین ہین بلکہ ایک کو کافر
دوسرے کو فاجر کا خطاب دیا گیا وکفی ذلک لمن القی السمع وھو
شہید **اما ابی بن کعب** پس اگرچہ حضرات سنی انکے
فضائل ومناقب کا زبانی اقرار کرتے ہین اور الصحابۃ کلھم عدول
ہین شمار کرتے ہین لیکن خود ہی اُن فضائح وقبائح کی انکی طرف
نسبت کرتے ہین کہ جو شعر انکے جہل وکذب وافترا پر ہے چنانچہ عبارت
تحفہ شاہ صاحب سابقا حال ابن مسعودؓ مین گذری کہ عبد اللہ بن
مسعود ابی بن کعب بعضی قرااات شاذہ در مصحفہاے خود نوشتہ بودند
حالانکہ بعضی عبارات ادعیہ وقنوت بودند وبعضے عبارات تفسیر الخ
اور حال ابن عباس مین بقول ام المومنین افترای عظیم کرنا ابی بن کعب
کا رسول خداؐ پر مذکور ہوا فتذکر اور فصول الاحکام مین ہے روی
عن ابن مسعود وابی بن کعب انھما لیستا من القران یعنے ابن
مسعود وابی بن کعب سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ معوذتین
قرآن سے نہین ہے اور منکر ایات قرآن کا حکم سابقا مذکور ہوا اور
اُس سے واضح تر یہ ہے کہ جو شفا قاضی عیاض مین ہے قال
ابو عثمان بن الحداد جمیع من ینتحل التوحید متفقون علی
ان الجحد محرف من التنزیل کفر اور نیز اُسی شفا مین ہے وقال
محمد بن سحنون فیمن قال المعوذتان لیستا من کتاب اللہ یضرب
عنقہ الا ان یتوب اور نسیم الریاض شرح شفا عیاض مین ہے، وقال
ابن مسعود فیما رواہ عبد الرزاق عنہ من کفر بایۃ من القران
فقد کفر کلہ لانہ تکذیب لقایلھا عز وجل وقال اصبغ بن الفرج

بالجیم المصری من کذّب بالتشدید ببعض القرآن فقد کذّب
کلہ ومن کذّب کلہ فقد کفر بہ ومن کفر بہ فقد کفر باللہ
سبحانہ یعنے کہا ابو عثمان بن حداد نے کہ کل مسلمان کہ قایل بتوحید
ہین وہ سب متفق ہین کہ انکار ایک حرف کا بھی قرآن سے کفر ہی اور
کہا محمد بن سحنون نے کہ جو شخص کہے کہ معوذتین قرآن کا جز نہین ہے
اُسکا قتل واجب ہے مگر یہ کہ توبہ کرے اور کہا ابن مسعود نے جیسا کہ
عبدالرزاق نے روایت کیا ہے کہ جو انکار کرے ایک آیہ کا بھی قرآن سے
اُسنے کفر کیا تمام قرآن کے ساتھ کیونکہ یہ تکذیب کرنا ہے قایل عزوجل
کی اور کہا اصبغ بن فرج مصری نے کہ جو تکذیب کرے بعض قرآن کی
اُسنے تکذیب کیا کل قرآن کی اور جسنے تکذیب تمام قرآن کیا اُسنے کفر کیا
ساتھ قرآن کے اور وہ کافر ہوا پس اس سے بھی بخوبی کفر ابی بن کعب کا
انکے نزدیک ثابت وظاہر ہوا اور رہا نے فضائل ابی بن کعب سے یہ ہی
کہ معلم خلیفہ ثانی تھے اور ثانی اُنکے روبروز انوے ادب تکیے رہتے
تھے اور بجز آمنا وصدقنا کے کچھ کہہ نہ سکتے تھے اور ذرا مخالفت کیا کہ
ابی نے خلیفہ کے ساتھ پشت کی خبر لی جیسا کہ شوکت عمریہ سے سابقاً
مذکور ہوا اما زید بن ثابت پس اگرچہ یہ حضرات سینہ اقرار
اُنکے فضائل کا زبانی کرتے ہین لیکن اُنکو بھی مضلین ومغوین و
جابرین سے جانتے ہین چنانچہ ابو الحسن مازنی کہ الصحابۃ کلھم
عدول اور یا یھم اقتدیتم اھتدیتم سے تھے اور حاضرین عقبہ
وبدر سے جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ مین لکھا ہی وہ زید بن ثابت
کاتب قرآن بحکم عثمانؓ کو مضلین ومغوین سے جانتے تھے جیسا کہ

زید بن ثابت

استیعاب ابن عبد البر مکی مین ہے ترجمہ ابو الحسن مازنی بین لہ صحبة
یقال انہ ممن شهد العقبة وبدرا وابو الحسن المازنی ھو
القایل لزید بن ثابت حسین قال یوم الدار یا معشر الانصار
کونوا انصارا للہ مرتین فقال ابو الحسن واللہ لا نطیعک فتکون
کما قال اللہ تعالی اطعنا سادتنا وکبرآئنا فاضلونا سبیلا
انتہی یعنی ابو الحسن مازنی جو حاضرین عقبہ وبدر سے تھے اُنھون نے
کہا تھا زید بن ثابت کو بروز دار جس روز خلیفہ ثالث قتل ہوے
جب زید نے کہا کہ اے معاشر انصار انصار خدا ہو تو مازنی نے کہا
واللہ ہم کبھی تیری اطاعت نکرینگے کہ ہم بھی ہو جائین مثل اُنکے جنکے
بارہ مین کہا خدا نے کہ ہمنے اطاعت کیا اپنے سادات وبزرگان کی
پس اُنھون نے ہمکو گمراہ کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ زید بن ثابت
ابو الحسن مازنی کے نزدیک مضلین ومغوین سے تھے اور کفار مین
داخل تھے کہ اُس آیہ کو جو شان مین کفار کے ہے زید کے حق مین تلاوت
کیا اور اس سے لطیف تر یہ ہے کہ بزبانی خلیفہ ثانی جو سینو نکے نزدیک
معصوم ہین جیسا کہ عبد العلی بحر العلوم نے شرح مثنوی مولوی روم
مین نص کیا ہے وہ بھی جور وظلم زید بن ثابت کے قایل تھے جیسا کہ
محاضرات امام راغب اصفہانی اور کنز العمال ملا علی متقی مین ہے وکان
زید بن ثابت یقضی لعمر بالمدینة وتقدم الیه عمر وابی فی جد
فتنازعاه فخرج الیهما فقال السلام علیک یا امیر المومنین
ههنا ثم توجهت الیمین علی عمر فقال زید لابی اعف امیر المومنین عن
الیمین فقال له عمر ما زلت جائرا منذ الیوم السلام علیک یا امیر المومنین

وھھنا ھھنا واعف امیرالمومنین انمی یعنی زید بن ثابت از جانب عمر
قضایا فیصل کرتے تھے مدینہ مین ایک روز اُسکے پاس عمر ابی آئے واسطے
رفع ایک نزاع کے کہ درمیان دونون کے تھا پس زید باہر آئے اور کہا
السلام علیک یا امیرالمومنین میان آئی یہان آئی اور صدر
فراش خالی کر دیا بعد اُسکے بقاعدہ قضا قسم و حلف متوجہ ہوئی
عمر کیطرف پس زید نے ابی سے کہا کہ امیرالمومنین کو قسم سے معاف
کردو عمر نے اُسپر کہا کہ تو ہمیشہ جور کرتا رہا آجتک اور بروایت
کنزالعمال کہا عمر نے کہ آج سے اب کبھی زید کیطرف قضایا نہ لیجانا
چاہیئے پس اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ مطابق ارشاد خلیفہ ثانی
لاثانی زید بن ثابت حاکم و قاضی جائر تھے اور قاضی جائر کے لیئے
خود ہی روایت کرتے ہین جیساکہ حافظ عبدالنعیم منذری نے اپنی
کتاب ترغیب و ترہیب مین لکھا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ ثلاثۃ یبغضھم اللہ البیاع الحلاف والفقیر
المختال والشیخ الزانی والامام الجائر یعنے کہا ابوہریرہ نے کہ
فرمایا رسولخدا نے خدا چار شخص کو دشمن رکھتا ہے ایک وہ جو کوئی
بیچی تو اُسپر قسم کھاے دوسرے فقیر حیلہ ور تیسرے شیخ زانی چوتھے
امام جائر جو حکم مین جور و ستم کرے اور اس سے زیادہ اعجب و اغرب
یہ ہے کہ کنزالعمال ملا علی متقی مین ہے عن زید بن ثابت عمر بن
الخطاب استاذن علیہ یوما فاذن لہ وراسہ فی ید جاریۃ
ترجلہ فنزع راسہ فقال عمر دعھا ترجلک قال یا امیرالمومنین
لو ارسلت الی جئتک فقال عمر لیس ھو بوحی حتی تزید فیہ

او تنقص انما هو شئ نتراء ه رایتی و وافقتنی تبعته والا لم
یکن علیك شئ فابی زید فخرج مغضبا انتہی یعنے ایک روز عمر
مکان پر زید کے آئے اور بعد اذن کے داخل مکان ہوے اُسوقت
زید کا سر ایک لونڈی کے ہاتھ مین تھا کہ شانہ کر رہی تھی زید نے اپنا سر
اُسکے ہاتھ سے بغرض تعظیم کھینچ لیا عمر نے کہا چھوڑ دو کہ وہ شانہ کرے
زید نے کہا اے امیر المومنین آپنے کیون زحمت فرمائی مجھکو طلب کیا
ہوتا مین خود حاضر ہوتا عمر نے کہا کہ یہ کچھ وحی نہین ہے کہ جسمین اپنے
دل سے کچھ گھٹاؤ بڑہاؤ کرو ہم ایک مشورہ چاہتے ہین اگر اُس راے
مین شریک ہو تو بہتر والا کچھ حرج نہین ہے زید نے اُس راہی سے
انکار کیا عمر وہان سے غضبناک اُٹھ کھڑے ہوے انتہی پس اس سے
بخوبی معلوم ہوا کہ زید بن ثابت کا زیادہ کرنا اور کم کرنا وحی آسمانی
وایات فرقانی مین خلیفہ ثانی پر ثابت تھا کہ مقام مشورہ مین اُسپر
تعریض کیا اور خلیفہ ثانی یہ وہی ہین جنکو معصوم اور اعدل الاصحاب
عمر بن الخطاب کا یہ حضرات خطاب دیتے ہین پس کافی ہے شہادت
اُنکی فضائل زید بن ثابت کے لیئے اور وثاقت روایت کے لیئے اما
ابو موسیٰ اشعری پس اگرچہ حضرات اہلسنت انکو اعاظم اصحاب و
اکابر مفسرین سے قرار دیتے ہین حتی کہ انھین کے پوتے پر دوتے ابو الحسن
اشعری کے مذہب کو انحضرات نے اختیار کیا اور اُسکو سنت سنیہ
قرار دیا اور بوجہ کمال اُنس و الفت خطاب محمدی یا عمری کو ترک کر کے
فرقہ اشعریہ اپنے کو کہتے ہین جس سے بہت سی بدعتین برپا ہوئین
یہانتک کہ اسیکی بدولت خلافت معاویہ و یزید قائم ہوئی پس گویا کہ

ابو موسیٰ اشعری

وہ حضرت اس فرقہ کے بابا آدم اور ماما حوا قرار پاے لیکن باوجود
ان حقوق کے اُنکے بارہ مین بہی حضرات اہلسنت جو اُنکے سدت پر
قائم ہین کیا کیا معائب وفضایح وقبائح تحریر کرتے بلکہ نفاق وکفر
اُنکا ثابت کرتے ہین چنانچہ ابن عبد البر مکی اپنی کتاب استیعاب مین
لکھتے ہین فلما دفع اھل الکوفۃ سعید بن العاص جلوا بابی موسی
وکتبوا الی عثمان لیسالونہ یولیہ فاقرہ عثمان علی اھل الکوفۃ
الی ان مات وعزلہ علی عنہا فلم یزل واجدا علی علی حتی جاء
منہ ما قال حذیفۃ فقد روی فیہ لحذیفۃ کلام کرھت
ذکرہ واللہ یغفر لہ ثم کان من امرہ یوم الحکمین ما کان
انتہی یعنے بعد سعید بن عاص حسب استدعاے اہل کوفہ عثمان نے
ابوموسیٰ کو حاکم کوفہ مقرر کیا اور حضرت علی نے اُسکو معزول کیا پس
وہ ہمیشہ حضرت علی پر غضبناک رہا یہانتک کہ ظاہر ہوا اُس سے وہ
امر جسکو روایت کیا تھا حذیفہ صاحب سر رسول خدا واقف اسماء
منافقین نے اور ہم مکروہ جانتے ہین اُس کلام کے نقل کو یہان خدا
مغفرت کرے بعد اُسکے یروز حکمین جو اُس سے سرزد ہوا مشہور
عالم ہے انتہی مخفی نرہے کہ یہ حذیفہ وہ ہین جنکو مخصوص کیا تھا
رسول خدا نے بہ تعلیم اسماء منافقین حتیٰ کہ عمر بھی انسے اپنے منافق
ہونیکو دریافت کیا کرتے تھے کما سیجئی لیکن وہ کلام کہ جسکو عبد البر مکی
نے بغرض پردہ پوشی مخفی رکھا اور اظہار سے اُسکے کراہت کیا کہ وجہ
اُسکی بجز مشارکت تاصبیت امر دیگر نہین ہے کیونکہ جو قبائح کہ پوشیدہ
رکھی گئے اُسکو اعظم سمجھا اور منحرف ہونا حضرت امیر سے اور غضبناک

ہونا آنحضرت پر جو بتصریح لا یغصہ الا کافر کے موجب کفر اُسکا
تھا اُسکو بکشادہ پیشانی بقولہ لم یزل واجدا علی علیؑ ذکر کیا اور
اسکو اُس جرم مخفی کے مقابل مین کم سمجھا دلیل ناصبیت مادح وممدوح
ہے بہرکیف گو ابن عبد البر مذکور اور صحابہ کے حالات مین بلا کراہت
راز سربستہ کو فاش کر دیتا ہے مگر یہان بوجہ حق و قرابت خاص اُسکا
اخفا کیا پس وہ راز مخفی یہ ہے کہ جب لوگون نے حذیفہ سے اوصاف
ثمیدہ ابو موسیٰ بیان کیا تو حذیفہ نے بجواب اُسکے یہ کہا اما انتم
فتقولون ذلک واما انا فاشھد انہ عدو اللہ ولرسولہ
وحرب لھما فی الحیوۃ الدنیا ویوم الاشھاد یوم لا ینفع
الظالمین معذرتھم ولھم اللعنۃ ولھم سوء الدار کما
نقلہ العلامۃ فی الاستقصاء یعنے تملوگ یہ کہتے ہو اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ وہ دشمن خدا و دشمن رسول ہے دنیا و آخرت مین
جسدن نفع نہ دیگی ظالمونکو معذرت اُنکی اور اُنکے واسطے لعنت
خدا ہے اور بدترین مقام دوزخ مین لیکن مکمل لعداد عشرہ
مبشرہ مفسرہ عبد اللہ بن زبیر پس حضرات اہلسنت
کو انکے فضائل ومناقب مین نہایت غلو ہے چنانچہ خود مخاطب صفحہ
۲۸ مین اسی ضرب منکر کے فرقۂ حقہ شیعہ کو بوجہ عداوت زبیر و
اولاد اُسکے ناصبی کہتے ہین اور اُنکو خلفاے راشدین مین شمار کرتے
ہین کہ بعد از پیغمبری اس سے کوئی مرتبہ بالا نہین ہے مگر کچھ فضائل
اُنکے سے بقدر نمونہ از خروار دیکے از ہزار یہ ہے کہ بمصداق
سالیکہ نکوست از بہارش پیداست ایام طفلی مین بلقب شیطانی

عبد اللہ بن زبیر

بارشاد خلیفہ ثانی سرفراز ہوے جیساکہ محاضرات امام راغب اصفہانی
مین ہے مرعمرؓ بصبیان وفیھم عبد اللہ بن الزبیر فعدا الصبیان
ووقف عبد اللہ بن الزبیر فقال لہ عمر لہ لم تذھب مع
الصبیان فقال یا امیر المومنین لم اجن علیک فاخافک
ولم یکن بالطریق ضیق فاوسع علیک فقال ای شیطان
یکون ھذا انتہی یعنے عمرؓ کا ایک روز گزر ہوا ایک راہ سے کہ
وہان لڑکے کھیل رہے تھے خلیفہ دوم کی صورت دیکھکر سب لڑکے
بھاگ گیے مگر عبد اللہ بن زبیرؓ جو انھین لڑکون مین کھیل رہے
تھے وہین کھڑے رہے عمرؓ نے پوچھا کہ تم کیون نہ بھاگے لڑکونکے
ساتھ تب عبد اللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ نہ ہینے تمہارا کوئی قصور
کیا تھا جو ڈرتا اور بھاگتا اور نہ راہ آپکی تنگ تھی کہ مین اُسکو
کشادہ و فراخ کردیتا انتہی سچ کہا سب شیطان تو حضرت خلیفہ ثانی
کے سایہ سے بھاگتے تھے مگر یہ ایسے نڈر جو عمرؓ کو دیکھکے بھی
نہ بھاگے اور جواب و سوال کرنیکو آمادہ و مستعد ہوگیے یہ اول
واقعہ روبروی خلیفہ ثانی ہے دوسرا واقعہ روضۃ الاحباب
مین ہے عایشہؓ درہودجی کہ بر شتر عسکر نام کہ یعلی بن امیہ پیشکش
کردہ بود بستہ بودند پیش پیش لشکر میرفت تا رسیدند قریب بطلوع
صبح بر سر چشمہ ابی کہ آنرا حواب میگفتند چون شتر عایشہؓ درگزار
آمدسگان آنموضع جمع گشتہ مانند حباب بر سر آن آب بجوش و
خروش آمدند و نباح آغاز کردند عایشہؓ شنید کہ شخصے از دیگرے می پرسید
یا آنکہ خود پرسید کہ چہ آبیست مسئول گفت این آب حواب است عایشہؓ

گفت باز گردانید مرا پرسیدند این برگشتن را سبب چیست و مانع از
از راہ رفتن کیست جواب سائل چنین گفت من شنیدم از رسول میفرمود
گویا می بینم زنے از زنان خود را کہ سگان حواب بر و بانگ کنند اے
حمیرا ترسان باش از خدا از انکہ آن زن تو باشی مانع من از رفتن
این حدیث مسموع و تہدید و وعید یکہ از مضمون آن معلوم میشود
باعث بر داعیہ رجوع است پس دران منزل فرود آمدند و چون
آفتاب برآمد عبد اللہ بن زبیر بنجاد مرد از سگان آن موضع نزد عایشہ رض
آورد تا گواہی دادند کہ این آب حواب نیست و لشکر از آب حواب
در اول شب گذشت و گویند کہ این گواہی اول شہادت در دعی بود
کہ در اسلام بوقوع پیوست و آتش اضطراب عایشہ در مراجعت
ازان طریق بگواہی آن فریق فرو نشست و ہمچنان در صدد رجوع بود
و اضطراب می نمود تا عبد اللہ بن زبیر از آخریات لشکر آواز انداخت
کہ علی بن ابیطالب با لشکر کثیر از عقب رسید خوف بر عایشہ رض استیلا یافت
و از طریق بر تافتہ دلیلے را طلبید تا ازو استفساری نماید طلحہ گفت
دلیل از شرمندگی خطاے و غلطی کہ در تسمیہ این آب کردہ بود فرار نمود و

این اول شہادت در دعی بود در اسلام

انتہی اور روضۃ المناظر و مفتاح النجا مرزا محمد بدخشانی و غیرہ کتب
معتبرہ احادیث و سیر و تواریخ بین یہ قصہ بعینہ موجود ہے پس جو
شخص ام المومنین کے سامنے جھوٹی گواہی دے اور مخترع اول اس
سنت سیئہ کا اہلسنت مین ہو وہ کب قابل اسکے ہے کہ اس سے روایت
حدیث یا تفسیر کیجاوے اور جو شخص بہ شہادت خلیفہ ثانی رض ایمان ہو
اس سے کب ہدایت ہو سکیگی بجز ضلالت و گمراہی کے مقام انصاف ہے

کہ ایسے شخص کی روایت کب صحیح ہو سکتی ہے جو شیطان اور موجد سنت
گواہی دروغ ہو اور محرک قوی ام المنین کا واسطہ جنگ کرینکے
نفس رسول سے ہو جو مصداق لحمک لحمی ودمک دمی وحریک
حرب ہے اور خلیفہ رسول پر باغی وخارجی ہو اور ناکث بیعت وناقض
عہد ہو اور یہ حالات جو یہان مذکور ہوے ایک شمہ بلکہ ایک قطرہ
ہے انکے بحر ذخار فضایح وآثار سے مثل اسکے کہ ایذا دینا ابن عباس
کو اور انکو شہر بدر کرنا طرف طائف کے اور اشعار کہنا ابن عباس کا
اسکے بارے مین اور اسیطرح جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو
ایذا دینا ابن زبیر کا اور آگ سلگانا واسطے جلانے اُس برگزیدہ یزدان کے
اور جناب امام حسینؑ کی شہادت پر خوش ہونا اور مکہ معظمہ سے کربلا کو قصد
جانے پر مسرور ہونا اور ترک سلام وکلام کرنا ام المومنین عایشہ کا جو
خالہ اور مربیہ بحکم مادر حقیقی تھین جو کتب سیر وتواریخ واحادیث مین
بتصریح مذکور ہے اگر جانب کو مثال محبت وخیال عظمت محرک ہو
تو تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی اور اسد الغابۃ اور الاتحاف
الوری وتاریخ الخلفا ومفتاح النجا واستیعاب وتمہید وغیرہ کو ملاحظہ
کرے تاکہ تسکین خاطر علیل ہو پس یہ حالات تھے مفسرین مذہب
اہلسنت کے جو اعاظم اصحاب رسالتمآبؐ اور کلہم عدول سے ہین
اور تفسیر قرآنی جسپر مدار شریعت وعبور دریاے نجاۃ محمول ہے اور
بتصریح سیوطی اکثر احکام وتفاسیر انسے منقول وماخوذ ہین باقی جو
النادر کالمعدوم ہین اور انکو سیوطی نے اتقان مین ناقلان اخبار
فتن ونار وغیرہ سے شمار کیا ہے نہ حاملان آثار احکام واعمال سے

قرار دیا ہے وھذہ عبارتہ وقد ورد عن جماعۃ من الصحابۃ
غیر ھولاء الیسیر من التفسیر کانس وابی ھریرہ وابن عمر
وجابر وابی موسی الاشعری وورد عن عبداللہ بن عمرو
والعاص اشیاء تتعلق بالقصص واخبار الفتن والاخرۃ
وما اشبھھا بانیکون مما یحملہ عن اھل الکتاب الخ یعنے بتحقیق
وارد ہوئی ہے تھوڑی تفسیر بعض صحابہ سے سوائے اُنلوگونکے جو
مذکور ہوے مثل انسؓ بن مالک وابوہریرہؓ وابن عمر وجابر وابی موسیٰ
اشعری کے اور عبداللہ بن عمرو عاص سے کچھ خبرین جو متعلق بقصص
واخبار فتن وآخرت وامثال اسکے ہین جو اہل کتاب سے ماخوذ ہین
پس اب مخفی نرہے کہ یہ اشخاص مفسرین مذکورین آخرین مفسرین ہیں بالیقین
سے بمدارج رتبہ عالیہ ہین کم اور فضائل وقبائح مین بڑھے ہوے
ہین جیساکہ کتب معتبرہ اہلسنت سے بخوبی ظاہر ہے کہ بخوف طول یہان
تفصیل انکا فضول سمجھا گیا اما بالاجمال پس انس وہ بزرگ ہین
کہ جو بسبب حداوت وکتمان شہادت کے جناب امیر نے اُسکے واسطے
بددعا کیا تھا کہ وہ مبروص ہوگیا اور تارک صلوۃ وصوم تہا اور یہ
وہی بزرگ ہین کہ جنکے بارہ مین سبط ابن جوزی نے لکھا ہے کہ کیا
حقوق رسول خداؐ کے انس پر ایسے نہ تھے کہ ابن زیاد کو منع کرتا چوب
لگانے سے دندان مبارک پر جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا کی جیساکہ
زید بن ارقم نے منع کیا اور اس فعل قبیح پر انکار کیا کما ہو مذکور نے
عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری اور کافی ہی انکے اور ابوہریرہ کے
فقہا کے بلکہ قول امام اعظم ابوحنیفہ کوفی کا جیساکہ ابن تیمیہ ثانی

صہ ۱۸ — ۱۹
منتہی الکلام مسلک اول

امام اعظم سنی امام المتکلمین مخاطب حیدر علی کفش دوز فیض آبادی منتہی الکلام مین لکھتے ہین منجملہ اقوال ابو حنیفہ کے وکذلك كنت ادع رائی لرای عثمان وعلی وسایر الصحابة ما عدا ابوھریرة وانس بن مالك وسمرة بن جندب یعنے کہا ابو حنیفہ نے کہ ہم کل صحابہ کی راے پر عمل کرینگے اور تقلید کرینگے مگر تین آدمی انس بن مالک اور ابوہریرۃ اور سمرۃ بن جندب کی تقلید نکرینگے اور اسیطرح اسکا عمامہ حریر پہننا طبقات ابن سعد وغیرہ مین موجود ہے لیکن ابوہریرہ پس علت ترک امام اعظم مین وہ بہی مثل انس کے مبتلا ہین کما مر اور کذب وافترا پردازی اسکی ایسی تہی کہ چار سو درہم لیکر چار سو حدیث وضعی بنایا اور خلیفۂ ثانی نے آخر اسکو رسول خدا سے روایت کرنیکو منع کیا اور کہا کہ اگر باز نہ آئیگا تو کوہ دوس کیطرف شہر بدر کرینگے اور عد واللہ وعبد رسول اسکو کہتے ہین اور خود ام المومنین اسکو جھوٹھا وکاذب کہتی تہین جیسا کہ تاریخ خمیس ومجمع البحار ودقایق زمخشری وکنز العمال وغیرہ مین موجود ہے اور ازالۃ الخفا مین بہی کچھ اشارۃً وکنایۃً مذکور ہے

ابوہریرہ

صہ ۱۹۷
ازالۃ الخفا

اور اسیطرح شطرنج بازی ابوہریرہ کی حیوۃ الحیوان اور نہایہ ابن اثیر جزری مین مسطور ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیہا لیکن خلیفہ زادہ خلاصہ خلافت مآب عبد اللہ بن عمر بن خطاب پس گو علامہ سیوطی نے انکو باوصف قلت روایت ساقط الاعتبار راوی قصص واخبار کہا ہے مگر تمامی اوصاف کا انکے ایک شمہ یہ ہی کہ جناب امیر کی بیعت نہ کیا باوصف بیعت تمامی مہاجر وانصار کے

اور نہ کبھی آنحضرت کو خلفاے راشد یا غیر راشد مین شمار کیا بلکہ بحیلہ
پدری فکر قتل حضرت کیا اور باوصف اجماع و اتفاق مہاجر و انصار
حضرت سے مستدعی خلع خلافت ہوے کہ جناب امیر نے بجواب آسکے
قم عینی یا احمق کہا بخلاف آسکے معاویہؓ کی بیعت بکشادہ پیشانی اختیار
کیا باوصفیکہ شاہ صاحب بھی اُسکو باغی مکار شمار کرتے ہین اور بیعت
یزید بکمال مسرت و شادمانی کیا اور لکھ بھیجا بلکہ لوگونکو بھی اُسکی بیعت
پر ورغلانا اور جن لوگون نے مدینہ مین خلع یزید چاہا اُنپر تلوار
نکالنے کا ارادہ کیا جیساکہ صحیح بخاری و صحاح ستہ مین موجود ہے
اور فاضل رشید و کفش دوز بصارۃ و ازالہ مین مصرح ہے اور
کیونکر ایسا نہوتا کہ الولد سرٌ لابیہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند امتثال
وصیت پدری کیونکر نہ کرتے کہ موسس اساس اس خلافت باطل
کے وہی حضرت تھے کما لایخفی لیکن عبداللہ بن عمرو عاص پس نطفہ
کسکا تھا ؎ اصل بداز خطا خطا نکند عمرو عاص کے حالات اظہر من
الشمس ہین ازاینجاست کہ سیوطی نے اُنکو ناقل از اہل کتاب کہا
کما مر اور جنگ صفین مین حسب فرمان پدر والاشان اپنی جناب امیر
سے آمادہ جنگ و پیکار تھے جیساکہ مستدرک حاکم وغیرہ مین مسطور اور
کتب سیر مین مشہور ہے بہرحال جب جملہ اصحاب کرام مفسرین حضرات
کی خواہ مرویات اُنکے قلیل ہون یا کثیر یہ حالت بیان ہوئی کہ کوئی کافر
تھا کوئی فاجر کوئی جاہل کوئی ناصبی کوئی خارجی کوئی فاسق کوئی لابس
حریر کوئی قمار باز کوئی شطرنج باز کوئی تارک صلوۃ کوئی مفطر صوم
کوئی مقصر نماز پس اُنکی روایات و تفسیر ایات پر کیونکر مدار ہوسکتا ہے

عبداللہ بن عمرو عاص

پس یہ کہنا مخاطب کا کہ شریعت دریاے بے پایان ہے عبور اُسکا بغیر
اتباع قرآن بہ تفاسیر محققہ اصحاب عظام خارج از امکان ہی سراسر
غیق جمار ہے اما اولا اصل تفسیر ہی انکے یہان ثابت نہین ہے اور
سراپا روایات مکذوبہ و اخبار اہل کتاب سے مملو ہے کما مر ثانیا
ایسے صحابہ عدول کی تحقیقات کیوجہ سے اور بھی ساقط الاعتبار
و بیکار ہوگئے پس پل اتباع قرآن کا جو مبتنی بر تفسیر محقق اصحاب
تھا بالکلیہ منہدم الاثار ہوگیا اور عبور بحر ذخار بغیر پل لامحالہ محال
و دشوار ہوگیا کہ بشکل اول بدیہی الانتاج اسطرح اسکا نتیجہ حاصل
ہوا کہ عبور بحر شریعت مذہب اہلسنت موقوف ہے اتباع قرآن علی
تفاسیر صحابہ پر اور کل اتباع قرآن بتفاسیر صحابہ مذکورہ انکے یہان غیر
ثابت و باطل ہے پس عبور دریاے شریعت مذہب اہلسنت مین
غیر ثابت و باطل و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ
وھو فی الاخرۃ من الخاسرین تاسعا قولہ اھلبیت الکرام
پس باوصف تقدم واقعی و حقیقی و تقدم ذکر بحدیث سفینہ نوح
ذیل ذکر دریاے بے پایان مین کشتی و کشتیبان کو موخر کرنا ان
جانوران دریائی سے خلاف عقل اور نقل بلکہ بے تمیزی کا طوفان ہے
عاشرا گویہ قول مخاطب کا استطرادا حرف بغرض رعایت زبانی
حدیث تمسک کیواسطے خلاف حکم خلیفہ ثانی لایا گیا ہے والا انکو
اہلبیت کرام سے کیا واسطہ کیونکہ افضل اہلبیت طاہرین جناب
امیر المومنین علیہ السلام جو جامع شرف صحابیت و عترت ہین
بقول ابن تیمیہ و بخاری و ذہبی و شاہ ولی اللہ و غیرہم آنحضرت

علیہ السلام سے کوئی قول دربارہ تفسیر صحیح نہیں ہے بلکہ جس قول
کی نسبت آنحضرت کیطرف اس بارہ مین ہے وہ سب کذب موضوع
وباطل غیر مسموع ہے کما مرتیں جب انا مدینۃ العلم وعلی بابھا
جسکی شان مین ہو اور اقضاکم علی جسکے بیان مین اُسکی بہ نسبت
اہلسنت کا یہ خیال ہے تو دیگر حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام
کے بہ نسبت کیا حال ہوگا از اینجا است کہ حضرات اہلبیت طاہرین
متروک الروایۃ بلکہ مجاہیل وضعفا مین بقول ذہبی وعقیلی و
حمیدی وغیرہ شمار کیئے جاتے ہین جیساکہ سابقا مذکور ہوا اور بقول ابن
تیمیہ جناب امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام
کو واجب تھا کہ بخاری وطبری وغیرہ سے استفادہ کرتے اور مسائل
حلال وحرام اخذ کرتے جیساکہ مابعد اسکے انشاء اللہ مذکور ہوگا پس جب
تفسیر آنحضرات اہلبیت سے بھی نزد حضرات اہلسنت صحیح نہوئی کہ یہ
دوسرا مدار اتباع قرآن تھا بقول مخاطب تو اصل اتباع قرآن ہے
انسے بالکلیہ مفقود ہوا اور بغیر اتباع قرآن کے عبور شریعت کو خود
مخاطب نے غیر ممکن کہا ہے فصدق فیھم قول ربی ورب العالمین
انہ لمن المغرقین لیکن ہملوگ الحق کے عبور کے لیئے اس دریاے
ناپیدا کنار شریعت سے خود رسول مقبول نے مماثل سفینہ نوح
اہلبیت اطہار کو کشتی نجات قرار دیا ہے کہ من رکبھا نجی ومن
تخلف عنھا غرق وھوی فنحن راکبی ھذہ السفینۃ طد لھم
نھتدی وبھم نتولا ومن اعدائھم نتبرء فی الدنیا والاخرے
قولہ فتبین بھذا قول نفس الامر افضل المرسلین کے رؤف

درحیم ہو تمین کسی کو عذر ہے نہ گفتگو اور نہ نزول مین اس آیہ
کے شان آنحضرت مین کلام ہے گو آپکے اصول موضوعہ کے مطابق
خدا پہ یہ کوئی امر لازم نہین ہے لیکن مخاطب نے تقریر مین رسول اللہ
سے جیسا وہان رسول خدا پہ افترا و اتہام کیا تھا ویسا ہی قولہ فتبیر
سے یہان خداوند علام پہ اتہام کیا فللہ در من قال ؎ ما بخفی
اللہ والرسول معا ؛ من لسان الوری فکیف انا ؛ تہین
معلوم یہان کو نسا ایسا بیان رسول منان کے بارہین مخاطب نے
ذکر کیا ہے جو سبب نزول آیہ بالمومنین رؤف رحیم کا قرار پائے
جس سے وجہ رافت و رحمت آنحضرتؐ کا ہونا یہان متبین ہو جائے
اور یون آیات واحادیث کے نقل کا آپکو اختیار ہے کہ بلا ربط و بمحل
نقل کیے جاوے اور حافظ و نقال کہلائیے قولہ وجعلہ اللہ سراجا منیرا
الخ اقول اولا آنحضرت کے سراج منیر و نور مبین ہونے مین فی
نفس الامر کسی کو کلام نہین ہے اور یہ عین عقیدۂ حقہ فرقہ شیعہ اثنا
عشریہ ہے لیکن مخاطب نے یہان سے ناصبیت کی بھر ابتدا اور
قول خدا و رسول مین جعل بنانیکی بنا شروع کی تا مقداران امت کی
اہلبیت رسالت سے حق تلفی کرے اور حرمان حق سے انحضرات کے
اپنے مرض خارجیت کی تسلی و تشفی کرے ثانیا نزد ارباب بصیرت
عرفان کا شمس فی اللمعان واضح و عیان ہے کہ اگر حضرت نبوی
امام کافی ہر زمانہ کے لیئے ہوتے تو ہرگز اپنے قرب وفات مین یون
نہ فرماتے کانی قد دعیت فاجبت انی قد ترکت فیکم الثقلین
احدھما اکبر من الاخر کتاب اللہ وعترتی فنظروا کیف تخلفو

فیهما فانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض الخ یعنے گویا مجھکو
دعوت الٰہی پونہچی اور نے اجابت کیا مین تم مین دو ثقل چھوڑتا ہون
کتاب خدا و عترت اپنی الخ کہ جس سے معلوم ہوا حضرت نے اپنے قرب
وفات مین یہ وصیت فرمائی اور حکم بہ تمسک ثقلین فرمایا کہ بعد میرے
اب یہی تم لوگونکے ہادی و راہ نما ہین اور اگر بعد حضرت کے کسیکی ضرورت
امت کو نہ ہوتی تو ہرگز من مات ولم یعرف امام زمانہ ارشاد
نکرتے اسیطرح اگر قرآن صامت امام وہادی بالاستقلال ہوتا تو
کیون اہلبیت کو قرآن کے ساتھ منضم فرماتے یہ باتین تو ادنے
اہل فہم بھی سمجھ سکتا ہے کہ قرآن اپنے معنے آپ نہین بتلا سکتا فضلا
امت کو دفع نہین کر سکتا ہے گو ہر زمانہ مین موجود ہے پس
لامحالہ اہلبیت کا بھی ہر زمانہ مین ساتھ قرآن کے موجود رہنا
ضرور ہے از نجاست کہ تمامی اہلحق و بعض مخالفین بھی اسکے
قائل ہین کہ ہر زمانہ مین اہلبیت سے کسیکا جو قابل تمسک و ہدایت
ہو موجود رہنا ضرور ہی ورنہ الا موجب ضلالت ہوگا ثالثا حضرات
اہلسنت عموماً اور مخاطب خصوصاً بالکلیہ امام سے جاہل و غافل مین
صرف وقت دار و گیر اہلحق اپنی طبیعت سے کسی نہ کسیکو بلا تحقیق و
تدبر بتا دیتے ہین کہ یا رسول ہی یا خلفا یا قرآن چنانچہ یہان سے
مخاطب کو وہی مرض دوری شروع ہوا کہ کہا حسبنا کتاب اللہ امامین
کی مین ہو گئے ہمارے واسطے دو امام یعنے کتاب خدا و جناب رسالتمآب
حالانکہ مخاطب نے یہان اپنے پس و پیش کا کچھ خیال نہ کیا کہ یہ تفریع
پر تفریع ہے متفرع علیہ کی نہ کہ مین تشریح ہے نہ تصریح بہرکیف یہان

دیوبند و مناظرہ شام بن الحکم بن غلبان

انکو دوسرا دورہ یہ شروع ہوا کہ پہلے دو امام بنائے بعد اُسکے دو
ہی سطر میں بعد مسئلہ وحدت وجود دونون امام کو ایک امام بنایا اور
پھر صفحہ ۹۶ مین بتقریب یہ تجویز کی کہ اس زمانہ مین کتاب خدا و سنت
رسول سے زیادہ کسیکو استحقاق امامت نہین ہے اور صفحہ ۹۱ مین
یہ حماقت ظاہر کی کہ جاننا چاہیئے مذہب اہل سنت والجماعۃ مین
ایک مسلمان عاقل بالغ آزاد قرشی صاحب شوکت کو جو حوزہ اسلام
کو دست تعدی کفار سے نگاہ رکھ سکے وحدود احکام جاری کر سکے
و مظلوم کا ظالم سے دلانے پر قادر ہو وسب کے نزدیک ظاہر ہو امام
بنام مسلمانون پر واجب ہے انتہی یہان پر دونون کو چھوڑ میرے
پر ہاتھ ڈالا کہ عاقل منصف بعد ملاحظہ جمیع اقوال مذکورہ کے بے
تامل یہ حکم لگا دیگا کہ یہ فرقہ سنیہ ابہی تک امام برحق کو نہین پہچانتا اور
کوئی حکم رسول کو نہین مانتا اور امامین یعنے قرآن و رسول مین
یہ شروط مجموعی امام مصنوعی مطابق انھین کے بیان کے مفقود ہین
لہذا بقول شخصے ایک نشد دو شد بلکہ سہ شد امر اعتقادی مین
ایسا بھول بھولیان اور گورکھ دھندا کی کھیل کبھی ایک کبھی دو بتانا
ہرگز بہشت معرفت نہین ہو سکتا فتامل ولا تکن من الجاھلین
خامساً کمال حیرت ہے کہ یہان مخاطب نے اپنے اور اماموں کو ہوا
یا خلفاے دوازدہ گانہ آئمہ اربعہ ابو حنیفہ و شافعی و حنبل و
مالک کا مطلقاً ذکر نہ کیا شاید اُنکو امامت سے معزول کیا حالانکہ
فسق و فجور سے بھی انکے یہان امام معزول نہین ہو سکتا سادساً یہ
امر استفسار طلب ہے کہ یہ دونون امام جو یہان مذکور ہوے

آنکی امامت از خود ہوگی جیسا سیاق فقرا سے ظاہر ہے اور وہ بحث
کے موافق ہی یا کوئی اسکا امام بنانیوالا بھی ہے اگر ہے تو وہ خدا ہی
یا آدمی اگر خدا ہے تو خلاف مذہب سنیہ ہوتا ہے اور اگر آدمی
ہے تو اسکا بیان لازم تھا فتامل و تعقل قولہ فی کل حین و اوان
اقول اولاً امامت بالمعنی اللغوی و مرادف نبوت و رسالت آنحضرت
کی ابتدائے خلقت نور سے تا قیام قیامت مسلم ہے اور قبل از بعثت
بلکہ قبل از ولادت حتیٰ کہ زمانہ انبیاء سابقین مین متیقن و متحتم ہے
اسمین کسیکو کلام نہین اور نہ بحث اُس سے فیما نحن فیہ مین تعلق
ہے لیکن امامت اصطلاحی متکلمین جسمین بحث ہے من الابد الی
الازل کبھی نہین حاصل ہتی نہ ہے بالخصوص بنا بر اصول موضوعہ
سنیہ کے والا تناقض صریح و تہافت قبیح لازم آتا ہی درمیان امامت
آنحضرت و حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ الحدیث کے کیونکہ جب
حضرت ہی امام ہر زمانہ کے ہین تو مقید کرنا بزمانہ لغو محض ہوتا ہے
واللغو فی کلام الحکیم محال اور اسیطرح یہ بحث و تنقیب بمتابعت
اہلبیت و تمسک بحبل ثقلین و نصب جناب امیر بروز غدیر خم عذیر بلا
و امامت بالکلیہ عبث و بیکار ہو جاتا ہے اور اسیطرح تمسک کی
و جانکا ہی نصب خلیفہ مین نقش بر آب و فعل عبث ہوا جاتا ہے
جن امور سے حاجت امام کے باقی رہنے کی کالشمس فی رابعۃ النہار
واضح و آشکار ہے کما یجی مزید التحقیق فیہ فیما بعد فانتظرہ ثانیاً
بعینہ یہی کلام اور یہی بحث امامت قرآن مین بھی جاری ہے کہ
مابعد باصرح عنوان مذکور ہوگا فتامل فانہ اس سے بطلان آپکے

نفخۂ ثلثہ وغیرہم کی مخالفت کا لازم آتا ہے رابعاً مشمولین لنا کا فی
حین دآوان باقی رہنا خارج از امکان ہے پس یہ قول قابل
گی غباوت کا نشان ہے فتعقل ولا تغفل قولہ بنی آخر الزمان
اقول یہ بھی خلاف معتقد علوم حضرات سنیہ ہے کیونکہ وہ کسی نہ کسی
نوع سے نبوت عمرؓ کے قائل ہین گو بجملہ شرطیہ ہی سہی قولہ موقوفۃ
ومقیدۃ بزمان دون زمان اقول اولاً یہ قول آپکے اس قول
سے منتقض ہے جو مابعد کہا کہ اس زمانہ مین کتاب خدا وسنت
رسول سے زیادہ کسیکو استحقاق امامت نہین ہے کیونکہ سنت
رسول عین رسول نہین ہے ثانیاً قول مابعد سے آپنے ہدایت کو مقید
کر دیا اور کہا بل ہے الان کما کانت من وقت البعث یعنے وہ
ہدایت اسوقت ویسی ہے جیسی وقت بعثت سے تھی پس اس سے
معلوم ہوا کہ آپنے ہدایت کو مقید ساتھ زمان بعثت کے ابتدا سے
کیا پس اس سے تقید زمانہ معلوم ہوا اور مقید مطلق کا نقیض
صریح ہے اور ایسا تناقض بیشک قبیح ہے قولہ وکنایہ آخرہ
انزلت اقول انزلت کی ضمیر راجع طرف کتاب کے ہے جو زبان
عرب مین تذکیر مستعمل ہے جیسا کہ قولہ تعالےٰ ذلک الکتاب لا ریب
فیہ الایۃ شاہد عدل موجود ہے وجہ تانیث بجزام المومنین کی
محبت کے وہ مدخولیت تحت ویسمون الملائکۃ تسمیۃ الانثی کے معلوم
نہین ہوئی قولہ من وقت البعث اقول پس اس قید من وقت
البعث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے نزدیک قبل بعثت سے نہ عصمت
کی نبوت ثابت ہے نہ ہدایت حالانکہ یہ ادعا آپکا محض کفر ہے

صہ ۹۶ ضرب منکر

خصائص کبری ص ۱۳۰

جیساکہ آپکے علامہ سیوطی نے خصائص کبریٰ مین لکھا ہی فتکون
نبوتہ ورسالتہ عامۃ لجمیع الخلق من زمن آدم الی
یوم القیامۃ وتکون الانبیاء وامھم کلھم من امتہ الخ
یعنے پس نبوت ورسالت آنحضرت کی عام ہے جمیع خلق کے لیئے
زمانۂ آدمؑ سے روز قیامت تک اور تمامی انبیا وامتین آنکی امت
سے آنحضرت علیہ السلام کے ہونگے اور اگر یہ خیال ہو کہ حقیقۃً
آنحضرت ابتدا سے نبی نہ تھے بلکہ مقصود حضرت حدیث کنت نبیا الخ
سے علم باری ہے ساتھ نبوت آنحضرت کے تو خود سیوطی نے اسکو
باطل کیا ہے جیساکہ کہا وان من فسرہ بعلم اللہ بانہ سیصیر
نبیا لم یصل الی ھذا المعنے الخ یعنے جسنے یہ معنے سمجھا ہے وہ اصل
مطلب حدیث کو نہ پہونچا ہے پس اب اپنے مقید کرنیکو بعد اطلاق
غور فرمائی اور حلت تناقض وجہالت کو دفع کیجئے قولہ ولما کانت
الھدایۃ اقول یہ قول بھی محض غلط وتہمت بحت ہے والا ارتکاب
فعل عبث رب الارباب پر لازم آتا ہے اور فرمان رسول منان
دربارۂ تمسک ثقلین ومتابعت اہلبیت طاہرین لغو ہوتا ہے فتامل
قولہ فھما الامام لا الامامان اقول اولا اگر مخاطب متمسک بثقلین
ہوتا اور امامت اہلبیت طاہرین کا معتقد ہوتا تو ہرگز مبتلاے
عذاب تاویلات رکیکہ قضیحہ جو موجب ضلالت ہی نہوتا ثانیا یہ صریح
مخالفت رسول ثقلین ہے کہ آنحضرتؐ ثقلین کو دو قرار دین
اور آپ برخلاف اُس حکم محکم کے امامت اہلبیت طاہرین کی جو
احد الثقلین ہین منکر ہو کر بغرض غریب دہی رسول مقبول کے

خصائص ص ۳

امامت کے قائل ہون ثالثاً یہ بہی مخالفت صریح ہی کہ جناب سالتماب
وکتاب رب الارباب کو بمسئلۂ وحدت وجود ایک کیئے دیتے ہین
راکیا اگر آپ اس مخالفت رسول کو ترک کرکے راہ حق اختیار کیجیئے
اور اہل الحق فرقۂ شیعہ قایل ہوجایئے کہ امام ہر زمانہ کے دو ہین
ایک ناطق دوسرا صامت جیساکہ رسولخداؐ نے انھین دونون کے
تمسک کا حکم فرمایا ہے پس چونکہ دونون ایک دوسرے سے قیامت
تک جدا نہونگے تو کہہ سکتے کہ وہ دونون ایک ہین جو منشاء اتحاد
ہے خامسا مجہالت مخاطب قابل تماشا ہے کہ ہنوز ان حضرت کو
عبارت لکھنے اور سمجھنے کا بہی وقوف نہین ہوا خود ہی تو تحقیق امام
مین امام کے لفظ کو جمع بہی لکھا اور پہر یہان فہما الامام بہی کہا
نہین معلوم یہان اس لفظ امام کو جمع قرار دیا یا واحد اگر اول
ہے تو معنے یہ ہوئے کہ وہ دونون امام بہت سے امام ہوگئے وھو
اولاخلاف السیاق والسیاق کما یدل علیہ قولہ ولما کانت
الھدایۃ واحدۃ الخ وثانیا معدلک جمع کا تثنیہ بنانا کب جائز
ہے ومن ادعی فعلیہ البیان اور اگر واحد قرار دیا ہی تو باوصف
تناقض وتہافت کوئی علامت وحدت بہی موجود نہین ہی جو تعین
ارادہ پر دال ہو فتامل قولہ امام الانبیاء والمرسلین اقول امام
انبیاء ومرسلین ہونے مین انحضرتؐ کے بمعنے لغوی جیساکہ قرآن
مجید مین آیا ہے کیسکو عذر نہین ہے بلکہ عین عقیدۂ حقہ اہل الحق ہے
کما مر اور بمعنے اصطلاحی متکلمین حسب تصریح مخاطب جو مبحوث عنہ
ہے کلام سابق موجود والا مطابقت اسکی جو آپنے صفحہ ۹۲ مین کہا

ص ۹۱ ضرب منکر

ص ۹۲ ضرب منکر

ہے ضرور ہے کہ آخر اسکا یہ ہے امام بنانا مسلمانون پر واجب ہی
واذ لا فلا اور غرض آپکی اس تمہید سے یہی ہے ولا یحیق المکر السیی
الا باھلہ قولہ فقال کنت نبیا قول اولا گو معنے اس حدیث
کے صحیح ہین اور دوسرے الفاظ سے وارد ہے مثل وآدم بین الروح
والجسد یا وان آدم لمنجدل فی طینتہ وغیر ذلک مگر جن الفاظ سے
مخاطب نے یہان ذکر کیا ہے اور حتماً وجزماً نسبت اسکی طرف جناب
رسالتمآب کی کیا ہے اسکا وجود اہل وقوف کے نزدیک نہین ہے
اور حفاظ ومنقدین اخبار اسکے عدم وجود کے قائل ہین جیساکہ
مواہب لدنیہ قسطلانی مین ہے واما ما اشتھر علی الالسنۃ
بلفظ کنت نبیا وادم بین الماء والطین فقا شیخنا الحافظ
ابوالخیر السخاوی فی کتابہ المقاصد الحسنۃ لم نقف علیہ
بھذا اللفظ انتہی اور تاریخ خمیس مین ہے واما ما اشتھر
علی الالسنۃ بلفظ کنت بنیا وادم بین الماء والطین فقال
الشیخ الحافظ ابوالخیر السخاوی لم نقف علیہ بھذا اللفظ
اور نور مسافر شیخ عبد القادر مین ہے وخبر کنت نبیا وآدم
بین الماء والطین قال بعض الحفاظ لم نقف علیہ بھذا اللفظ
پس ہرگاہ ایسے ایسے حفاظ اور ناقدین اخبار کو وقوف اس
حدیث پر باین الفاظ نہو تو مخاطب کو جو بیوقوفی وجہالت مجسم
ہین کیونکر وقوف ہوا جو حتماً وجزماً اس حدیث کی نسبت آنحضرت
کیطرف کیا اور متعمد کذب مین داخل ہوے ثانیاً یہ دوسری
بیوقوفی ہے جو اس حدیث سے مخاطب اما ست آنحضرتؐ بالمعنے

الاصطلاحی ثابت کرتے ہین والکلام فیہ ثالثا سفاہت وجہالت
کا مخاطب کے یہ بھی ایک نمونہ ظاہر ہے کہ پہلے تو مدعی نبوت آنحضرتؐ
وقت بعثت سے ہوے اور یہان مخالف اپنے دعوی کے یہ دلیل
پیش کیا جو عین دلیل خبط الحواسی ہے من چہ می سرایم طنبورہ من
چہ می سراید را لعا اُس حدیث شریف نبوی مشہور کو جس سے امامت
جناب امیر علیہ السلام کی مثل نبوت جناب رسالتمآبؐ کے قبل خلقت
حضرت آدم سے ثابت وواضح ہے مثل اسی حدیث کے ترک کرنا
دلیل ناصبیت وخارجیت منکر ہے کہ امامت جناب امیر کا منکر ہے
چنانچہ کتاب مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مین ہے جو مشائخ اجازہ
شاہ صاحب سے ہین اور فاضل رشید اسی مودۃ القربے پر فخر و
مباہات کرتے ہین اور کتاب فردوس شیرویہ اور روضۃ
الفردوس ہمدانی اور تفسیر حاجی عبدالوہاب مین ہے واللفظ
للاول عن حذیفۃ رضؓ قال قال رسول اللہؐ لو علم الناس
متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین
وآدم بین الروح والجسد اور نیز اُسی کتاب مودۃ القربے
مین ہے عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ متی وجبت
لک النبوۃ قال قبل ان یخلق اللہ آدم وینفخ الروح فیہ
وقال اذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم
واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالت الملائکۃ بلیٰ
فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی یعنے فرمایا
رسول خداؐ نے کہ اگر لوگ جانین کب سے علی کا نام امیر المومنین ہوا

تو کوئی اُنکے فضل کا انکار نکریگا علے اُسوقت سے امیرالمومنین ہین
کہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے اور پیدا نہوے تھے اور
ابوہبیرہ سے منقول ہے کسی نے رسول خدا سے پوچھا کب سے
آپکی نبوت واجب ہوئی آنحضرت نے فرمایا آدم کی خلقت سے قبل
روز الست سے کہ پروردگار عالم نے فرشتون سے فرمایا مین تم
سبھونکا رب ہون اور محمد نبی اور علی امیر تملوگونکے انتہی پس جسطرح
منکر نے جناب رسالتمآبؐ کے امام انبیاد مرسلین ہونیکو حدیث کنت سے
بیان کیا اُسیطرح اس حدیث شریف سے جناب امیرالمومنین کا
امام الانبیا والمرسلین ہونا ثابت ہی والحمد للہ علی ذالک حمدا
کثیرا والشکر لہ شکرا جزیلا فتامل ولا تکن من الغافلین
قولہ وعلی الہ اقول اولا یہان بھی نا صبیت مخاطب کی ظاہر ہی
اسلئے کہ کتب اہلسنت مین بھی یہ حدیث مذکور ہی کما فی التعلیق العجیب
للفاضل المعاصر عبد الحیؒ قال رسول اللہؐ من فصل بینی
وبین الی لعلی لم ینل شفاعتی یعنے جو فصل کرے درمیان میرے
آل کے بحرف علی وہ میری شفاعت سے محروم ہے فصدق
قول القایل ؎ اترجو امۃ قتلت حسینا شفاعۃ جدہ یوم الحساب
ثانیا بوجہ انکار اس حدیث شریف کے یا غیر صحیح جاننے اُسکے
کفر یا فسق بھی ظاہر ہے جیسا کہ ملک العلما دولت آبادی نے کہا
کہ جو انکار کرے خبر واحد کا اور کہے کہ حجۃ نہین ہے وہ کافر ہوگا
اور اگر کہیے کہ یہ حدیث غیر صحیح ہے تو فاسق ہوگا کما مر ثالثا تقدیم
آلہ کی صحابہ پر خلاف عقائد سنیہ ہے کما مر رابعا جب علمائے

۱۵ نقل مجلس

اہلسنت صلوۃ وسلام کو سوائے حضرت رسول خداؐ کے دوسرے پر
جائز نہیں جانتے جیسا کہ قاضی عیاض نے کہا ہے اور فخر الدین
رازی نے کہا ہے ان اصحابنا یمنعون من صلوۃ اللہ وعلیہ
السلام الا فی حق الرسول انتہی یعنے اصحاب ہمارے منع کرتے
ہیں صلوۃ اللہ وعلیہ السلام کہنے سے مگر حق رسول خداؐ میں پس
ارتکاب امر غیر جائز سے کیا توقع ثواب ہے قولہ واصحابہ اتول
اولا اصحاب کو ہماری کرنا لفظ علی سے بلاوجہ اگر جہالت مخاطب
پر محمول نہو تو البتہ یہ مطلب ثابت ہو جاتا ہے کہ جو اصحاب مقصودین
مخاطب ہیں یعنی خلفاے راشدین وغیرہ کو قادر مطلق نے لاعن
قصد مخاطب اس صلوۃ وسلام سے بدست خود مخاطب محروم
کرا دیا جو رسول وآل رسول پر جاری ہوا کیونکہ اعادہ مجرد
بغیر اعادۂ جار جائز نہیں سوائے منصوص فیہ کے ثانیا بنا پر
اعتقاد علماے اہلسنت جب صلوۃ وسلام غیر رسول پر جائز
نہیں ہے تو اصحاب کب لائق اسکے ہونگے ثالثا بعد فرض جواز
صلوۃ وسلام بھی غیر رسول پر جب لفظ اصحاب عموما شامل ہی
منافقین ومرتدین وغیرہ کو بھی مثل عبد اللہ ابی سرح واشعث
بن قیس وولید بن عقبہ ومحلم بن حسامہ وکرکرہ بن مدعم وابی
بن ابی سلول ومعاویہ وغیرہم کے جو بتصریح اہلسنت مرتد وفاسق
وکافر تھے تو عموما صلوۃ وسلام میں منافقین ومرتدین کو شریک
کرنا کب جائز ہوگا اور اس سے کیا امید ثواب ہے بلکہ موجب
صد عذاب وعتاب وہزاران عقاب ہے کیونکہ جو اصحاب مستحق

سخقا سخقا بزبان رسول یا مستحق لعنت کے ہون بفرمان خدا و
رسول و اصحاب وام المومنین عائشہ جیسا کہ بعض صحابہ کے لیئے
عموماً اور ثلثہ کے لئے خصوصاً مکرر وقوع مین آیا کما سیظہر
من بعد پس اُنپر صلوۃ وسلام حرام ہے مگر مخاطب نے بخلاف
اُن افادات کے بغیر تقیید واشتثنا کے تعمیم واستغراق کل صحابہ
وازواج وذریات وتابعین وتبع تابعین کے لیئے صلوۃ
سلام ایسی چیز کو جو رسول خداؐ کے سوا اور کسیکے لیئے جائز
نہ جانتے تھے یہان تک رخ عام خوان یغما وقف دوام کر دیا گیا
الی یوم الدین کہ سبب اس جود عام کا یا حماقت وسفاہت و
اسراف مخاطب ہے واللہ لایحب المسرفین یا بغض وعداوت
اہلبیت طاہرین وشیعیان امیرالمومنین وھو من علامات
النفاق قولہ ھداۃ الاسلام اقول کل صحابہ کا ہداۃ الاسلام
ودعاۃ الانام ہونا ممنوع ہے کما مر نقلا من قول ابی حنیفۃ
خاصکر خلفاء ثلثہ کا اور بفرض تسلیم حدیث نبوی ان اللہ لیوید
ھذا الدین برجل فاجر کما فی البخاری اُنکے بارہ مین مسوغ صہ ۴۳۱ صحیح بخاری
ہے قولہ لاسیما الخلفاء الراشدین اقول یہ تخصیص مخاطب
کی تو بیشک جناب رسالتمآبؐ کو بھی ناگوار ہوگی بلکہ موجب ایذائے
رسول مختار ہوگی افسوس جو مستحق تکفیر ولعن ہو بوجہ ایذا دینے
جناب سیدہ کے جسکے بارے مین رسول خداؐ نے فرمایا فاطمۃ بضعۃ
منی من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد کفر یعنے فاطمہ پارہ جگر
میرے ہے جسنے اُسکو اذیت دیا اُسنے مجھکو اذیت دیا اور جسنے مجھے

اذیت دیا کافر ہوا اُسپر آپ صلوۃ بھیجتے ہین اور حبیبہ ام المومنین
آپکی لعنت کرتی تھین کیون آپ اُنکی مخالفت کرتے ہین اقتلوا
نعثلا قتله الله ولعنه الله تو مشہور ہے قصور معاف شیعہ
بھی اگر بمتابعت ام المومنین کچھ کہتے ہین تو کیون سزاوار ملامت
کیے جاتے ہین فتامل قولہ وتابعیہم اقول جو حال آپکے خلفاے
راشدین کا ہوگا تابعین اُنکے بھی بیشک ویسے ہی سمجھے جائینگے مگر پہلے
مخاطب کو لازم ہے کہ دلیل جواز صلوۃ وسلام بر غیر نبی علیہ السلام
دکھاے تب اس صلوۃ کو ایسا ارزان کرے کہ ہر بازاری عطار
وبزار وغیرہ پر جاری کرے قاضی عیاض شفا بتعریف ۱۹۹ صہ شفا قسم ثانی نولکشور
حقوق المصطفے بین فرماتے ہین وکذلک یجب تخصیص
النبی وسائر الانبیاء بالصلوۃ والتسلیم ولا یشارک فیہ سواہم
کما امر الله به بقوله لقد صلوا وسلموا تسلیما وبین کرمہ من
سواہم من الایمۃ وغیرہم بالغفران والرضی کما قال الله
لقد یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالا
یمان وقال الذین اتبعوہم باحسان رضی الله عنہم و
ایضا فھو امر لم یکن معروفا فی الصدر الاول کما قال
ابو عمران وانما احدثتہ الرافضۃ والمتشیعۃ فی بعض الایمۃ
فشارکوہم عند الذکر لہم بالصلوۃ وساووہم بالنبی فی ذلک
وایضا فان التشبیہ باھل البدع منہی عنہ فیجب مخالفتہم
فیما التزموہ من ذلک انتہی یعنے اور اسیطرح واجب ہے
تخصیص کرنا نبی کا اور سائر انبیا کا ساتھ صلوۃ وسلام کے اور

اسمین سوا اُنکے دوسرا کوئی شریک نہین ہوسکتا جیساکہ حکم دیا
خدا نے صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے ساتھ اور سوا انکے جو ائمہ
وغیرہ ہین وہ مخصوص ہین ساتھ مغفرت و رضوان کے جیساکہ
پروردگار عالم نے آیہ ربنا اغفر لنا الخ وقال الذین الخ مین فرمایا
ہے اور نیز یہ امر صدر اول مین جاری نہ تھا جیساکہ کہا ابو عمر ان نے
اور اس کو بدعت کو جاری کیا رافضہ اور مشیعہ نے بعض ائمہ مین
کہ جب اُن ائمہ کا ذکر کرتے ہین تو اُنپر صلوۃ وسلام بھیجتے ہین اور
برابر کیا اُنکو نبی کے ساتھ اس بارہ مین اور نیز مشابہت کرنا اہل
بدعت کے ساتھ منہی عنہ ہے پس واجب ہے مخالفت کرنا اُنکی
ملتزمانہ سے انتہی اور یہ مضمون خرافت مشحون مفتاح کنز الدرایۃ
وتیسیر الملک الجلیل فی شرح مختصر الخلیل و مدارج النبوۃ شاہ
عبد الحق دہلوی مین بھی موجود ہے پس اوّلاً حقیر بخدمت ان
حضرات کے عرض کرتا ہے کہ روافض و مشیعہ نے تو فقط بعض
ائمہ ہدیٰ علیہم السلام پر جو ابنائنا وانفسنا مین داخل ولحمک
لحمی ودمک دمی مین شامل ہین اس صلوۃ وسلام کو جاری
کیا تھا کہ یہ لوگ تابعین ناخلف وتبع تابعین و مقلدین نے
تو اس متاع گران بہا کو ایسا ارزان وخوان یغما کر دیا کہ ملعونین
کفر و نفاق و منافقین و فاسقین پر بھی بذل کر دیا اگر انکی گوشمالی و
چشم مالی نہوگی تو قیامت ڈھائینگے ع آج فتنہ ہین پہ کچھ دن
مین قیامت ہونگے اسی منکر کے خطبہ منکرہ کو دیکھیئے کہ کل صحابہ
وتابعین وتبع تابعین ومجتہدین وازواج واولیا مین کسیکو

بے صلوات سنائے نہ چھوڑا بلکہ قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام
پر مکرر سہ کرر صلوۃ و سلام بھیجا یزید کو تو بشرف خلافت مشرف
جانکر بتکرار بیکار مورد سلام و صلوۃ کیا اور عمرو بن سعد و
شمر بن ذی الجوشن کو ذیل تابعین مین جانکر صلوۃ و سلام کہا
جیساکہ ذہبی نے میزان مین کہا ہے عمرو بن سعد ھوالذی
قتل الحسین وھو تابعی ثقہ یعنے عمرو بن سعد قاتل امام
حسین تابعی ثقہ ہے اور کتاب استیعاب مین ۔ ذیل ذکر ذی
الجوشن صحابی پد شمر بلعون لکھا ہے وقیل ان ابا اسحق لم یسمع
منہ وانما سمع حدیثہ من ابنہ شمر بن ذی الجوشن
عن ابیہ الخ یعنے ابو اسحق نے ذوالجوشن سے حدیث نہ سنا بلکہ
جوکچھ احادیث کی روایت کیا ہے وہ شمر بن ذی الجوشن سے اور
اُسنے اپنے باپ سے انتہی پس جب کل تابعین کو یہ انعام ملا تو
تابعی موثق کیونکر محروم ہوگا اور شمر سا تابعی جس سے ابو اسحق
سے محدث نے روایت کیا ہے وہ اس انعام صلوۃ و سلام عام
سے کیونکر محروم رہیگا ثانیاً بخدمت منکر التماس ہے کہ آپنے کیون
لاپنے بزرگان دین و ائمہ متقنین کی تاسی ترک کر کے طریقہ رفض
و تشیعہ کو جو اہل بدع سے آپلوگ کے نزدیک ہین اختیار کیا کچھ
ادب و لحاظ و خوف و پاس ناموس اپنے علما کا نہین کرتے
اور کیون ایسی ترقی کیا کہ جو صحابہ بدست خلفا مردود و مطرود
بلکہ مقتول و ملعون و مضروب و مشدود ہوے اور جو خود خلفا
کے لاعنین و قاتلین سے ہوے کقتلہ عثمان وغیرہ اُن سب پر

بھی آپنے صلوۃ وسلام کو نرخ عام کردیا قاتلان عثمانؓ کو تو بچا
لیتے بیشک قاضی عیاض کے نزدیک آپ کل اہل بدعت سے
سابق الاقدام نکلے پس اگر قاضی صاحب آپکو حکم یوخذ بالنواصی
والاقدام دین تو جاے شکایت نہین قولہ خصوصا منھم
الاربعۃ المجتھدین اقول بقول شخصے حلوائی کی دوکان
دادا جی کا فاتحہ مخاطب نے تو یہان سب حقدار امیدوار
بھولے چوکے کے نام لڈو پیڑے دیدیے پھر کا ہیکو ایسا موقع ہاتھ
آئیگا گھر تو دمڑی کی ریوڑی پر بھی فاتحہ ندیتے ہونگے سچ تو ہے
مرگئے مردود جنکا فاتحہ درود یہان کیا ایسا جوش آگیا شیعوں
ائمہ طاہرین اولاد خیر المرسلین پر صلوات بھیجنے سے ایسا ناخوش
ہوے کہ جاؤ ہم سبکو نکال دینگے نہ بچیگا نہ پھر کسیکو ملیگا اسکو بھی
آپنے خلافت وسلطنت سمجھا ہے یا باغ فدک جانا ہے یہ خدا
کا عطیہ ہے اسکو آپ نہین لے سکتے ہین نہ چھین سکتے ہین تعجب
تو یہ ہے کہ بآن شور اشوری یہ بے نمکی کہان بجز رسول کے دوسرے
کو جائز نہ تھا اور شیعے جو ائمہ طاہرین پر صلوۃ وسلام بھیجتے تھے
وہ اسیوجہ سے اہل بدعت مین شمار کئے گئے اور اپنے ہم طریقونکو
مشابہت اہل بدعت سے ممانعت کی گئی آپ یون خواہ مخواہ لیخا کیا گیا
کہ اصحاب وازواج وتابعین سے بڑھکر ہر حسین وملیح کے لیئے
نذر کیا گیا مفلسی کے عالم مین بھی داد ودہش مین صرف ہوا
جیساکہ تلبیس ابلیس ابن جوزی مین ہے دکان شیخنا ابو الفضل
ابن ناصر الحافظ یقول کان ابن طاھر یذھب مذھب

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۶ تا صفحہ ۱۵۴ بر عبارت ضرب منکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفقنی لازغام اللئیم ومدنی لالجام المعاند المحرف الغشیم والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم واھلبیتہ سیما وصیہ وخلیفتہ فی من شیعتہ الکوثر والتسنیم اما بعد فیقول اضعف عباد اللہ القوی السید محمد عسکری بن السید قادر حسین المرحوم النقوی حشرہ اللہ مع النبی واھلبیتہ علیہم الصلوٰۃ والسلام من العلی لعلی کہ چونکہ صاحب ضرب منکر نے بتاسی خلیفہ ثالثہ اکثر عبارات رسالہ عجالہ مسمّٰی بہ فاروق اکبر اور تقریظ مین تحریف وتصحیف کیا اور اونھین اغلاط مصنوعی کے اعتراض مین داد تمسخر دیا اور بادستہ خود مصنف علام دام ظلہ پر اونکا اتمام لگایا لہذا فقیر نے چاہا کہ بقاعدہ علاج بالمثل بعض اغلاط لفظیہ صرفیہ ونحویہ وتحریریہ رسالہ ضرب منکر کیطرف اجمالا اشعار کردن اور آن خرافتہ پیر مولف خفتہ بخت کو بیدار کرون ہر چند احصاء ان اغلاط کا بہت مشکل ودشوار ہو مگر بطور مشتی از خروار ونمونہ از بسیار دیکے از ہزار یہان مذکور ہوتے ہین واللہ بالغ امرہ بیدہ الغلیتہ والنصرۃ واضح رائے اربابِ خرد ہو کہ کچھ اغلاط لفظیہ ضرب منکر ذیل نقل عبارت خطبہ حاشیہ پر اس کتابیہ کے از صفحہ ۱ یا ۹ مذکور ہوئے اب یہان سے مخاطب کی مادری زبان اردو کی حالات واغلاط قابل ملاحظہ ہین

۱ البعد امابعد کا مخفف ہی یا حقیقۃ مخاطب اپنے کو ایسا ہی جانتا ہی اگرچہ شیطان ہی رحمت الٰہی سے مایوس نہین ہی ۲ قولہ فاروق اکبر غلط ہی بنا بینہ خود مخاطب نے اسپر اعتراض کیا ہی پہ معلوم یہان کیونکر صحیح ہوگیا (صاحب

فاروق اکبر صحیح ہی ۳ قولہ ابن الحاج البار مشہور کو جو صفت البار ہی معرے عن الالف
واللام کیا بقول مخاطب یہ نادانی کا کام کیا ہی ۴ قولہ ذنوبہ الخفی) ذنوب لفظ جمع
حکم تانیث مین ہی صفت اُسکی خفی وجلی لانا غلط ہی) ذنوبہ الخفیۃ والجلیۃ صحیح
ہے ۵ قولہ ساکن جسکو مینبوع جود وسخا حشمۃ کرم۔ عطا کتے ہین اُسکو ساکن
یا متوطن نہین لکھتے بلکہ رئیس موضع فلانی لکھتے ہین شاید بوجہ اذلت ذاتی قابل
لفظ ریاست نہ جانا ۶ قولہ مسمی بہ فاروق الاکبر داد فاروقی لفظ فاروق سے
بلا وجہ حذف کرکے بلفظ فارق لکھا تحریف عثمانی نام ہے اور حذف الف ولام نادانی
کا کام ہے ۷ اسیکا ۸ قولہ دو خطا سے تو یہ نمعلوم کہ تو کالانا کس غرض سے
سرزد ہوا جو محض غلط ہی ۹ قولہ اسم فاعل) اسی فاعل کے فعل قوی کو دیکھکر آپ
مفعول بن گیے کہ فاعل کے مقابل مین آپنے اپنے مفعول کو پیش کیا اور منکر بفتح
کاف کو جسکو منکر بالکسر کا قرار دیا ۱۰ قولہ زیر ہی کو اختیار کیا) فاعل کا یہی
کام ہی صبر کیجیے آیندہ کو بچائیے کہ ابنہ زیر کا مضمون ٹھیک ہوا ۱۱ قولہ اور
انسے صادر ہوے) یہ جملہ بالکلیہ بیکار ہی کوئی حاجت اسکی نہین ہی ۱۲ قولہ
اکبر معرف باللام کیا) اکبر کے بعد دکو بڑھانا چاہیئے یعنے لفظ اکبر کو معرف باللام
کیا ۱۳ قولہ مین سے غلط ہی اسکے (موصوف سے) صحیح ہی ۱۴ قول دس گیارہ)
بقول مخاطب صہ ۵۶ مین کیون نہین سب کو دیکھکر گن لیا اس شک کے بارے مین
بھی یہی کہا ہے ۱۵ قولہ ثالث ثلاثہ) ضلع جوگت جوگت مین چوکنا نہ چاہیئے خطاے
ثالث ثلاثہ بھی عجیب جملہ ہی ۱۶ قولہ دشمن بعد میرے) نہین معلوم یہ عبارت
کس جملہ کا ترجمہ ہی اے حضرت منکر یہ رسالہ فاروق نہین ہی جواب تحریف کے
مین اسکو حدیث نبوی آپ بیان کرتے ہین پھر بھی تحریف سے نہین باز آیے
عرض کے معنی قاموس مین ملاحظہ کیجیے ۱۷ میرے بغض کے ساتھ یہ غلط

فاروق اکبر صحیح ہی ۳ قولہ ابن الحاج البار مشہور کو جو صفت البار ہی معرے عن الالف
واللام کیا بقول مخاطب یہ نادانی کا کام کیا ہی ۴ قولہ ذنوبہ الخفی) ذنوب لفظ جمع
حکم تانیث مین ہی صفت اُسکی خفی وجلی لانا غلط ہی) ذنوبہ الخفیۃ والجلیۃ صحیح
ہے ۵ قولہ ساکن جسکو مینبوع جود وسخا حشمۃ کرم۔ عطا کتے ہین اُسکو ساکن
یا متوطن نہین لکھتے بلکہ رئیس موضع فلانی لکھتے ہین شاید بوجہ اذلت ذاتی قابل
لفظ ریاست نہ جانا ۶ قولہ مسمی بہ فاروق الاکبر داد فاروقی لفظ فاروق سے
بلا وجہ حذف کرکے بلفظ فارق لکھا تحریف عثمانی نام ہے اور حذف الف ولام نادانی
کا کام ہے ۷ اسیکا ۸ قولہ دو خطا سے تو یہ نمعلوم کہ تو کالانا کس غرض سے
سرزد ہوا جو محض غلط ہی ۹ قولہ اسم فاعل) اسی فاعل کے فعل قوی کو دیکھکر آپ
مفعول بن گیے کہ فاعل کے مقابل مین آپنے اپنے مفعول کو پیش کیا اور منکر بفتح
کاف کو جسکو منکر بالکسر کا قرار دیا ۱۰ قولہ زیر ہی کو اختیار کیا) فاعل کا یہی
کام ہی صبر کیجیے آیندہ کو بچائیے کہ ابنہ زیر کا مضمون ٹھیک ہوا ۱۱ قولہ اور
انسے صادر ہوے) یہ جملہ بالکلیہ بیکار ہی کوئی حاجت اسکی نہین ہی ۱۲ قولہ
اکبر معرف باللام کیا) اکبر کے بعد دکو بڑھانا چاہیئے یعنے لفظ اکبر کو معرف باللام
کیا ۱۳ قولہ مین سے غلط ہی اسکے (موصوف سے) صحیح ہی ۱۴ قول دس گیارہ)
بقول مخاطب صہ ۵۶ مین کیون نہین سب کو دیکھکر گن لیا اس شک کے بارے مین
بھی یہی کہا ہے ۱۵ قولہ ثالث ثلاثہ) ضلع جوگت جوگت مین چوکنا نہ چاہیئے خطاے
ثالث ثلاثہ بھی عجیب جملہ ہی ۱۶ قولہ دشمن بعد میرے) نہین معلوم یہ عبارت
کس جملہ کا ترجمہ ہی اے حضرت منکر یہ رسالہ فاروق نہین ہی جواب تحریف کے
مین اسکو حدیث نبوی آپ بیان کرتے ہین پھر بھی تحریف سے نہین باز آیے
عرض کے معنی قاموس مین ملاحظہ کیجیے ۱۷ میرے بغض کے ساتھ یہ غلط

صہ فاروق اکبر لکھنا چاہیے

فہمی آئی ہی کیونکہ فبیغضی مین با سببیہ ہی یعنے جو دوست رکھے پس بسبب
میری محبت کے دوست رکھے اور جو دشمن جانے پس بسبب میرے دشمن جانے
کے انکو دشمن جانے نہ یہ کہ دسامتہ میرے ۱۴ قولہ غیر مہذبانہ یہان کنایہ صحیح
نہین ہی (تکلم بکلمات غیر مہذبہ درست ہی ۱۵ قولہ شباب) صیغۂ مبالغہ ہی
معنے اسکے بڑی سب کرنیوالے مومن کے مخاطب نے اُسکو مصدر جانا یہ غلط
فہمی ہی ۱۶ فسوق) کا ترجمہ (فسق ہی) غلط ہی یہ بھی صیغہ مبالغہ ہی بمعنے جمع
یعنے بڑے فاسق ہین ایحضرت مخاطب حدیث رسول مین تحریف کرنیکی کیا
ضرورت ہی کیا قرآن مجید سے ابھی سیری نہین ہوئی ۱۹ قولہ نام فسق)
یہ ترجمہ بھی محض غلط ہی معنے لک فرع ثبوت ایمان شیخین ہی وہو غیر ثابت
اقول مخاطب نے بغرض اظہار لیاقت علمی کچھ مضامین دعائیہ کو عبارت
عربیہ مین گانٹھا ہے وہ بھی قابل ملاحظہ ہی کہ آسمین کسقدر اغلاط ہین جنکا
احصا گویا ناممکن ہی بطور نمونہ کچھ اشعار کیا جاتا ہی صہ سطر ۹ ۱۲ ام
قولہ واجعل) جعل کا تعدیہ بالی غیر جائز ہی قاموس ملاحظہ ہو سطر ۱۰ ۲
قولہ الصراط) استعمال صراط لفظ ہدایت ومشتقاتہا کے ساتھ قرآن کلام
عرب مین آیا ہی نہ جعل کے ساتھ پس بقول منکر صہ ۲۲ مین لفظ ہدایت کو
ترک کرکے جو انسب وصحیح ومنطوق کلام علام کا ہی کہ آمر بہ تکلم بمشتقات
ہدایت ہی دلیل جہالت وعدم متابعت اُسکے قول احکم الحاکمین کو ہے
الجواب الجواب (۳) قولہ واجعلنا کا مفعول ثانی فاعل ثانی کیطرح مجہول
ہی فایین الفلاح سطر ۱۱ ۴) قولہ وان ردہ) کی ضمیر اگر رسالہ کیطرف راجع
ہی تو محض غلط ہی اور دوسرا کوئی مرجع معلوم نہین ہوتا مگر نہ معلوم یہان
مذکر سے منکر کو کیونکر انس ہوا کہ کتاب کو مونث قائم کرکے ضمیر مونث پھیری ہی

کلام اور رسالہ جو مؤنث ہی اُسکو مذکر بنایا (وان ردہا) ہونا چاہئیے (۵) قولہ
غایت احکم الحاکمین یہان بے محل ہی (۶) قولہ واجعل کا مفعول اول غائب
ہی مخاطب نے دو جعل بنائے مفعول ثانی اول و اول ثانی دونو اُڑائے نیا
جعل ہی (واجعلہا صحیح ہی سطر ۱۳ (۷) وفقنی) جب خدا کو فاعل خیر و شر
دونو جانتے ہین تو طلب توفیق کیسی ۱۴ (۸) اعنی) محض بیمحل اور فصاحت
مین مخل ہی ۹ سلام علے المرسلین) افضل المرسلین کو ترک کر کے جنپر
صلوۃ و سلام بھیجنا واجب ہے بقیہ مرسلین پر سلام بھیجنا دلیل میلان
طبیعی مخاطب ہے طرف مذاہب منسوخہ دیگر انبیا و مرسلین کے جیسا
خلیفہ ثانی روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بکمال رغبت توریۃ
کو پڑھتے تھے جسپر آنحضرتؐ نہایت غضبناک ہوئے اور خلیفۂ اول نے
سکلتک امک یا عمر فرمایا شاید مخاطب نے بکمال ناصبیت افضل
المرسلین پر صلوۃ بھیجنا بالخصوص اسوجہ سے ترک کیا کہ حضرت
کے ساتھ اہلبیت پر بھی صلوۃ و سلام بھیجنا ہوگا جیسا کہ اسیوجہ
سے عبد اللہ بن زبیر نے نمازمین اللھم صل علی محمد و ال
محمد کہنا چھوڑ دیا تھا (۱۰) علی عبادہ الصالحین) لعلل سابقہ
و لاحقہ مخاطب نے یہان اجمال کیا یا خلفاے ثلثہ کے اخراج کے
لیئے اہمال کیا بالجملہ کہان تک اشتراط مخاطب کا بیان کیا جاے
کہ خود حیا آتی ہے پانچ سات سطر عربی کے بعد کہکے اُسکا یہ حال
ہے باقی (۱۱) خاصہ اللہم والہام القسیم۔

الا باحیۃ قال وقد صنف کتابا فی جواز النظر الی المرد واورد
فیہ حکایۃ عن یحیی بن معین رایت جاریۃ بمصر ملیحۃ
صلی اللہ علیہا فقیل لہ تصلی علیہا فقال صلی اللہ علیہا و
علی کل ملیح انتہی یعنے شیخ ہمارے ابو الفضل بن ناصر حافظ کہتے ہین کہ
ابن طاہر کا مذہب اباحیہ تہا اور ایک کتاب دربارہ جواز نظر طرف
امردون کے تصنیف کیا تہا اسمین یہ حکایت تہی کہ کہا یحیی بن معین نے
ایک کمسن لڑکی شوخ وشنگ پر نمک خوش رنگ کو سہ برس پندرہ
یا کہ سولہ کا سن ہ جوانی کی راتین مراد ونکے دن ہ مصر مین ہمنے
دیکھا اور کہا صلے اللہ علیہا یعنے خدا اسپر اپنی رحمت کاملہ نازل کرے
تب لوگون نے اعتراض کیا کہ تم اس لڑکی پر صلوۃ بھیجتے ہو یحیی بن
معین نے کہا اسپر صلوۃ اور ہر ملیح خوبصورتون پر صلوۃ خدا نے
بھیجا ہے بعد اللتی واللتیا واضح ہو کہ یہ مجتہدین اربعہ چیز مخاطب
نے صلوۃ بھیجے ہین وہ بہی کچھ شوخی وشنگی ودلبری ودل آرائی
مین اس ملیحہ مصریہ سے کم نہ تھے اور نہ عشق مزاجی ولوندی مین
یحیی بن معین سے پست ہمت چنانچہ بعض شعرائے کلانی انکے بعض
مسائل لطف آمیز ومسرت خیز کو نظم کیا ہے برائے نشاط خاطر
مقلدین لطافت آگین وتفریح قلوب فریدین عقیدت آئین ذکر
کیا جاتا ہے نظم شافعی گفت کہ شطرنج مباح است مدام ہ راست
گفت است چنین است کہ فرمود امام ہ خواجہ مالک سنجے گفت
ازین نازکتر ہ کہ بہ نزدیک خردمند مباح است غلام ہ بو حنیفہ بہ
ازین گوید در باب شراب ہ کہ ز جوشیدہ بجوشکان نبود ہیچ حرام

حنبلی گفت کہ گر زانکہ بغم میمانی	بستہ بنگ تناول کن و خوش باش مدام
بنگ و مے میخور و بر کون زن و میباز قمار	کہ مسلمانی برین چار امام ست تمام

شیخ فریدالدین عطار کہ بقول شاہ عبدالعزیز صاحب اولیاء کبار وعرفائے نامدار سے ہین فرماتے ہین سہ آبروے غلام خویش مبر و ختر بدنام خویش مبر و نتوان زد بگفتۂ مالک و غوطہ در ورطۂ چنین ہالک و تنبیہ واضح ہو کہ ابن جوزی وہ شخص نقاد اور باصلاح و سداد ہے کہ شناخت موضوعیت روایات اہلسنت اُسکے تحقیق و تنقید پر موقوف اور اس فن مین بکمال کمال و مہارت تمام معروف ہی اور یحیی بن معین کے حقوق و احسانات عامہ تمنین پر بخاری و مسلم سے زیادہ ثابت و متحقق و واضح و مستبین ہے اور مسائل ہوائیہ اربعہ کے مذکور ہوے وہ مثل آفتاب نیمروز کے مشہور اور السنہ جماعت و جمہور پر جاری و ساری ہی اور خواجۂ عطار کی تعریف سے زبان اُنکے مریدین کی عاری ہے اور اکثر امور اُنکے طی کتاب مین مابعد انشاء اللہ مذکور و بکمال وضاحت مسطور ہونگے فانتظر انک من المنظرین قولہ و اما زوجہ اقول اولا نہین معلوم کہ مخاطب نے صلوۃ و سلام کو دوسری کھیپ مین ازواج کو کیون تقسیم کیا اور مادر مہربان کو تقسیم اولے مین محروم کیا اس نا خلفی کا کیا جواب ہے اور اس عنوان کا کیا علاج سبحان اللہ کیا طریق تحریر ہے اگر لیاقت عبارت لکھنے کی نہ تھی تو کیون اپنی جہالت و حماقت و سفاہت کو ظاہر کیا بقول سعدی ہر کہ در پیش سخن دیگران افتد تا مایہ فضلش بدانند

پایہ جہلش شناسند ثانیا صلوات وسلام ازواج سرور انام پر بھیجنا
سہل کام ہی مگر مشکل یہ ہے کہ ایک ام المومنین آپکی دوسری ام
المومنین کو لعنت کرتی تھین اور گالی دیتی تھین تو کیا دونون
اس صلوۃ وسلام مین داخل ہونگی یا احدیہما جیسا کہ تذکرہ خواص
الامۃ سبط ابن جوزی مین ہے وذکر الواقدی ان علیا انما
ولی الاشتر بعد قتل محمد لما التقواتر جل محمد قاتل فتفرق
عنہ اصحابہ فاوی الی خربۃ فاخذ وجیء بہ الی معویۃ
بن جدیج وھو صایم عطشان فمنعہ الماء فقال ابن الیہودیۃ
النساجۃ فجعل اللہ فقتلہ والقاہ فی جوف جیفۃ حمار ثم
حرقہ فلما بلغ ذلک عائشۃ بکت بکاء شدیدا وکانت
تدعوا فی صلاتہا علی معویۃ وعمرو ولما بلغ ام حبیبۃ
اخت معویۃ بن ابی سفیان قتل محمد وتحریقہ شوت،
کبشا وبعثت بہ الی عائشہ تشفیا بقتل محمد بطلب دم عثمان
فقالت عائشہ قاتل اللہ ابنۃ العاھرۃ واللہ لا اکلت شواء
ابدا ولما بلغ علیا قتل محمد فبکی بکاء شدیدا وتاسف علیہ
ولعن قاتلہ انتہی یعنے جب محمد بن ابی بکر کو قتل کیا معاویہ بن
حدیج نے اور اُنکے جثہ کو گدھے کی کھال مین رکھکر جلا دیا تو یہ خبر
حضرت عائشہ کو پہونچی بہت روئین اور ہمیشہ نماز مین معاویہ
وعمرو عاص پر بددعا کرتی تھین اور جب ام المومنین سنیان ام
حبیبہ خواہر معاویہ نے سنا تو اُسنے ایک گوسفند ذبح کیا اور
برشتہ مسلم اُسکا عائشہ کے جلانیکو بھیجا تو عائشہ نے کہا خدا لعنت

کرے دختر زن زنا کار پر واللہ اب کبھی بریانی نکھائینگے او جب
جناب امیر نے خبر شہادت محمد سنی تو بہت روے اور تاسف کیا اور
قاتل محمد پر لعنت کیا انتہی فائدہ اس روایت سے کیئے امر ثابت
ہوے اوّل یہ کہ محمد بن ابی بکر بڑے صاحب کے صاحبزادہ کو معاویہ
حدیث ہے جو صحابی رسول اہلسنت کے نزدیک کلہم عدول سے
تھے قتل کیا نمک حرامی ان سنیوں کی دیکھنا چاہیئے کہ اپنے محسن کی
کیا قدر دانی کیا اور مخاطب نے اوپر بھی صلوۃ بھیجا دوسرے یہ کہ یہ صحابی
مرتکب اس بدعت کے ہوے کہ باوصف ممانعت احراق جثہ محمد کو
کدے کی کمال مین رکھکر جلوایا تیسرے عایشہ کا معاویہ وعمرو
عاص پر بددعا کرنا بمقابلہ اسکے خلاف حکم مادر مہربان مخاطب نے
ان دونون پر بھی صلوۃ بھیجا تری ناخلفی کی چوتھے عداوت
ام حبیبہ کی عایشہ کے ساتھ جسپر اہلسنت مدعی ہین کہ انلوگون مین
کسی قسم کی رنجش وکدورت نہ تھی پانچوین جلانا ام حبیبہ کا عایشہ
کو اور اُسپر گالی ولعنت سننا عایشہ سے دلیل جواز لعن ودشنام
ہے اور برخلاف اُنکے حکم کے ام حبیبہ پر صلوۃ وسلام بھیجنا مخاطب
ناکام کا کام ہے اسکے بعد بھی دعوی فرزندی ام الصبیان بانگ
بے ہنگام ہے پیچھے جناب امیر کا لعنت کرنا قاتل محمد پر جو صحابی
تھا دلیل جواز لعن ہے اور خلاف اس حکم محکم کے مخاطب کا
صلوۃ وسلام بھیجنا اُس صحابی پر دلیل کفر وعلامت ارتداد ہی
والسلام علی من اتبع الہدی قال المنکر لامام المسلمین قسیم
الدین العبد امیدوار رحمت غفار صمد سید قسیم الدین احمد رضوی

بیک حرمی اہل سنت

الناکر

حنفی قادری منعمی مغفرت کرے اللہ تعالےٰ اسکی اور اسکے اسلاف
کی خدمت مین منصفین حق پسند کے التماس کرتا ہی کہ حضرات علماے
شیعہ بداہم اللہ رمان کثیر سے علماء اہل سنت وجماعت کثرہم اللہ سے
دست وگریبان ہین وبمصداق آیہ کریمہ ان الذین فرقوا دینہم و
کانوا شیعا تفریق جماعت مین انکے چاہتے ہین لیکن بقول مخبر
صادق ید اللہ علی الجماعۃ یعنے ہاتھ خدا کا جماعت پر ہے لیکن
محافظ خداے پاک ہوا سکو مقابلہ سے اہل بطالات کے کیا باک
ہو برابر اہل حق یعنے علماے اہلسنت وجماعت کے زیر ہی رہے
ہین چنانچہ شاہد عدل اس قول کا رسالہ نصیحۃ المومنین ونفیحۃ
الشیاطین الملقب بہ تحفہ اثنا عشریہ ہے کہ تصنیف لطیف خاتم
المحققین والمفسرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
اللہ القوی کی ہے اگرچہ مقابل مین اسکے مومن جائسی و
نقال کشمیری صوارم ونزہہ اثنا عشریہ مین ہرزہ درآئی
کر گئے ہین مگر خاک آفتاب پر ڈالنے سے کیا روشنی اسکی چھپتی
ہے خود منہ کی کھا گئے اور فاضل ملتانی رحمۃ اللہ علیہ فتنبیہ السفیہ
ومولانا رشید المتکلمین انار اللہ برہانہ نے رجوم الشیاطین مین خوب
ہی اُنکی تنبیہ وتادیب کی اور اُنکو ذلت فاش دی اسپر بھی سر
بگریبان نہوے وفرزند مومن جائسی نے بحکم سے اگر پدر نتواند
پسر تمام کند تشئید المبانی وطعن الرماح وغیرہا سے بناے
عناد اسلام کی قائم کی امام المتکلمین مولانا حید رعلی حاجی حرمین الشریفین مصنف ہذا
الکلام وازالۃ الغین فی غیر ہماد مولانا لطف اللہ مصنف تفسیر مظہر العجائب وسبقاپ غیر ہمارے ہمنا

رالمشرقین والمغربین نے نقض الرماح فی کبد النباح وطعن السنان
وغیرہما سے بیخ ونبیاد اسکی کھود ڈالی لیکن بنائے مذکورہ سے
ایک خشت شکستہ خشتگر استقصاء الافحام کے ذریعہ سے صاحب
فاروق الاکبر علے اظہر کے ہاتھ لگی کہ اسی مادہ سے اُسنے بنائے فاسد
علے الفاسد قایم کرکے اہلحق کو دھوکا دینے کی فکر کی للا بحکم محکم
ان الباطل کان زھوقا یعنے باطل بتحقیق گم ہونیوالا ہی بقول
شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ ے کس نیاید بزیر سایۂ بوم ؎
ورہما از جہان شود معدوم ؎ کوئی دام مین اسکے نہ آیا اور قادر
قوی نے استیصال کا اسکے سامان کردیا اور ایک بندہ ضعیف کو
قوت دیکر مستعد کیا اُس بنائے اوہن العنبوت کبیت العنکبوت
کو منقلب علے ادبار ہا ودیار ہا کرے اور بانی کو اُسکے ہدایت طریق
حق کی کرے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ برادر بجان برابر مجمع الطاف
منبع اوصاف معدن اخلاق پسندیدہ مخزن خصائل برگزیدہ
ینبوع جود وسخا سرچشمۂ کرم وعطا جیحون علم سیحون علم مقبول حضرت
حق برادرم مولوی شیخ محمد عبدالحق سلمہ رب الفلق ابن الامیر الکبیر
مولوی محمد عبدالحی ادام اللہ مجدہ وحفظہ من افات الغی ابن الحجاج
البار مشہور فی الافاق صاحب الجود والاخلاق مولوی قاضی
رمضان علی غفر ذنوبہ الخفی والجلی ساکن موضع سلطان پور
پرگنہ اندر ضلع سہارن عرصہ دو ماہ کا ہوا کہ ایک رسالہ ابتر
مسمی بہ ذوالفقار حیدر الاکبرمین حارت الامام والمنکر باس اس اضعف
عبادہا لک یوم التناد کے لائے اور خواستگار ہوے کہ لبلہ فریبی

مولف نابلد ازراہ تالیف اس رسالۂ ابتر کی تمام تر ظاہر کیجاوے
کہ کوئی ابلحق اسکے دام مکر مین نہ آجاوے اور جوابات کلہ شکن
ایسے دیئے جاوین کہ بار دیگر ان مولیان ادبار سے کوئی شپرہ چشم
مقابل تاب آفتاب کے نہ آجاوے بلکہ وہ اپنے غار تاریک ہی مین
بعافیت بسر کرین اور ابلحق کو ایذا ندین چونکہ اس فقیر کو مکابرہ
ومجادلہ سے بس احتراز ہے کیونکہ مناظرہ بالفعل عنقا صفت مفقود
و در فتنہ باز ہے اول انکار کیا مگر ہرگاہ خاطر داری برادر موصوف
کی عزیز تھی خصوصًا جب انھون نے مذہب حق کی پاسداری پر
کمر ہمت کی باندھی ہے خدا سے کریم انکو اجر عظیم عطا کرے اور
توفیق خیر کی علے الدوام مرحمت فرماوے واسطے انجاح مرام انکے
بدل مستعد ہوا اور رسالہ مسطور کو بنظر غور دیکھا ظاہر مین
رسالہ مختصر ابتر نظر آیا ولیکن باطن مین تحریفات ولغویات و
افترات وبہتانات وکذبات وبیطالات کا دفتر سراسر پیش نظر
ہوا فی الواقع مولف متعسف نے کذب وتحریف وافترا مین مسیلمہ
کذاب وابن سبا مرتاب کی بھی ناک کاٹی اور یہ رسالہ ابتر لکھکر جہالت کو
اپنی مشتہر دشت ازبام کیا اگرچہ نابلدان مذہب مین اپنا نام کیا الا اہل ذی
استعداد اس مذہب کے بھی کبھی اس رسالہ ابتر کو پسند نکرینگے و
بجائے آفرین کے نفرین کل ہوشمند کرینگے ہر عاقل اسکو رائے سلیم سے
اپنے بشرط دیکھنے رسالہ مزبورہ کے تسلیم کریگا کہ مولف متعسف
کو نحو وصرف کی بھی استعداد نہین ہے شاہد اس قول کا تسمیہ
رسالہ ابتر بفاروق الاکبر مین عارف الامام والمنکر ہے کہ اسمین

بقول کسی خود غلط انشا غلط املا غلط حضرت مولف متعسف ایک
دو خطا سے تو متجاوز ہو گئے ہین اُنسے دریافت کرنا چاہیے کہ آیمین
قافیہ کا بھی لحاظ ہے یا اُنکا قافیہ تنگ ہو گیا منکر بکسر کاف
صیغۂ اسم فاعل معطوف عارف الامام ساتھ اکبر بفتح الباء صیغۂ
اسم تفضیل کے کیونکر ہم قافیہ ہو سکتا ہے شاید مولف متعسف
انی شئتم کے عموم مین اگر واسطے قافیہ بندی منکر بکسر کاف کے
زیر و زبر اکبر مقولہ اپنے مین تمیز نہ کر سکا اور بے بصری مین زیر ہی
کو اختیار کیا اگرچہ خلاف قواعد صرفیہ ہوا حتی کہ جاے خندہ ہر ابجد
خوان علوم عربیہ ہوا مگر مولف متعسف عامل مثل مشہور ہوا کہ
گند حک باخشکہ اگرچہ گندہ است ایجاد بندہ است لاحول ولا
قوۃ الا باللہ اسی علم پر حضرت کو تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے
پسح ہے گر ہمین مکتب است واین ملا کار طفلان خراب خواہد
شد ۔ یہ تو اُنکی پہلی خطا ہے علم صرف مین اور دوسری خطا کہ نحوی ہی
اور اُنسے صادر ہوئی یہ ہے کہ موصوف وصفت مین خیال تعریف
وتنکیر کا نہ کیا لفظ اکبر معرف باللام کیا اور اُسکے موصوف مین سے
حرف تعریف کو چھٹ کر گئے یہ نادانی کا کام کیا اگرچہ عم بزرگوار اُنکے
اپنی تقریظ مین کہ اسی رسالہ ابتر پر دس گیارہ سطر بطور تبرک
دست مبارک سے اپنے لکھ گئے ہین خواہ بیداری یا غفلت مین ہو
اصلاح خطاے ثانی کی کر گئے ہین مگر علت اولے مین وہ بھی گرفتار
ہین اور الزام اول کے زیر بار ہین اور وقت تفصیل خطاے مجمل
اُنکے ظاہر ہو گا کہ وے بھی اپنے بڑا رزادہ کے ہم قطار ہین اور

کسقدر متحمل اور زیر بار ہین کہ ناصح برادر زادہ نافہم از انجام کار
ہین اور تیسری خطا کہ خطاے منکر اور حایط اعمال حسنہ مولف
متعسف رسالہ ابتر ہی محصل تسمیہ رسالہ علے اظہر اعنی فاروق لاکبر
بین عارف الامام و المنکر ہے صاحبان عقل وافی و فہم کافی خوب
واقف ہین کہ اس خطاے ثالث ثالثہ مین صرف مولف متعسف
ہی خطاوار نہین بلکہ اسلاف معدن اختلاف اسکے بھی طعن و
لعن کے سزاوار ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علیکم وعلے
شرکم واذا کہ انتہی یعنے جب دیکھو تم اُن لوگونکو کہ بُرا کہتے ہون
اصحاب کو میرے پس کہو تم لعنت خدا کی تمپر اور شرارت و ایذا پر
تمہارے انتہی سچ کہا ہے کسی نے سب و شتام بمذہبیکہ طاعت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ہ اس فرقہ سابہ رافضہ کو خدا
کا کچھ خوف و دہشت نہین رسول کی ذرہ برابر محبت نہین جن
لوگون کی زور تلوار نے اسلام کا نام بلند کیا اور کوشش بلیغ
نے اُسکے ارکان دین کو ارجمند کیا چار دیواری ایمان کی جنکی
قوت سے قائم ہوئی بناے ذکر کلمہ طیبہ کی جنکی ذات سے دائم ہوئی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنکی محبت کو اپنی محبت فرماتے
ہین اور اُنکی عداوت کو اپنی عداوت قرار دیتے ہین چنانچہ
فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا
من بعدی من احبہم فبحبتی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم انتہی
یعنے ڈرو اللہ سے شان اصحاب مین میرے نہ بناؤ اُنکو دشمن بعد

میرے جو دوست رکھے انکو پس میری محبت سے دوست رکھتا ہے
انکو اور جو بغض رکھے اسنے پس میرے بغض کے ساتھ دشمن رکھتا
ہے انکو انتہی انکو یہ مقلدین ابن سبا برا کہتے ہین وکلمات لایعنی
شان مین انکے استعمال کرتے ہین قولہ تعالے کبرت کلمۃ تخرج
من افواھھم ان یقولون الا کذبا انتہی یعنے فرمایا خدا ے
تعالے نے بڑا ہی کلمہ کہ نکلتا ہے منہ سے انکے نہین بولتے وے مگر
دروغ انتہی افترا پردازی کو اس فرقہ شیعہ خصوصاً مولف
متعسف رسالہ اثنا عشر کے خیال کرنا چاہیئے کہ دو اعتراض مخدوش ایک
اہل علم پر فرقہ حق اہل سنت وجماعت سے وارد کیا جب جواب
باصواب پا گیا جواب اعتراض دوم کی بار سے سر نہ اٹھا سکا و
بقول محقق دروغ گو را حافظہ نباشد جواب مذکور کو نسیاً
منسیاً کر گیا وجواب اعتراض اول کے ابطال مین عادت جبلی و
شرارت ذاتی کو اپنے دخل دیا یعنے طعن وتشنیع اور زبان درازی
حضرت مین اجل اصحاب نبی امین وسلف صالحین کے شیوہ اپنا
اور تحریف کلام مجید واقوال متقدمین کو پیشہ اپنا کیا اور کیون نہ
اس رئیس اس فرقہ شیعہ کا عبد اللہ ابن سبا ضلالے انہین
محرفین سے تھا کہ جنکی شان مین خدا ے عزوجل اپنے کلام پاک
مین فرماتا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے یہودیان تحریف
کرتے ہین کلمون کی جگہون سے انکی خیر دے تو یہود مجود تھے
بعد انکے باعث تقلید ابن سبا نامسعود کے یہ فرقہ شیعہ بہی محرف
غنود ہوا چنانچہ انشاء اللہ تعالے عند التفصیل حال اضلال

وتضلیل ظاہر ہوگا آمدم بر سر مطلب اینکہ جب مولف متعسف
تسمیہ رسالہ ابترین اپنے حد سے متجاوز ہوگیا اور وہ نام اختراع
کیا کہ شیطان الطاق وزرارہ کے (وہو اشر من الیہود والنصاریٰ
بقول حضرات ائمہ معصومین رضی اللہ عنہم کے وہم وگمان مین
بھی نہ آیا ہوگا اور شیخ صدوق وشیخ حلے کان نے بھی وہ نام نہ سنا
ہوگا پس بمصداق آیہ کریمہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلا بدی
کا مثل بدی اسکے ہی بفحوائے مصرع بدی را بدی شرط باشد جزاء
اور بفرمودہ شیخ سعدی سہ نکوئی با بدان کردن چنان است
کہ بد کردن بجائے نیکمردان ۔ نام اس رسالہ وافیہ کاملہ شافیہ
کا کہ مودب مولف متعسف رسالۂ ابتر ہے الضرب المنکر علی
فرق الاظہر رکھا گیا اگرچہ تکلم بہ کلمات غیر مہذبانہ طریقہ
اپنا نہین لیکن الضرورات تبیح المحظورات ع کلوخ انداز
را پاداش سنگ است ۔ اصل مطلب تحریر رسالہ ہذا سے یہ
ہے کہ مولف متعسف بعد مطالعہ اسکے طریق حق کو اختیار کرے
اور ایذا دہی سے اہل حق کے احتراز کرے اور سب وشتم سے
مومنین صالحین کے زبان آپنے روکی فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے سباب المومن فسوق یعنے برا کہنا مومن کو فسق
ہے اور فرمایا خدائے علیم نے کتاب کریم مین بئس الاسم
الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون
یعنے برا ہے نام فسق بعد ایمان کے اور جو نہ توبہ کرے پس وہی
لوگ ظالمین ہین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت

بلا کسی لقب تعظیمی لکھا تھا من لاادب لہ لادین لہ لکھا ہی وہ
جملہ یہان بطریق اولے چسپان ہوگا جس سے بقول خود منکر
کا بے دین محض ہونا ثابت ہوا پس فقیر بھی انشاء اللہ یہان
فہما امکن لحاظ ان امور کا کریگا مگر کسیطرح اگر جولانی کمیت
قلم مین کوئی امر خلاف داب تحریر ہو تو جواب درشت کلامی
مخاطب سمجھکر اس فقیر کو معذور جانین ع والعذر عند کرام
الناس مقبول اور اُس ظرافت کو محض مخاطب ہی پر محمول
گردانین اور ازانجاکہ تعرض اغلاط لفظی معنوی وترکیبی خلاف داب
محصلین ہے اور احصا انکا کلام مخاطب مین خارج از امکان بھی ہی
لہذا لغرض تنبیہ امور ضروری نقض تفصیلی کلام مخاطب کیطرف
متوجہ ہوتا ہون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم قولہ
العبد امیدوار رحمت الہی اقول کلمۂ حق بر زبان جاری العبد
یعنے دور تر رحمت غفار صمد سے ہونیکا اقرار کیا یہ دلیل اسکی
ہے کہ مخاطب خود ہی اپنے کو شیطان سے بڑھکر سمجھتا ہے والا
رحمت حق سے شیطان بھی مایوس نہوگا اور خود کلام ایزدی مین
نہی صریح وارد ہی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنے نا امید نہو رحمت
خدا سے اور سچ ہے کہ دشمنی جناب امیر علیہ السلام اور انکی اولاد
طاہرین و ائمۂ معصومین کی اسیدرجہ کو پہونچا دیتی ہی اور اسیوجہ
سے غلطی ناسخ وسہو کاتب پر محمول نکیا گیا گو وہ حمل ناممکن بھی
تھا بوجہ انحصار اغلاط کتابت کے غلطنامہ مین جو شروع کتاب
مین منضم ہے علاوہ بران مخاطب کے نزدیک غلطی کاتب کا وجود

بھی نہین ہے نہ اُسکو کبھی تسلیم کرتے ہین اگرچہ مین معاوضہ اُسکا
نہین کرتا لیکن بوجہ وضوح تمام یہان اشعار کیا گیا دکفی
اللہ المومنین القتال قولہ سیدا قول اولا بنا بر قول مشہور
بر السنہ جمہور مذکور سید سنی بنا شد دیگ چوبی بنا شد سیادت
مخاطب غیر مسلم ہے ولا اقل انہ لیس من اہلک ومن تبعنی فانہ
منی تو بہر گونہ مسلم ہے ثانیا بنا بر بغض لولی علامۃ
معروفۃ کتبت علے جبہات اولاد الزناء ولفجواے
محبت شہ مردان مجوز بے پدرے کہ دست غیر گرفتہ است
پاے مادر او ثبوت نسب نصاب منظور فیہ ہست ثالثا جب
مخاطب نے اخوی شیخ محمد زکی سلمہ اللہ العلی سے اپنا اولاد
جناب امام حسن عسکری سے ہونے کا اقرار کیا والعہدۃ علے
الراوی اور بعد تحقیق واستماع عبارت صواعق محرقہ وغیرہ
کے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے کوئی اولاد بجز
حضرت حجۃ اللہ فی ارضہ القایم بامرہ علیہ وعلے ابائہ الف صلوۃ
وسلام نہ چھوڑا تو پھر آپ کا رضوی لکھنا غیر مرضی ہے مجہول
النسب ہونا بھی متحتم ہوا اور طوق لعنۃ اللہ علے داخل النسب و
خارج النسب کا بھی گلے کا ہار ہوا اور اپنے باپ کا نام ونشان
نہ لکھنا اور بھی موجب ننگ وعار ہوا رابعا از انجا کہ مخاطب
از روے دعوی سیادت وظہور مشرب وقومیت وپیشہ وحرفت
کے اصلا ونسلا طرفہ معجون ومجموعہ اقسام جنون بنے لہذا بمناسبت
مقام ایک حکایت لطیف عرض کیجاتی ہے شاید ناگوار طبع شریف

jabir.abbas@yahoo.com

نہوکہ ایک عالم فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ سے اور بعض فضلہ اہلسنت
سے کہ مدعی سیادت تھا مباحثہ ہوا عالم شیعہ نے اثنائے کلام مین
صلوۃ وسلام اوپر محمد وآل محمد علیہم السلام کے بھیجا اُس فضلہ سنیہ
نے جو مثل آپکے مدعی سیادت تھا کہا کہ کیا دلیل ہے واسطے جواز
صلوۃ کے غیر انبیا پر عالم شیعی نے اور ادلہ کو ترک کرکے آیہ
کریمہ اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون
اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم کی تلاوت فرمائی تب اُس
فضلہ سنی نے بکمال عناد بلالحاظ عقوق اباواجداد کہا کہ علی ابن
ابیطالب اور انکے اولاد کو کیا ایسی مصیبت پہونچی جو مصداق
اُس آیہ کریمہ کے ہوے عالم شیعی نے ذکر مصائب اہلبیت کو
بنظر شہرت ترک کرکے بغرض مزید خجالت مناظر کے فرمایا کہ اس سے
زیادہ کیا مصیبت ہوگی کہ تم ایسا فرزند آنکی اولاد مین پیدا ہوا
کہ بعض منافقین کو اُنپر ترجیح وتفضیل دیتا ہے اور اپنے اباو
واجداد پر صلوۃ بھیجنے کا بھی روادار نہین ہوتا تمامی اہل
مجلس اس لطیفہ پر ہنس پڑے اور وہ فضلہ سنی خجل ومنفعل
وخفیف ومضمحل ہوا بعض شعرانے حاضرین مجلس سے یہ اشعار
تضمین کئے ؎ اذا العلوی تابع ناصبیا ٭ بمذھبہ فما ھو
من ابیہ ٭ وان الکلب خیر منہ طبعا ٭ فان الکلب طبع ابیہ
ترجمہ یعنے جب کوئی سید علوی سنی ناصبی کے مذہب
کی متابعت کرے تو جاننا چاہیئے کہ وہ اپنے باپ کا پیدا نہین ہے
کتا اُس سے بہتر ہے کہ اُسمین اپنے باپ کی طبیعت موجود ہے

والعاقل تکفیہ الاشارۃ قولہ قسیم الدین احمد اقول اولا یعلم
کس قسم کا نام ہے جس سے سراسر کفر مسمّیٰ کا ظہور تام ہے اسلیئے کہ
منطقین وغیرہ کا قول مشہور ہے قسیم الشئ بائنۃ یعنے جب ایک
مقسم کی دو قسمین نکلینگے تو ان دونون کو باہم قسیم کہتے ہین اور وہ
دونون قسیم باہم متبائن ہوتے ہین ایک دوسرے کی ضد ونقیض
ہوتے ہین پس جب آپ قسیم دین ہوئے تو بنا بر اس قاعدہ اہل
میزان کے آپ مبائن دین کے ہوے اور مبائن دین نہین ہے
مگر کفر فطابق الاسم بالمسمے کالنعل بالنعل وذلک ظاہر
لیس بالمعمی اور اگر قسیم بمعنی قاسم ہے فلم یکن لہ من الدین
قسمۃ لما اشتہر ان القاسم مجرم اور ظاہر تقسیم دین تقسیم الے
الحق والباطل ہی فماذا بعد الحق الا الضلال ثانیا در صورت
بدنامی احمد کا قسیم الدین سے بدل ہونا بھی بے ادبی ہے اسم
مبارک جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ کہ یہ دوسری علامت کفر ہے
ہان ممکن ہی کہ خود کو بے قصور کہئے اور ابوین کو مبتلاے بیلاے
بدنامی کیجئے ثالثا جو خطاے ثالث انکی تصور کیجا سکتی ہے یہہ ہی
کہ مخاطب نے سب نسبتین اپنے مثل حنفی قادری منعمی ہونے کی
ظاہر کین مگر نہین کہ کس سانحہ سے نسبت اول اپنی یعنی ابنیت
وولدیت اپنی ظاہر نہ کی کہ بہت ضروری تھی اور فن النساب کا مدار
اسی پر ہے اور داب مصنفین سے بھی ہے کہ اپنی ابنیت کو ظاہر
کرتے ہین شاید انکو مصرع مشہور خیال آیا ع من بیچارہ ناخلف
پدرم ؛ بہر کیف اس اخفا سے کچھ شک تو ہوتا ہے اور احتمالات

مظنونہ ومسموعہ کی تصدیق ہوا چاہتی ہے اگر اسم والد ماجد بوجہ
من الوجوہ المخفیہ لا معلوم تھا تو کاش کسی کا نام فرضی طور پہ بھی
مثل غلام مرتضی و عابد حسین رضوی فرضی کے لکھدیتے کہ یہ راز
مخفی پوشیدہ رہجاتا اور آپکو لوگ مجہول الاب نہ کہتے آپ ہی غور
کرین کہ یہ ایسا امر ضروری تھا کہ ہرچند بہ نسبت خلیفہ ثانی کے
بھی لوگ مختلف طور سے روایت کرتے تھے اور تعدد قرابت ثابت
تھا جیسا کہ مثالب کلبی سے لوگ نقل کرتے ہین مگر بنا بر اغلبیت
ابن الخطاب کہلاتے تھے اور اگر کوئی امر دیگر مانع اظہار اسم
مبارک ہو تو آپ جانئے ما علینا الا البلاغ قولہ حنفی اقول
یہ نسبت آپکی طرف آپکے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کے ہے جس سے
معلوم ہوا کہ آپ انکے ملت و شریعت پر ہین جناب رسالتمآب یا
اہلبیت طاہرین سے آپکو کوئی واسطہ نہین ہی اور اسی نسبت کو
دوسری نسبتو پر مثل محمدی یا ابا بکری یا عمری وغیرہ کے ترجیح دیتے
ہین چنانچہ آپ خود بحث امامت مین لکھتے ہین پس اسی معنے کر
ہملوگ ایمہ مجتہدین کو امام کہتے ہین چنانچہ تفسیر بیضاوی و مدارک
وغیرہما مین تحت تفسیر آیہ کریمہ یوم ندعو کل اناس بامامہم
کے یعنے جس روز پکارینگے ہم ہر آدمیونکو ساتھ امامون انکے
کے مکتوب ہے کہ مراد امام سے یا نبی یا کتاب یا مقدم فی الدین
ہی جسکا مطلب صاحب تفسیر حسینی نے یہ لکھا ہے کہ پکارا جاویگا مثلاً
یا محمدی یا اہل القرآن یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی وغیرہم انتہے
پس معلوم ہوا کہ جسطرح آپ یہان اس نام سے امام کے مشہور ہین

ضرب منکر ۱۰

قیامت کے روز بھی اسی نام سے پکارے جائینگے اور ہملوگ یا محمدی
یا علوی یا جعفری یا انتاعشری کے خطاب سے ہونگے ۔ اے
مھوس اپنی اپنی قسمت اسکا رشک کیا ۔ کیمیا تیرے لیئے خاک شفا
میرے لیئے ۔ بہرکیف باقتضاے مقام فسردوی ہوا کہ کچھ مختصر
حال آپکے امام اعظم کا جنکے دین و شریعت وطریق وملت وسنت
پر آپ ہین اور قیامت کے روز انھین کے نام سے پکارے
جائینگے اماسنت کے ایمہ ثقات ومجتہدین عالی درجات کی زبان سے
مذکور ہوا اگرچہ تفصیل اسکی بھی انشاء اللہ بعد اسکے مذکور ہوگی
لیکن یہان دو چار قول پر اختصار کیا جاتا ہے اولا آپکی منسوب
الیہ ثانی عارف ربانی قطب صمدانی غوث اعظم پیر دستگیر
محبوب سبحانی ماعظم شانی شیخ عبدالقادر جیلانی نے منسوب الیہ
اول ابوحنیفہ نعمانی کوجنکے طرف نسبت کرنا مخاطب نے اپنا فخر
دوجہانی وشرف جاودانی جانا ہے فرقہ ہالکہ مرجئہ سے شمار
کیا ہے چنانچہ غنیۃ الطالبین مین بعد تذکرہ فرقہ ناجیہ وفرقہ
ہالکہ کے کہا ہے فاصل ثالث وسبعین فرقہ عشرۃ اھل السنۃ و
الخوارج والشیعہ والمعتزلۃ والمرجئۃ والمشبھۃ والجھمیۃ
والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ بعد آسکے کہا ہی اما المرجئہ
فقرقھا اثنا عشر فرقۃ الجھمیۃ والصالحیہ والشمریلۃ
والیونسیہ والیونانیہ والنجاریہ والغیلانیۃ والثبیۃ
والحنفیۃ والمرسیۃ والمعاذیۃ والکرامیۃ بعد آسکے کہا
اما الحنفیۃ فھم اصحاب ابی حنیفۃ نعمان بن ثابت

ص ۲۲۷
غنیۃ الطالبین ۳

نزعم ان الایمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله
وبما جاء به من عنده جملة علی ما ذکره البرهوتی فی
کتاب الشجرة بعد اسکے کہ اتباع الحنیفة کلهم فی النار
انتہی یعنے اصل تہتر فرقہ کے دس ہے سنی خوارج شیعہ معتزلہ مرجیہ
جہمیہ مشبہیہ ضراریہ نجاریہ کلابیہ لیکن مرجیہ پس فرقے اسکے بارہ
فرقہ ہین جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ غیلانیہ شبیبیہ
حنفیہ مرسیہ معاذیہ کرامیہ لیکن حنفیہ پس وہ مریدان و
تابعان ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ہین کہ گمان کیا کہ ایمان کہتے ہین
معرفة و اقرار بخدا اور رسول اور ما جاء به الرسول کو جیسا کہ برہوتی
نے کتاب شجرہ مین ذکر کیا اور تابعان ابو حنیفہ سب فی النار ہونگے
اور اگر شاید کسی متعصب معاند کو اس قول سے غوث اعظم کی انکار
ہو یا نسبت غنیة الطالبین مین طرف غوث اعظم مذکور کی شک
ہو تو مین بحولہ و قوتہ تعالے ان دونون امرونکو ثابت کرتا ہون
کہ پھر کسی جاہل کو کوئی عذر نہو اما صحت نسبت غنیة الطالبین
طرف غوث اعظم مذکور کے پس شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز نے
قرة العینین فی تفضیل الشیخین مین لکھا ہی قال سیدی عبد
القادر رضی الله عنه فی الغنیة اور ترجمہ مولوی عبد الحکیم
سیالکوٹی سے جو نیچے عبارت غنیہ کے مرقوم ہی ظاہر ہے اور اس عبارت
اما الحنیفة الخ پر بھی کچھ حاشیہ بادعاے باطل الحاق چڑہایا ہے
لیکن صحت قول مذکور پس ملا علی قاری نے منہج ازہر شرح فقہ اکبر
مین لکھا ہی واما ما وقع فی الغنیة للشیخ عبد القادر الجیلانی

ص ۲۷ کمانی صیانة الایمان المعنی وکیل احمد

عند ذکر الفرق الغیر الناجیۃ حیث قال ومنھم القدریۃ
وذکر اصنافا منھم ثم قال ومنھم الحنفیۃ وھم اصحاب
ابی حنیفہ نعمان ثابت الخ یعنے جو غنیہ مین شیخ عبد القادر
جیلانے ذکر فرقہ غیر ناجیہ مین کیا ہے کہ بعض اُنسے قدریہ ہین اور
اُنھین قدریہ سے حنفیہ اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت الخ پس
اس قول سے دونون امر واضح و آشکار ہوے ثانیاً کیونکہ یہ ارشاد
صداقت بنیاد غوث الاعظم نہ فرمائین اِن حضرت ابو حنیفہ کوفی نے
بھی تو تمامی سنیونپر قیامت عظمیٰ قائم کی ہے کہ کہا ایمان ابو بکر و
ابلیس واحد ہے چنانچہ قاضی ابو الیمن نے تردید قول خطیب
مین دربارۂ نقل تجویز عبادت نعال امام اعظم سے باین عبارت
لکھا ہے کما قال ابن جزلۃ فی مختار مختصر تاریخ خطیب ان
ابا حنیفۃ سئل عن رجل قال اشھد ان الکعبۃ حق ولکن
لا ادری ھذہ ھی التی بمکۃ ام لا فقال مومن حقا و
سئل عن رجل قال اشھد ان محمد بن عبد اللہ نبی ولکن
لا ادری ھو الذی قبرہ بمدینۃ ام لا فقال مومن حقا و
قال الحمیدی من قال ھذا فقد کفر پھر کہا ثم اتبع الخطیب
ذلک بانظامۃ الکبری یروی باسنادہ ان ابا حنیفۃ
قال لو ان رجلا عبد ھذہ النعل یتقرب بہ الی اللہ لعلہ
لم ار بذلک باسا وحکی عن سعید انہ قال ھذا ھو الکفر
ولعمر واللہ ان الاضراب عن ذکرھا قالہ الخطیب وصنفہ
فی ھذا الباب اولی واجمل واحق فان الزبرۃ قد اثقلت

فضائل ابوحنیفہ کرخی

من رمی ابی حنیفہ بالارجاء وقولہ فی الایمان قول بلا عمل
الی عبادۃ الاصنام فانہ لا فرق بین عبادۃ النعل وعبادۃ
الحجر والخشب وھل جاھد البنی قریشا وقتالھم ودعاھم
الا الی ترک عبادۃ الاصنام وان یعبد اللہ فاذا قال قایل
انی اعبد النعل اتقرب بہ الی اللہ فھل ھو الا نفس قول
المشرکین ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی وجمیع ما اتی
بہ بعد ذلک حقیر یسیر عند ھذہ الحکایۃ فانہ ذکر عنہ
ان الایمان قول بلا عمل وشنع فی حکایات اورد ھا عنہ
یترفع قدرہ عن مثلھا وعن التفوہ بھا منھا ان ایمان ابی
بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وایمان ابلیس واحد نعوذ باللہ
انتہی یعنے کہا ابن جمرنے مختار مختصر تاریخ خطیب مین کہ ابو حنیفہ
سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کوئی کہے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ کعبہ
حق ہی مگر نہین جانتے کہ یہ وہی کعبہ ہی جو مکہ مین ہے تو ابو حنیفہ
نے کہا کہ وہ شخص مومن حق ہی اسیطرح جو کوئی کہے کہ محمد بن عبداللہ
نبی برحق ہین مگر نہین جانتے کہ یہ وہی محمدؐ ہین جو مدینہ مین
مدفون ہین تو وہ بھی مومن حق ہے کہا حمیدی نے کہ کہنے والا
اسکا کافر ہے اور بعد اسکے خطیب نے قیامت کبریٰ یہ قائم کی
کہ باسنا د ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ کہا ابو حنیفہ نے اگر کوئی شخص
بغرض تقرب الی اللہ عبادت کفش دپاپوش کرے تو کچھ ہرج
نہین ہے کہا سعید نے کہ یہ کلمہ عین کفر ہے واللہ اگر خطیب ایسے
اقوال کو نقل نہ کرتا تو بہتر تھا کیونکہ اب مصیبت نے ترقی کی ابو حنیفہ

جواز عکس و نقیض

کے مرحبہ ہونے سے اور ایمان کو قول بلا عمل کہنے سے طرف اسکے
کہ ابو حنیفہ قایل عبادت اصنام تھے یعنے بت پرست تھے کیونکہ
درمیان عبادت نعل وعبادۃ سنگ وچوب کوئی فرق نہین ہی اور
نہ جہاد کیا پیغمبر خدا نے قریش سے مگر اسی لیئے کہ اُنسے بت پرستی
ترک کرائین اور عبادت خدا کرائین جب قایل نے یہ کہا کہ ہم عبادت
کفش کرتے ہین بغرض تقرب اے اللہ تو یہی بعینہ قول مشرکین
ہے کہ ہم عبادت بتونکی نہین کرتے مگر اسی غرض سے کہ تقرب خدا
حاصل ہو اور بعد اسکے جو کچھ خطیب نے ذکر کیا ہے وہ ان امور
کے بہ نسبت حقیر ویسیر ہین کہ کہا ابو حنیفہ نے ایمان ابوبکر و ایمان
ابلیس ایک ہے انتہی مختصرا اور یہ مضامین حیرت آگین کتاب
المنتظم ابن جوزی مین بھی بشرح وبسط تمام مذکور ہین من شاء
الاطلاع فلیرجع الیہ اور واضح ہو کہ یہ قول مخصوص بہ ابو حنیفہ
ہی نہین ہی اسلیئے کہ عام اہلسنت یعنے اشاعرہ کا یہی عقیدہ ہی
گو بصراحۃ اسکے قائل نہون چنانچہ مولوی عبد العلی بحر العلوم
سیّنہ کے کلام سے شرح مسلم الثبوت مین ظاہر ہے ویجوز نسخ
وجوب الایمان وحرمۃ الکفر عند الاشاعرۃ فالایمان والکفر
سیّان عندہم وما اوجب الشرع فہو حسن وما حرم فہو حرام الخ
یعنے منسوخ ہونا وجوب ایمان کا اور حرمت کفر کا نزدیک اشاعرہ
کے جائز ہے پس کفر وایمان انکے نزدیک مساوی ہی جسکو شریعت
نے واجب کیا حسن ہی اور جسے حرام کیا وہ حرام ہی الخ پس ہرگاہ کفر و
ایمان انکے نزدیک مساوی ہوا تو یہ کہنا ابو حنیفہ کا کہ ایمان ابوبکر

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

وابلیس ایکسہی بجا و درست ہوا ثالثا ابن جزلہ نے اپنی مختصر تاریخ
خطیب مین لکہا ہے انہ ای ابا حنیفۃ کان ھذ ھبہ مذھب
جھم یعنے ابو حنیفہ کا مذہب جہمی تھا رابعا ارشد تلامذہ ابو حنیفہ
ابو یوسف بہی قایل تھے کہ ابو حنیفہ مرجی جہمی خارجی تہے چنانچہ
قاضی ابو علی یحیی بن جزلہ نقلا عن القاضی ابو الیمن کہتے ہین و
اعجب مامر فی ھذ الباب ماختمہ باسنادہ عن سعید
بن سالم قال قلت لقاضی القضاۃ ابی یوسف سمعت اھل
خراسان یقولون ان ابا حنیفۃ جہمی مرجئی فقال یے
صدقوا ویری السیف ایضا قلت لہ فاین انت منہ فقال
انا کنا نا تیہ یدرسنا الفقہ ولم نکن نقلدہ دیننا
یعنے سعید بن سالم سے روایت ہے کہ کہا مینے قاضی القضاۃ ابو یوسف
سے کہ اہل خراسان کہتے ہین ابو حنیفہ جہمی مرجئی تھے تو ابو یوسف
نے کہا کہ سچ کہا اُن لوگون نے اور وہ خارجی تھے پس مینے کہا کہ
تمہارا کیا اعتقاد ہی ان امور مین تو کہا کہ ہم لوگ فقط درس فقہ لینے
کو اُنکے پاس جاتے تہے امر دین مین ہرگز متابعت نہین کرتے تھے
انتہی پس ہر چند ابو یوسف اپنی مرجی ہونیکے منکر ہین مگر ابن قتیبہ نے
کتاب معارف مین ابو حنیفہ و اُستاد اسکے حماد و محمد بن الحسن و ابو یوسف
شاگرد کو سبہونکو مرجئی لکہا ہی چنانچہ یہ عبارت اُسکی ہے اسماء المرجیہ
ابراھیم التیمی عمر بن مرۃ ابو ذر الھمدانی طلق بن حبیب حماد
بن ابی سلیمان ابو حنیفہ الفقیہ عبد العزیز بن رواد ابنہ
عبد المجید خارجہ بن مصعب عمر بن القیس الماصر

ابو معاویہ الضریر یحیی بن زکریا ابن ابی زائدہ ابو یوسف صاحب
الرای محمد بن الحسن محمد ابن السایب مسعر بن کرام انتہی
اور علامہ ذہبی بھی اسکے مقرہین کہ ابو حنیفہ مرجی تھے بلکہ اس
مذہب مین اجلہ اصحاب کو اپنے شامل کیا ہے اور مذمت سے اس
مذہب کے دست بردار ہوے ہین جیساکہ کما میزان الاعتدال
بین اما مسعر بن کرام فحجۃ امام ولا عبرۃ بقول السلیمان
کان من المرجئۃ مسعر وحماد بن ابی سلیمان والنعمان وعمر بن
مرۃ وعبد العزیز بن ابی رواد وابو معاویۃ وعمر بن ذر
وسرد جماعۃ قلت الارجاء مذھب لعدۃ من جلۃ
من العلماء لا ینبغی التحامل علی قائلہ یعنے مسعر بن کرام حجۃ و
امام ہے اور سلیمانی نے یہ جو کہا ہے کہ مرجی تھا مسعر وحماد بن ابی
سلیمان ونعمان ابو حنیفہ وغیرہ جنکا نام مذکور ہوا اسکا کچھ اعتبار
نہین ہے کیونکہ ارجاء بہت سے علمائے جلیل القدر کا مذہب
تھا اسپر اعتراض نکرنا چاہیئے انتہی اور یہ ارجاء وہی ہے جسکو مخاطب نے
مرض رجی تجویز کرکے بغرض پیش بندی نجات وبرات اپنی خطبہ
مین ظاہر کیا تھا اور بغرض پردہ پوشی یا ابہام وتلبیس سابقین کے
بطالات وکفریات مین داخل کیا تھا اب نہین معلوم کہ اپنے اس امام
الملحدین کا فرمان سنکر کس بیابان مین جاکر اپنے کو ہلاک اور جاہمہ زندگی کو
چاک کرینگے اگرچہ سابقا حدیث نبوی درباره مرجیہ وقدریہ مشکوۃ
سے ذکر ہوئی اب یہاپر بعض آئمہ اعلام کا قول درباره مذہب ارجاء
نقل کیا جاتا ہے اور بغرض اختصار ترجمہ پر اقتصار ہوتا ہے ابن جوزی

تلبیس ابلیس مین کہتے ہین کہ مرجیہ قایل ہین کہ جو اقرار الشہادتین کرے
اور تمامی صغایر و کبایر کا مرتکب ہو وہ ہرگز داخل آتش جہنم نہوگا
حالانکہ یہ عقیدہ مخالف ہی حدیث صحیح کے کہا ابن عقیل نے کہ بے شبہہ
موجہ مذہب ارجا کا زندیق تھا کیونکہ صلاح عالم موقوف ہے
اثبات جزا و سزا و اعتقاد وعد و وعید پر اور مرجیہ کو چونکہ انکار
صنائع عالم کرنا دشوار تھا کہ خوف تھا مبادا احکام شرعی جاری ہون
اور عوام الناس نفرت کرین اور غرض تحصیل دنیا فوت ہو اور رشد ائد
زیادہ ہون اسلیے اصل جنت و نار کا انکار کیا اور سیاست شرعی کو
باطل و بیکار ٹھہرایا پس یہ فرقہ بدترین فرقہ اسلام ہی انتہی ملخصا
شاید ہمارے مخاطب چونکہ مقلد ابوحنیفہ مرجی کے ہین اسیوجہ سے اکثر ہفوات
و کفریات خصوصا نسبت خلاصہ موجودات جناب امیر و امام آخر الزمان
علیہم الصلوۃ و السلام من اللہ المنان استعمال فرماتے ہین کہ جب
روز جزا کی باز پرس کا ایمان ہی نہین ہے تو پھر دل کا حوصلہ کیون
نہ نکالین اور ذریات طیبین خیر المرسلین کے بارہ مین سنت اپنے
خال المومنین امیر المومنین معاویہ کی جس سے بنیاد بے بنیاد سنت
و جماعت قائم و مستحکم ہوتی ہے کیون نہ جاری کرلین خیر مخاطب
کیواسطے قیامت کبری و حادثہ عظمی یہ ہے کہ خطیب بغدادی جسکی
فضائل و مناقب بستان المحدثین شاہ صاحب مین قابل ملاحظہ
ہے وہ دجال موعود انہین امام اعظم سفیان ابوحنیفہ نعمان کو
کہتے ہین جیسا کہ مختصر تاریخ خطیب مین ابوعلی یحیی جزلہ فرماتے ہین
وختم ای الخطیب الابواب الخشنۃ بان قال ذکرہا قالہ

العلماء فی امر رایہ والتحذیر فیہ الی مایصل بذلک من ذکر
اخبارہ وبدعہ یالطعن علی من قال بالرای وما ورد من
الاخبار فیہم فسلک مذہب النظام ومن تبعہ من نفاۃ
القیاس سواء وادرد اضعف شبہاتہم وادرد السباب
وانہ دجّال ہذہ الامۃ وانہ ما ولد فی الاسلام مولودا
ضرمنہ انتہیٰ یعنی ختم کیا خطیب بغدادی نے اپنے اُس باب کو
جسمین اُسنے ذکر ابوحنیفہ کیا تھا اُن اقوال پر جو علما نے دربارہ اُسکے
رائے و قیاس کے کہا ہے اور جو قایل بعمل بالرائے ہوا اُسپر طعن
کیا یہانتک کہ کہا خطیب نے ابوحنیفہ دجال اس امت کے تھے
اور کوئی مولود اسلام کو ضرر پہونچانیوالے اُن سے بڑھکر اسلام
مین پیدا نہین ہوا انتہی ملخصا اقول سچ کہا کہ حقیقت مین ان
ابوحنیفہ سے بڑھکر ضرر پہونچانیوالا اسلام کا کوئی نہ تھا بشرطیکہ
ثلثہ کو اسلام سے بھی خارج کرین جیسا مولود فی الاسلام سے
خارج تھے بہرکیف اب یہ عقیدہ حل ہوا کہ جب مخاطب مقلدین
دجال سے ہے تو کیونکر وجود ذی جود حضرت صاحب الامر و
الزمان علیہ السلام کا انکار نکرے اگر بوجہ غیبت واختفا موقع
تلوار و سنان کا نہین ہے تو قلم و زبان ہی سے حمایت اپنے امام دجال
کی کیون عمل مین نہ لاوے ہرگاہ فقط محبت عثمان متابعت دجال
کو کافی تھی جیساکہ ذہبی نے میزان مین وہب سے روایت کیا
ہے عن حذیفۃ انہ قال رسول اللہ ان خرج الدجال
تبعہ من کان یحب عثمان انتہیٰ یعنے کہا حذیفہ نے کہ فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر خروج کرے دجال تو اسکی متابعت
کرینگے ذوستان عثمان انتہی تو مخاطب کہ مقلد دجال ہین ان کے
تابعان دجال ہونے مین کیا عذر ہے بلکہ بمفاد نزاد لنعمۃ علے
الطغیان سر عداوت انکی بہ نسبت دجال کے زیادہ ہوگی خامساً
امام غزالی اپنی کتاب منخول مین فی کتاب التقوی کہتے ہین کہ محصل
اسکا یہ ہی کہ امام ابوحنیفہ مجتہد نہ تھے اسلیئے کہ وہ لغتہ نہین جانتے تھے
اسلیئے لو رہا وہ بابو قبیس کہا اور معرفۃ حدیث بہی انکو بخوبی نہ تہی
بلکہ کچھ نتہی اسلیے احادیث ضعیفہ پر انکا عمل تھا اور احادیث صحیحہ کو رد
کرتے تھے بلکہ وہ فقیہ نفس بہی نہ تہے کہ اپنے کو بتکلف فقیہ بناتا تھا انتہی
اور کتاب الترجیح مین اسی کتاب کے کہا نقلاً عن قاضی ابی بکر کہ نظر غیر
متفاوت دو قسم پر ہے ایک وہ جو بمنزلہ بدیہی ہی مثل اسکے کہ گلا گھونٹ
کر مارنیوالا بہی عمداً قتل کرنے والا ہے اور جو اسکے خلاف گمان کرے
وہ احمق ہی اور اسمین مخالفت ابوحنیفہ کی ہمکو پروا نہین ہی کیونکہ ہمکو
یقین ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اپنے دس حصہ مذہب کے نو حصہ مین بڑی
خطا کیا ہی اور نیز اسی کتاب مین ہی کہ کہا شافعی نے استحسان شرعاً حرام ہی
ہی اور بعض مریدان ابوحنیفہ نے کہا کہ استحسان پر کوئی دلیل نہین
قائم ہی اور یہ کلمہ کلمۂ کفر ہی اور پھر اسی کتاب مین ہی اما ابوحنیفۃ
فقد قلب الشریعۃ ظہر البطن وشوش مسائلہا وغیر
نظامہا یعنے ابوحنیفہ نے الٹ دیا شریعت کو پشت کیطرف اور مسائل
کو تشویش مین ڈالا اور اسکے نظام کو متغیر کر دیا بعد اسکے امام غزالی
فرماتے ہین ولولا شدۃ الغباوۃ وقلۃ الدرایہ وتدرب

ابوحنیفہ نے دس حصہ مسائل مین خطا کیا ہی

القلوب علی اتباع التقلید والمالوف لما اتبع مثل ھذا المتصرف
فی الشرع من سلم حسہ فضلا عمن لیتسند نظرہ ولھذا اشتد
المطعن والملعن من سلف الامۃ فیہ الی ان الھتموہ
بردہ حرم الشرع انتھی یعنی اگر شدت عباوۃ وقاست فہم اور دلائل
دلونکا طرف تقلید کے اور مالوف ہونا ساتھ طریقہ ابائی کے نہوتا تو کبھی
ایسا شخص متصرف فی الاسلام کی متابعت نکرتا وہ شخص جسکا حس و
ادراک صحیح ہوتا چہ جائیکہ صاحبان نظر اسکی متابعت کرین اسیوجہ سے
آئمہ اسلاف سے لعن وطعن شدید ہوا کیا بہ نسبت اسکے یہانتک کہ
لوگون نے انکو فخر بین شرع سے شمار کیا ہی انتہی جاے غور ہی کہ یہ
امام غزالی لعن کو مطلقاً حتی البہایم بلکہ ابلیس لعین سے منع کرتے
ہین اور یزید پلید تک پر لعن کرنیکو منع کرتے ہین بلکہ ترحم وصلوۃ
کو جائز رکھتے ہین اور بجز کفار یقینی کے کسی کے لیئے لعن کرنیکو نہین
جائز رکھتے معذلک امام اعظم سنیان ابوحنیفہ کے لیئے لعن وطعن
کو اپنے آئمہ سلف سے نقل کرتے ہین فاعتبروا یا اولی الالباب
ان ھذا الشئ عجب العجاب سادساً صاحب قاموس مجد الدین
فیروزابادی بہی قائل بکفر ابوحنیفہ ہین جیساکہ ابن جوزی نے
کتاب منتظم مین لکہا ہے قد کفرا باحنیفہ مجد الدین الفیروزابادی
سابعاً اعجب امور سے یہ ہی کہ شیخ بخاری جسکے کلام کو یہ حضرات اصح
الکلام بعد کلام الباری جانتے ہین وہ بہی تصریح کرتے ہین کہ ابوحنیفہ
سے بڑھکر کوئی اسلام مین پیدا نہین ہوا چنانچہ تاریخ صغیر بخاری
مین ہے قال حدثنا یغنم بن حماد قال حدثنا الفزاری قال

کنت عند السفیان الثوری فنعی النعمان فقال الحمد للہ کان
ینقض الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فی الاسلام اشام عنہ
انتہی یعنے حدیث کیا مجھسے نعیم بن حماد نے کہ حدیث کیا مجھسے فزاری نے
کہ کہا مین بیٹھا تھا سفیان ثوری کے پاس کہ خبر مرگ ابو حنیفہ آئی سفیان
نے کہا شکر خدا وہ مرگیے اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اُنسے بڑھکر کوئی
ایسا اسلام مین پیدا نہین ہوا انتہی ومزید توضیح ہذا المقام فی المجلد
الاول من استقصاء الافحام وعمارۃ المساجد وظفر المبین وغیرہا
من رسائل المتسمین انفسہم بالمحدثین کیون مخاطب صاحب پھر ایسے
شخص مرجبی مہمی خارجی ناقص الاسلام اشام الناس جاہل مطعون
ملعون دجال ہذہ الامہ یقول علمائکم البارعین وائمتکم الکاملین کی
طرف آپنے اپنی نسبت کرتے ہین اور بفجر ومباہات اپنے کو حنفی کہتے ہین
اور محمدی کہتے ہین عار وننگ سمجھتے ہین اگر آنحضرتؐ کیطرف بوجہ
کمال بغض وعداوت نسبت نکرتے تو اپنے خلفاے ثلثہ ہی کو جو اجداد
سے آپکے ہونگے اپنی نسبت کرکے اپنا دلشاد کرتے اگر انکو دفتر پارینہ
سمجھکر ننگ آتا تو ابو الحسن اشعری سے جو اصول مین امام ہین رشتہ
لگاتے کیا فروع ہی مین ضرورت تھی اصول مین کچھ حاجت نہین ہے
کیا خوب بعض عرفای ظرفانی کہا کہ مذہب شیطان اصولا موافق
ابو حنیفہ کے ہی کہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین کہا جو قیاس ابو حنیفہ
سے بمدارج بہتر ہے اور فروع مین موافق اشاعرہ کہ کما رب فبما اغویتنی
لاقعدن لہم صراطک المستقیم کہ نسبت اغوا خدا کیطرف کیا جو عین
مذہب اشاعرہ ہی کہ جملہ افعال مین بندہ مجبور ہے اور فاعل حقیقی خدا

(الحنفیہ اصول فروع ابلیسیہ)

ہی کما مر وسیجئی من بعد انشاء اللہ جو آپنے سبھونکو ترک کرکے یعنی رسولخدا کو
اور اپنی خلفاہے ثلثہ کو اور اپنے ابو الحسن کو جو صحابی رسول کی اولاد
و احفاد سے تھے چھوڑ چھاڑ کر ابو حنیفہ کے گلے پڑے جو نہ صحابی تھے
نہ خلیفہ زادہ بلکہ غلام زادہ تھے جیساکہ امام فخر الدین رازی فی رسالہ
مناقب شافعی مین لکھا ہے لان الناس اتفقوا علی ان اباحنیفۃ
کان من الموالی الخ یعنے سب کا اتفاق ہی اسپر کہ ابو حنیفہ غلام آزاد
کردہ کی اولاد سے تھے الخ بالجملہ امام غزالی کا قول واقعی بہت صحیح ہی کہ
جس شخص کا حسن ادراک صحیح و سلیم ہوگا وہ کبھی تقلید ابو حنیفہ کی نکریگا
چہ جائیکہ عالم یا صاحب نظر ہو چنانچہ تصدیق اسکی مخاطب کی عبارت
سراسر خسارت پر غرافت سے جو مصداق ان انکر الاصوات
لصوت الحمیر ہے ضرب منکر کی تحریر و تقریر سے ہوگی جو شخص ان ہذیانات
ابن حنیفہ کو دیکھیگا بیساختہ ہنسے گا اور کہیگا کہ بیشک یہ خبط الحواس
مقلد اسی اشام الناس کا ہی نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس
الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس
قولہ قادری منعمی اقول اولا یہ نسبت ثانی تو اول سے بھی کچھ زیادہ
مہمل ہی شاید یہ فرقہ رافضیہ کیطرف نسبت کیا ہے جسکی شانمین
لعنۃ اللہ علی داخل النسب و علی خارج النسب و علی رفض النسب مشہور
ہے اور بجز پیر ماخس است و اعتقاد ما بس است از روے فن انساب
اسکا پتہ و نشان نہین معلوم ہوتا ہی شاید اسی نسبیت کی نحوست سے
مخاطب کو بھی اپنا نسب معلوم نہوا جو اپنے رسالہ منکرمین درج کرتا
مقتضائے عقیدت و منشائے ارادت بھی یہی ہی ؎ بیتاوہ ہی قدم

ف ابو حنیفہ غلام زادہ تھا

بقدم ہو جو باپ کے ہ بالجملہ اس شخص مجہول الحال کے بارہ مین
ایسا دروغ بیفروغ مریدون نے مہیا کیا ہے کہ جسکے دیکھنے سے استکراہ
ہوتا ہی اور اسلام مین اُن مریدون کے اشتباہ فضیلت مبدل بہ
فضیحت وعزت متغیر بذلت ہو جاتی ہی اگر قدر قلیل اُسکا بیان ہو
دفتر ضخیم وطویل مین سمع اُسکا خارج از امکان ہو اور حضرت امام
ابو حنیفہ سابق الذکر بمقابل اُنکے اولیاے کامل مین شمار کئے جائین
اور دجال انکے ائمہ کرام سے قرار پائین تکلف تو یہ ہی کہ خلفا کیسے
بلکہ جناب رسالتمآب پر بھی معاذ اللہ تفضیل وتقدیم دیتے ہین ایک شمہ
اُن خرافات کا یہ ہی کہ کہتے ہین شب معراج یہ حضرت جناب رسالتمآب
سے پہلے آسمانپر موجود تھے اور جس امر مین آنحضرت عاجز وناچار ہوتے
تھے یہ ناصر ومددگار ہوتے تھے یہانتک کہ حضرت کے مرکوب بننے اور
مرکوب اول سے بھی زیادہ مرغوب ہوئے جسکی جلد وکرایہ مین گیارہوین
بارہوین تقسیم ہوئی اور اس انعام کی اُنکے بڑی توقیر وتکریم ہوئی کہ
آج میرا پیر تیرے کاندھے پر اور کلمہ تیرا پیر سب اولیاؤن کے کاندھے
پر معاذ اللہ ع خر از پاے رنجیدہ ولیشت ریش + کب لیاقت اسکی
رکھتا ہی کہ براق پر سبقت لیجاے اور نبی کی مدد کرسکے یا انبیا واولیا
کے دوش مبارک پر قدم دھر سکے سہ خر عیسےٰ اگر بمکہ رود ہمباز
آید ہنوز خر باشد ہ باقی رہی تفضیل مرکب اول کہ وہ خود خر یا
بگل ہی حضرات شیعہ کو اختیار ہی کہ جسطرح چاہین اُنکی تشہیر کرین
ثانیاً اجتماع نسب رضوی وقادری مین جو محالات لازم آتے ہین
وہ معلوم شد ثالثاً بعد دعوے نجات رفض سے جو اعلی مدارج عرفان سے ہے

بہ تحقیق شیخ رئیس مدعی تصوف ہونا تعسف محض ہی رابعا در بارہ نسبت
ثالثہ یعنی متعمی ان دونون سے زیادہ کلام ہی جیسا کہ ظاہر عند اولے
الافہام ہی قولہ حضرات شیعہ ہداہم اللہ اقول الحمد للہ کہ اس مقام پین
بفضل باری بمصداق کلمۂ حق بر زبان جاری مخاطب متعسف سے کئی
امر ظاہر ہوے جو دلیل صریح کرامت وحقیت حضرات علمائے شیعہ کی بمقابل
علماے اہلسنت والجماعت کی ہے اولا شرف تقدم بالذکر کما قال اللہ
تعالے السابقون السابقون اولئک المقربون ثانیا اضافہ لفظ
حضرات جیسا کہ شایان بزرگان دین ہی ہر چند کسی مسخرے نے مسخرا پن
کیا ہوگا لاریب کہ کلمہ حق ولوارید بہ الباطل کا مصداق ہی ثالثا قول ہداہم
اللہ اُنکے واسطے یا اقرار واخبار واظہار آنحضرات کی حصول ہدایت
کا ہی کما ہو اصل صیغہ الماضی یا دعا وتحیت اُنکے لیئے ہے جیسا کہ اہل
ایمان وہدایت کیواسطے واجب اہل ادب خصوصا اہل عرب ہی
اور خدانے ہمکو روز وشب کے فرائض ونوافل مین اگاہ ن بلکہ
باون مرتبہ اہدنا الصراط المستقیم کہنے کا حکم دیا ہی پس جن بات کو ہم
خود کہتے ہین اگر کفار وفجار نے بہی ہمکو کہا تو ہم بہت خوش ہین برا
نہین مانتے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء قولہ علمای اہلسنت والجماعت
کثرہم اللہ اقول دشمن دانا بہ از دوست نادان علاوہ تاخیر وتحقیر
علماے اہلسنت کی مخاطب نے کلمۂ دعائیہ مین عجیب ظرافت کیا ہے
جسکا سبب بجز جہالت وحماقت کچھہ معلوم نہین ہوتا اگر یہ لوگ ہدایت کے
لائق نہ تہے تو دوسری کوئی دعا دی ہوتی یہ دعا تو درحقیقت بد دعا معلوم
ہوتی ہی حقتعالی کلام مجید مین فرماتا ہی لا یستوی الخبیث والطیب

ولو اعجبتک کثرۃ الخبیث یعنے نہین برابر ہوتا خبیث وبد ذات
وطیب وپاکذات اگرچہ خوش آوے تجھکو کثرت خبیث کی اور پھر
فرمایا لا خیر فی کثیر من نجوبھم واکثرھم لا یعقلون اور پھر
فرمایا وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل
اللہ یعنے اگر تو اطاعت کریگا اکثر اُن لوگونکی جو اہل زمین سے ہین
تو گمراہ کرینگے وہ لوگ تجھکو راہ خدا سے پس اگر علماے اہلسنت کثیر
ہون جیسا کہ ہمیشہ سے کثیر ہین تو بیشک حسب فرمان ایزدی جسمین تبدل
وتغیر ناممکن ہے وہ لوگ اپنے تابعین ومطیعین کو راہ خدا سے گمراہ
کرینگے جیسا کہ گمراہ کرتے ہین اور شیعہ بسبب جور وقتل جائرین وظالمین
کے قلیل ماھم وقلیل من عبادی الشکور کے مصداق تھے اور
ہین ومعذلک غالب ہین جیسا کہ پروردگار نے خود فرمایا کہ من
فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ ولمن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین
سبیلاً قول دست وگریبان ہین اقول باعتبار تحریر مہذب ورعایت
الف ونشر مرتب دست حق پرست حضرات علماے شیعہ وگریبان
علماے اہلسنت وجماعت ہے اور یون ہی قیامت مین بھی پیش شفیع
روز جزا ہوگا انشاء اللہ جسطرح مظلوم ظالم سے طلب حق کرے یا
الحق اہل لطالت ونفاق پر غضب اُسوقت آیہ اس آیت کے مطابق
پکارینگے فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم قولہ بمصداق آیہ
کریمہ ان الذین اھ اقول اس آیہ کو اس مقام پر پڑھنا اور تعریض
مذہب شیعہ پر بلفظ شیعًا کرنا کمال سفاہت وحماقت وجہالت ہے
شیعہ وشیع مثل فرقہ وفرق دونون مین فرق وحدت وکثرت ہے

پس شیعہ اثنا عشری کہ فرقہ واحدہ ہی ہرگز مصداق شیعًا بصیغہ جمع
مہین ہوسکتا ہے بلکہ اطلاق شیعہ اپنے مماثل ہے انّ من شیعتہ لابراہیم
کے اور فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ کے جو حضرت
موسی کے حال مین ہے آرے مصداق الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعًا
کے محبان ثلثہ ہین کہ کوئی معتزلی ہے کوئی اشعری کوئی ماتریدی کوئی
حنفی کوئی شافعی کوئی حنبلی کوئی مالکی کہ اصولا وفروعًا باہم مختلف ہین
اور ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے فہم مصداق کلہم فی النار والا نحن وفرقۃ
واحدۃ ناجیۃ کما اخبر بہ النبی المختار بقولہ من تمسک بہا وبقولہ من رکبہا
نجی قولہ تفریق انکی جماعت مین چاہتے ہین اقول بسطرح جناب سید
الشہدا خامس آل عبا روحی لہ الفدا وعلیہ التحیۃ والثنا نے بروز
معرکہ کربلا فرمایا تھا اللّٰھم شتت شملہم بتشتک بتاسی مصرع
الکتاب مظہر العجایب مظہر الغرایب اسد اللہ الغالب علیہ العنہ
صلوۃ من اللہ الملک الواہب قاسطین ومارقین وناکثین ومخالفین
ومعاندین ومنافقین ومنحرفین عن طریقہ اہلبیت طاہرین علیہم
السلام کی جماعت مین فرقت وتفریق کرنا اور اہل بطالت کی اجماع
کی تحزیق کرنا چاہتے ہین تاہملوگ مصداق ولکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ کے ہون اور مفاد وجادلہم بالتی ہی احسن پر عمل
کرین واللہ خیر مستعان قولہ ید اللہ علی الجماعۃ اقول یہ جماعت شیعہ
مومنین کی ہے جسکو جناب امیر نے وان قلوا فرمایا کہ اہلسنت
اس جماعت سے خارج اور اہل فرقت وبدعت مین داخل و
والج ہین وان کثروا چنانچہ کنز العمال ملا علی متقی بتبویب جمع الجوامع

ید اللہ علی الجماعت

ص ۴۵۵ ج ۱
کنز العمال نصف ثانیہ

سیوطی مین ہے جناب امیر المومنین سے فاما اھل الجماعۃ
فانا ومن اتبعنی وان قلوا وذلک عن امر اللہ ورسولہ
فاما اھل الفرقۃ فالمخالفون لی ولمن اتبعنی وان کثروا و
اما اھل السنۃ فالمتمسکون بما سنہ اللہ لھم ورسولہ و
ان قلوا الخ یعنے اہل جماعت ہم ہین اور ہماری تابعین اگرچہ کم ہون اور
اہل فرقت ہماری مخالفین ہین اور جو لوگ ہماری مخالفین کی تابعین سے
ہین اگرچہ وہ لوگ تعداد مین زیادہ ہون اور اہلسنت وہ ہین جو متمسک
بسنۃ خدا وسنۃ رسول ہون اگرچہ وہ لوگ قلیل ہون الخ جسکی تفصیل
بعد اسکے انشاء اللہ مذکور ہوگی اور سنی اہلسنۃ وجماعت ہین الذی احدے
امیہ باغیہ والاخری ہاویہ نہ اہلسنت رسول مقبول اور نہ اہل جماعت
زوج بتول اور اگر ایسا نہ ہوتا تو معاویہؓ کو بیر اکہنے پر عوعو نکرتے اور
اسی سبب سے جس سال معاویہؓ کی خلافت پر اتفاق کیا ہی اسکا نام
سال جماعت رکھا ہی فاجمعوا کیدکم وسیھزم الجمع ویولون الدبر
بہرکیف یہ حضرات مصداق لایومنون بہ وقد مضت سنۃ الاولین
کے ہین قولہ جسکا محافظ خدا ہی اقول خدا فرقہ باطلہ کا محافظ کبھی نہین ہے
بلکہ بطور انک من المنظرین انکو چھوڑ دیا ہی جیسا کہ کفار یہود ونصاریٰ
وشیطان ومجوس کو کذلک نستدرجہم من حیث لایعلمون
واملی لہم ان کیدی متین کا مصداق بنایا قولہ برابر الحق یعنے
علماے اہلسنت وجماعت کے زیر ہی رہا قول زیر وزبر ہونیکا شاید
ہم پیچھے آپکے پیش کرینگے مگر پہلے تو آپ ہی نے شکست فاش کھائی اپنی
جماعت کو بدشگونی دکھائی کہ لفظ الحق کو مبتدا ے مفسر بنایا اور

لفظ (یعنے اہلسنت وجماعت کو) آسکا مفسر ٹھہرایا اور لفظ زیر رہے
اُس متبدا کی خبر لائے اس ترکیب عجیب سے اپنے علما کو زیر کیا اور
شیعونکو اُنکے اوپر چڑھایا حضرت سلامت کوئی شیعہ کبھی مغلوب
نہین ہوا والحق یعلو ولا یعلے علیہ اور شاہد دلربا آپ کا شاہد مکر و
زور ہے اور دلفریبی آسکی متاع فریب وغرور ہی ولنعم ماقیل ؎ ایک
رہزن راہ عقل ودین ہے ؎ صد آفت جان وہ نازنین ہی ؎ ظاہر مین
عروس خوشنما ہے باطن مین عجوز بدلقا ہے ؎ دانا ہین کمر شکستہ آسکے
؎ نادان ہین شکار بستہ آسکے ؎ لیکن اس شاہد مکار کا حال عنقریب
آپکو معلوم ہوتا ہی کہ فحول علما کے انظار ثاقبہ سے ہزاران ذخیل
ہوچکا ہے آسکو شاہد کہنا اور انکار افکار سے قرار دینا یا زبان
سے آسکا نام لینا کم از بیحیائی ذوات الاعلام امہات عمرو العاص
وغیرہ من الایام نہین ہی وکفی بہ شہیدا قولہ چنانچہ شاہد عادل
اقول اولا قابل لحاظ منصف یہ دروغ مدعی ہی کہ جس مذہب مین
نعوذ باللہ نہ اعتقاد خدا کی عدالت کا ہو نہ رسول نہ خلیفہ نہ امام
جماعت کی عدالت کا پس آسمین شاہد عدل کا وجود کیونکر راست
ہوگا مگر یہ کہ جیسا کہ ہمارے نام خلیفہ ثانی کیواسطے تقدیمی عدل فرض
کیا گیا ہی یہان بہی شیعون کے فریب دہی کے لیئے گواہ فرضی عادل بنایا
جاوے تو یہ بجز شیعونکے نزدیک غیر اثنا عشریہ کلہم غیر عادل بلکہ فاسق
فاجر یا کافر ہین عموماً وناصب عداوت اہلبیت خصوصاً پس جب
شاہد مدعی مقبول عدالت نہوا اصل دعوی بہی زیر ہونیکا پیش ہوکر
محض جہوٹ اور غیر ثابت وغیر قابل سماعت سمجہکر خارج کیا گیا ثانیا

مدعی جسکو شاہد عادل کہتا ہی اسلاف اُسکے سے مثل عبداللہ بن زبیر مذہب
اسلام مین بمقدمہ کلاب اب جواب اول موجد شہادت دروغ ہوا
اور پچلے آدمیونکے ساتھ اسی جھوٹی گواہی کی بدولت بدنام ورسوائے
عام ہوے اور خود یہ شاہد عادل مخاطب اکثر بجرم دروغ حلفی و
الزام سرقہ ماخوذ ہوکر رسوا و فضیحت ہو چکا ہی ویل ہزار ویل حیف
صد ہزار حیف الخضرات سینہ کی عقل خام پر کہ ابہی تک ایسے
جاہلین سارقین قصبۃ الشیاطین کے نام لینے والے موجود ہین حالانکہ
اس فرقہ جاہلہ سے جسکو کچھ بہی شرم ہوتی ہی وہ نام بہی اس رسالہ کا
نہین لیتا بلکہ عند التذکرہ نام سنکر شرماتا ہی اور سر جہکا لیتا ہے
کہ اس رسالہ سرمایہ فساد نے اپنے مذہب کی قلعی کھولدی اور جو
کچھ کہ رازہاے مخفی انکے مثل خرقہ کہنہ مستورات مستور تھے وہ
طشت ازبام اور شہرہ عام ہو گیے جو ہی سینہ زوری اسیکو کہتے
ہین مال حرام بود بیراہ حرام رفت تصنیف کسکی اور کسکا نام ہوا
محنت کسکی اور کسکام ہوا کس بہانکا ہی سے تو نصر اللہ کابلی نے کچھ
اکذوبات اور افترا ات جمع کیے اور صواقع کو لکھا بیچارہ مشہور
کرنے بہی نہ پایا تھا کہ مورد صاعقہ اجل موعود ہوکر داخل قوم عاد
وثمود ہوا وہ جیفہ کثیفہ مال میت بلا کلفت وزحمت شاہ عبدالعزیز
پسر شاہ ولی اللہ دہلوی کے ہاتھ لگا اُسکو حلوا سے بے دود حلق نفیس
جانکر حرز جان بنایا فارسی مین ترجمہ کرکے اپنے نام نامی کو مزید دن
مین بلند کیا اور دجال وشیطان کو بعد مدت خرسند کیا مگر اہل انصاف
کے نزدیک سارق کی دغابازی اور موسی کے روبرو سامری کی

سحر سازی کب چھپ سکتی ہی یہانتک کہ سرقہ ثابت ہوگیا اور مال
مسروق بہی برآمد ہوا آخر سارق کا پیش حاکم حقیقی چالان ہوا اور
سزایاب بہی بحبس دوام بمجبس اسفل النیران ہوا ہر چند اسکا
روبکار و اظہار طبع ہوکر اطراف عالم مین کالشمس فی رابعۃ النہار
اشتہار پا چکا ہی مگر مجدد بنظر مزید احتیاط پھر اعلان و اشکار کیا جاتا
ہی کہ کتاب مستطاب احیاء السنۃ جو جواب باب ہشتم تحفہ ہے اُسکے
حاشیہ پر تمام عبارت صواقع کی جسکا سرقہ بذریعہ ترجمہ تحفہ اثنا
عشریہ ہی سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین بمقام لودہیانہ مطبع البحرین مین طبع
ہوکر مطبوع خلائق ہوئی اور مجلد چہارم دافع شبہات ماتردیہ
واشعریہ و قامع بدعات مجوس و قدریہ کتاب مستطاب تزہیہ اثنا
عشریہ کی جو بمطبع مذکور سنہ ۱۲۷۹ ہجری مین طبع ہوئی اور مجلد اول
کتاب احکمت ایاتہ و اتقنت محکماتہ قاطع عروق کفار قالع اساس
فجار و اشرار لمعہ برق غضب جبار قہار شعشعہ ذوالفقار حیدر
کرار اعنی عبقات الانوار فی امامۃ الایمۃ الاطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام
من اللہ الملک الغفار کی جو بمقام لکھنؤ سنہ ۱۲۸۲ مین طبع ہوئی ہے
جہان جہان عبارت تحفہ متن مین مندرج ہی وہین حاشیہ پر عبارت
صواقع بہی مرقوم ہی جو چاہے دیکھ لے کہ شک و شبہہ کا جو دنرہی
تا آنکہ خود رشید الدین خان شاگرد رشید شاہ عبد العزیز نے بہی
ان سرقونکو بتاویل علیل تسلیم کیا ہی جیسا کہ شوکت عمریہ مین بجواب
استراق تحفہ کہا چون کتاب صواقع برطرز بدیع واقع است لہذا
صاحب تحفہ کتاب خود را بر نسق آن تالیف کردہ ترتیب اکثر ابواب

صـ ۱۷ ورق
شوکت عمریہ

وذکر مجمع التراکیب برنسق آن بعمل آوردہ لہذا بعض مضامین تحفہ با بعض
مضامین صواقع مماثل ونسق ہمدیگر متشاکل گشتہ الخ ثم قال باانکہ باب
تولا وتبرا کہ منجملہ معظم ابواب تحفہ باعتبار شدت نفاست تحقیقات ہست
راسا در صواقع مذکور نمیست الخ جس سے اثبات مدعا بخوبی ظاہر ہے
اور ازانجاکہ افتراق جزئی کو مثل فارسیت وعربیت یا اضافہ باب تولا
وتبرا کو باوصف اتحاد جل مضامین کوئی عیب سرقہ سے بری نہین
کر سکتا اور نہ مطلق تماثل کو مثل شرح مواقف ومقاصد کوئی سرقہ
کہہ سکتا لہذا عیب سرقہ شاہ صاحب بحال رہا اور حیدر علے
فیض آبادی نے بھی اسیوجہ سے اپنے منتہی الکلام کے بری ہونے
پر عیب سرقہ سے بہت سا فخر ومباہات کیا ہی یقین ہی کہ یہ دو گواہی
آپکے دو مرشدونکی زیادہ آپکے نزدیک قابل سماعت ومستند ہو گی
وذلک علی الکاف لمن لہ عقل سلیم رابعا قرینہ قویہ سرقہ کا یہ بھی
ہو سکتا ہی کہ شاہ جی جنکا نام مخاطب نے عبدالعزیز لکھا ہی اور
مشہور بھی یہی ہی تحفہ مین نام کو مع باپ دادا کے نامون کے بھی
چور لگیے اور بخوف گرفتاری بقول شخصے چور کی ڈاڑھی مین تنکا اپنا
نام اصلی ظاہر نکیا بلکہ بنام فرضی حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین
احمد بن شیخ ابوالفیض دہلوی منسوب کیا گو بعض ہوا خواہ آنکے چور
کے بھائی گرہ کٹ یہ جواب دیتے ہین کہ ان ثلثہ کا یہ بھی نام تھا مگر
اہل عقل ایسی عیاریان اور مکاریان بخوبی سمجھتے ہین کہ بفرض تسلیم
نام مشہور کو ترک کرنا اور تقیتہً اسم غیر معلوم کو اختیار کرنا بلا وجہ
نہین ہی شاہ صاحب بھی یقیناً جانتے تھے کہ یہ جرم سنگین مخفی نرہیگا

وذکر مجمع التراکیب برنسق آن بعمل آوردہ لہذا بعض مضامین تحفہ با بعض

آخر محکمہ دار العلوم مین ضرور پیش ہوگا تو اپنے نام کو چھپانا ہی بہتر
سمجھے تا وقتیکہ دار و گیر سزاے قطع ید و تشہیر سے شاید محفوظ رہین
مگر نوشتہ تقدیر کو کیونکر مٹاتے مکروا ومکر اللہ خیر الماکرین
خامسا بعد غض بصر و قطع نظر کرنے اِن سب امور سے اب اصل
تحفہ کیطرف غور کرنا چاہیئے اور اسی سے حقیقت اُسکی سمجھنا چاہیئے
کہ باوجود اسکے کہ مولف اُسکا کیسا سارق شاطر اور کیا ماہر تھا
خود اُسکے جیوۃ مین تحفہ کے کتنے جوابات الحق کیطرف سے
لکھے گے مگر بجز سکوت کے کچھ جواب نہو سکا اور روبرو شیران
نبرد کے وہ روباہ صفت یا برادران اُسکے سگ زرد پھر سر نہ
اُٹھا سکے اسیطرح آجتک اُسکے ہوا خواہان مذہب مین سے کیسکو
لیاقت وجرات ایسی نہوئی کہ اُن اجوبہ حقہ کی تردید کر سکے
ہر چند سلاطین نے اس مذہب کے مثل قارون خزانہ جمع کر دیا
اور مصر کے سوختہ کتابونکا سا کتب خانہ رامپور مین فراہم کیا مگر
سخن حق کا کیا جواب ہے اور ذرہ کی کیا حقیقت بمقابلہ آفتاب ہے
لیکن فی الحقیقت بیحیائی کا خاتمہ بھی انہین سنیونپر ہے کہ باوصف
پانے جوابات دندان شکن و تردیدات مدلل و مبرہن کے ممنی مرغونکی
طرح پھر مقابلہ کا ارادہ کرتے ہین اور مثل اپنے اسلاف کے کہ ہر جنگ مین
فرار ہی کرتے تھے اور پھر ہتیار لگا کر سپاہیون مین ملے تراتے ہین لہذا
بمناسبت مقام و رفع الزام کچھ تحفہ اثنا عشریہ کے جوابونکا نام بیان
مرقوم ہوتا ہے تا بخوبی واضح ہو جاے کہ جاء الحق کا مصداق کون ہوا
اور زہق الباطل کا کون اور رسول و اہلبیت کا تابع و مطیع کون ہے

اور عمرؓ و ابو بکر کا ساتھی کون اصل فتح و شکست یہی ہی زبانی زیر و
زیر کا کچھ اعتبار نہین بہت اندھی حافظ قرآن ہین زیر کی جگہ زبر
اور زبر کی جگہ زیر پڑھ جاتے ہین اور تراویح طولانی مخترع ثانی
ہین وضو کو شکست فاش دیا کرتے ہین یہ زیر و شکست قلعہ امعا
کی بندوبست کا کون ایسا آپکو سر لمبہ فخر و ناز ہی ازینجا است کہ جب
کاتبان قضا و قدر نے خرجین دفاتر اعمال کا وزر پشت کابلی پر بار
کرکے طرف ملک عدم ہکایا اور طویلہ دنیا اُس جانور سے خالی نظر آیا
تو شاہ صاحب نے فرصت غنیمت جانکر پس خوردہ کابلی سے بسرقہ
کشکول اپنا بھر لیا اور نمک و مرچ اینڈ ترجمہ کی صرف کرکے گزگ
تحفہ درست کی پھر تو ہمیشہ بونکی خوب بن پڑی خراباتی بیدی عمری
ہین کہ جسکو اضربوا شیطانہ بالمار فرماتے اور شیرہ بوحبلی مین پانی
ملاتے اُسکا مصرف ہوا حالت نشہ نے کیا کیا بیخودی و بیہوشی دکھائی
یارونکو کیا کیا فلک السیر کی دھن سمائی ورق الخیال کے پتے لگائے
ببروج الصنم کی بدلی ضمی قریش مین دہیان جمائے ہنوز یہ مئی کہنہ
سہ آتشہ بھی نہونے پائی کہ محتسبان شریعت مطہرہ نے وہ نمک پاشی
کی کہ سارا نشہ ہرن ہوگیا پیالہ تبختر و غرور بالکلیہ چور چور ہوا بجز ندامت
و پشیمانی کے کوئی خمار سر مین نہ رہا خود شاہ صاحب کی حیوۃ مستعار
بھی مبدل بہ شرمندگی و عار ہوئی چنانچہ سب سے پہلے پہلو مین ایک بغلی
گھونسا کہ جس سے کمر ٹوٹی اعنی مصداق السابقون السابقون
اولئک المقربون و سزاوار شرف فضل اللہ المجاہدین علی
القاعدین آیۃ اللہ المنان فی العالمین کاشف اسرار القرآن

فن

اس مقام پر ایک لطیفہ یاد آیا کہ شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ باب المرتد اپنی والد شاہ

حاوی علم الابدان والادیان الظفر المنصور بالحجۃ
والبرھان علی عبدۃ الاوثان کموسی بن عمران علی فرعون و
ھامان الموید المجد المسدد من اللہ القوی المتخلص
بالکامل جناب الحکیم مرزا محمد الدھلوی جزاہ اللہ احسن
الجزا عن الدین المصطفوی والمنھاج المرتضوی وحشرہ اللہ
مع موالیہ من محمد وعلی علیھم الصلوٰۃ والسلام من اللہ
العلی کو حق سبحانہ وتعالےٰ نے اپنے کرم وفضل سے مطابق وعلی اللہ
نصر المومنین کے اسی سرزمین دہلی پر ایسی توفیق رفیق شامل حال
فرمائی کہ جواب باصواب اُس رسالہ مسروقہ کے ہر باب کا ایک مجلد کامل
مین تحریر فرمایا جسکو مصداق کتاب احکمت اٰیاتہ ثم فصلت من
لدن حکیم خبیر وجواب مفحم لا یتصور مثلہ ولا نظیر اگر
کہا جاے تو بجا و درست ہی اور نام اُس کتاب مستطاب کا نزھہ
اثنا عشریہ ہی ملقب بہ نصرۃ المومنین وزلۃ الشیاطین جسکو حسب
تصریح صاحب معین الصادقین وایماے مولوی حیدر علی فے
منتہی الکلام بارہ مجلد مین تحریر فرمایا تھا کہ ایک بدبخت نے اخلاف
عمری سے بتاسی اپنے اسلاف تیمی وعدوی واموی کے زیر دیکر
اُنکو شہید کیا فرحمہ اللہ وغفرہ ومع موالیہ حشرہ ولا اقال اللہ
عن قاتلہ کما لم یقل عن قابیل اقیلونی ولست بخیرا لخ وفے
مقرہ اقرہ بعد اسکے علماے لکھنؤ سے اولاً جناب غفران مآب اٰیۃ اللہ
فی العالمین حجۃ الاسلام مولانا السید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ و
زاد فی الخلد اکرامہ سے جواب باب دوازدہم مسمی بہ ذوالفقار و

وجواب باب ہشتم مشہور بہ احیاء السنۃ وجواب باب پنجم مسمّٰی بہ
صوارم الہیات وجواب باب ششم ملقب بہ حسام الاسلام تحریر فرمایا
کہ مطبوع ہو کر مشہور بھی ہوا بعدہ تلمیذ رشید انکے علامہ کنتوری
المؤید من اللہ العلی جناب السید مفتی محمد قلی خان طاب ثراہ وجعل اللہ
فی الجنۃ مثواہ نے جواب باب اول تحفہ مسمّٰی بہ سیف ناصری وبرہان
امامی وجواب باب دوم مسمّٰی بہ تقلیب المکائد تحریر فرمایا اور جواب باب
دہم مسمّٰی بہ تشئید المطاعن وکشف الضغاین تین مجلدین کہ ہر مجلد کتاب
ضخیم ہے تحریر فرمایا اور باب امامت کا جواب مشہور نہ ہوا اور جناب
سلطان العلماء رضوان مآب روح اللہ روحہ وطیب رمسہ واسکنہ فی
فرادیس قدسہ نے بجواب حدیث قرطاس وفدک کتاب مستطاب
طعن الرماح فی کبد النباح اور متعلق بہ مسئلہ متعہ بارقہ ضیغمیہ اور
جواب باب ہفتم مسمّٰی بہ بوارق موبقہ تحریر فرمایا کہ طعن جان ستان
اور ضربت برق آتش فشان سے اسکے ہنوز ثلثہ کی روح وادی
بربہوت میں نالان وفریاد کناں ہے اور علاوہ ان حضرات کی بعض دیگر
علماء اعلام وافاضل کرام لکھنؤ مثل علامہ اوحد الناس جناب
مولانا المفتی السید محمد عباس دام ظلہ صاحب جواہر عبقریہ وفاضل
مرزا محمد اخباری اکبرآبادی وحسان زمان سبحان علیخان وغیرہم
من فضلاء العصر رحمہم اللہ تعالےٰ نے بعض دیگر ابواب
تحفہ کا جواب اور فاضل اکبرآبادی نے کل ابواب کا جواب تحریر فرمایا
ولم اعثر علیہا الا علی بعض منہا اور جناب مستطاب کرامت انتساب آیۃ
اللہ فی العالمین امام المتکلمین ماحی آثار الکفرۃ المبتدعین

مسئلہ ۱۲ فرقہ ثانوی

مسئلہ ۲۰ ذوالفقار باب ۲

قالع قلاع الماتریدیہ والاشعریین حامی شریعۃ جدہ
خیر المرسلین ناصر طریقہ ابیہ امیر المومنین علیہم الصلوٰۃ
والسلام الی یوم الدین ظہیر الملۃ والدین کہف الایمان
والمومنین ملاذ الاسلام والمسلمین شمس العلماء الباسلین
بدر الفقہاء المجتہدین بحر العلوم کہف اولی الحلوم قاسم انوف
الجاحدین والمعاندین کاسر اعناق المنافقین قاطع دابر
الناکثین والمارقین والقاسطین دافع بقیہ اسلاف
الحنین والبدر والخیبر والجمل والنہر وان والصفین
مولانا ومقتدانا ومولی الکونین علامۃ الزمان جناب
السید حامد حسین لازال ظلہ العالی ماداموا الملوین
وایدہ بحرمۃ محمد والہ المصطفین وابدہ الی ظہور حجۃ
الغالبۃ الذی بمنہ یحصل سعادۃ الدارین نے صرف باب
امامت کا جواب تیس مجلد کتاب مستطاب عبقات الانوار فی امامۃ
الائمۃ الاطہار میں تحریر فرمایا ہے کہ بعض مجلد اسکے مطبوع ومشہور
ہوے اور بقیہ کو بھی پروردگار عالم باسرع اوان واعجل احیان
مشتہر کرے کہ شبہات قلوب منافقین ومنکرین آئمہ اطہار علیہم
السلام کے دور ہوں بالجملہ یہ اجمال حال ہے آپکے شاہد عادل
خاتم المحدثین کی تصنیف لطیف کا بقول آپکے اور واے بر حال تالیف
کثیف وتحریر خبیث دیگر اسلاف اجلاف آپکے جنکے فضلہ بردار
وذلہ خوار یہ حضرت خاتم المحدثین آپکے تھے مثل ابن کثیر وابن حجر
وابن جماعت وابن ثعلب وابن جوزی وفضلہ روزبہان وغیرہ

کے پس انمین سے ہر ایک اسم با مسمیٰ کو اسی خاتم المحدثین سنیہ پر
قیاس کرنا چاہیئے کہ یہ جوہر انہین فضلات کا اور نطفہ اسی جماعات
کا ہی کیونکہ اول با آخر نسبتے دارد سہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا
قولہ اگر یہ مقابل ہین اسکے اقوال جسطرح حق و باطل باہم مقابل
ہین اسیطرح اہلحق و اہل باطل بہی باہم مقابل ہین لیکن تقابل حق
و باطل سے حق مضمحل اور باطل کسی قابل نہین ہوتا حق حق ہی ہے
اور باطل باطل و حاظل ہی لا یستوی الظلمات و النور ولا الظل ولا
الحرور کہان شاہ جی کا مکر و زور کہان یحیٰ الیہ کا ظہور کہان کنک
شب تاب کہان شعلہ طور کہان سحر سحرہ کہان عصاے موسوی کہان
تلسم اندر رجال کہان اعجاز عیسوی کجا موسیٰ کجا فرعون کجا ہارون
کجا سامری کجا محمدؐ کجا مسیلمہ و بوجہل کجا علے اسد اللہ کجا مرحب و عمر
سے چہ نسبت خاک را بعالم پاک ؛ قولہ مگر خاک آفتاب پر ڈالنے
سے الخ اقول حقیقت مین آفتاب عالمتاب وہ دین حق تھا جو برج
اثنا عشر سماے امامت مین دہیہ و سائر تھا شاہ صاحب دہلوی نے
ادھر ادھر سے چرا کر کچھ خاک اسپر ڈالی خفاش چشمونکی نظر مین وہ
آفتاب تو ظلمات نظر آیا اور وہ ظلمات خاک روزروشن دکھائی دیا مگر
توجہ علماے حق نے اس خاک کو تو وہ خاکستر بنا کر کہ یا داشتند بہ
الریح فے یوم عاصف کر دیا فقد تبین الرشد من الغی و الناجی من
الہالک فالحمد للہ علے ذلک قولہ خود منہ کی کہا گیے جب صحیح ہوتا کہ
شاہ جی اور تلامذہ انکے جو ابن الحجر و ابن الصخر کیطرح سنگ دل
اور اشد قسوۃ من الحجارۃ تھے مین داخل تھے بعد جواب دندان شکن

پائے کے صم بکم عمی فھم لا یعقلون نہ بنتے اور باوصف اصحاب
معاویہ ہونیکے بمفاد شراھر ذناب کچھ بھی عوعو کرتے اور مثل
کلاب اب حواب بھی شور وغوغا مچاتے کچھ بھی دعوے باطلہ پیش
کرتے چہ جائیکہ مصداق فبہت الذی کفر کانہ القم الحجر نیکئے صدق
دعوے کے لیئے بھی کافی ہی کہ باوجودیکہ اسوقت شاہ جی زندہ تھے اور شاگرد
رشید ایسے مرید موجود تھے اور مولوی حیدر علے سایا وہ گوہر زہ
دراجو کل کتب کلامیہ اہلحق کے رد لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے آمادہ
ومستعد تھے اور مثل مشرکین قریش جگہ ریش بہت سی فکرین کین
مگر کچھ سر نہ اٹھا سکے بجز اسکے کہ بعض مباحث پر مجلہ نہم تحفہ اثنا
عشریہ کی جو متعلق بجواب باب الفقہ تحفہ ہی بعض شیاطین نے
چند اوراق مثل نامہ اعمال اپنی ہفوات بیہودہ ومقالات مردودہ
سے سیاہ کیئے آخر وہ بھی آخر کونہ پہونچے تھک کر بیٹھ گئے اصل
اس بحث کا بھی رد نہ لکھ سکے چنانچہ بوجہ مناسبت اسی کا نام
الشیاطین نے نام بھی اسکا رجوم الشیاطین رکھا جسکا مآل کار بالبداہہ
واضح وآشکار رہوگا قولہ اور فاضل ملتانی اقول اولا خود یہ غول
بیابانی مرید شیطانی گل ملتانی ناشدنی گردن زدنی کیا ہی جواسکی
تنبیہ سفیہ کی جو حقیقت میں تمویہ سفیہ ہے کچھ وقعت ہوگی مگر
مثل مخاطب ودیگر جہلا کے کہ جوہر کافر وفاجر کو خلیفہ رسول اللہ
وامیر المومنین بہت جلد بنا لیتے ہین انکو بھی اگر بام سقیفہ پہ
چڑھائین تو کیا عجب گو رشید الدین وکفش دوز اپنا سامی جانتے
ہین اور اسکے مزخرفات پہ مثل طامات ابن ہنقہ ناز وکرشمہ

دکھاتے ہین مگر آپ ہی کے دیگر علماے اعلام اُس مرید سلطانی کو
خارج از دائرہ اسلام بتاتے ہین چنانچہ بطور نمونہ واسطے دریافت
حال اُس سفیہ اور اُسکی تنبیہ وتمویہ کے اسیقدر کافی ہی کہ یہی ملتانی
اپنی تنبیہ السفیہ مین کہتا ہی کہ بسبب باسباب درمحافظت وکوشش
دران منافی اعتماد بروعدہ صادقہ الٰہی نیست چہ باوجود اللہ یعصمک
من الناس وکتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وان جندنا لھم
الغالبون ان سرور چہ قدر درجمع اسباب وذرہ پوشیدن و
خود بر سر داشتن وجمع رجال واستعمال خیل وسلاح توغل فرمودند
اگر خلفاے راشدین آنجناب بر روش ایشان درجمع توکل وتسبب
رفتہ باشند چہ جاے طعن وملامت است سہ بیچارہ بحکم قضا از
بلا گریخت ؛ زو طعنہ جاہلی کہ فلان از قضا گریخت ؛ گر نیست از
سبب بسبب التجارو ؛ خیر البشر زکہ بہ یثرب چرا گریخت ؛ انتہے
جس سے معلوم ہوا کہ وہ سفیہ خدام جناب رسالتمآبؐ کیطرف بھی
نسبت فرار دیتا ہے اور اپنے خلفا کو عار فرار سے بچانیکے لیئے
ان اشعار کو استحسانا واستشہادا اس مقام پر ذکر کرتا ہے اور
بتصریح شاہ جی وشاگرد رشید نقل قول بلا رد وانکار دلیل
قبول وتسلیم وعلامت وثوق واعتبار ہے اب سنئے کہ شاہ
سلامت اللہ کشفی جنکی سلامت روی مسلم عقول غیر سلیمہ فرقہ
ذمیمہ ہے لاعن شعور اس قول مردود کی تردید کرتے ہین اور
اُس مولاے مولی الادبار کی تہجین وتہدید کرتے ہین کہ کتاب
معرکہ آرا مین فرماتے ہین ودر مذہب اہلسنت ثابت است کہ

کفر ملتانی صاحب نیز الکفیہ

تقریر شاہ سلامت اللہ
در کفر ملتانی

نسبت فرار و انہزام بسوئے سید انبیاء اصلا جائز نیست بلکہ کسیکہ قابل باین
شناعت باشد اگر توبہ نکند در مذہب ارباب تسنن لائق کشتن و قابل
گردن زدن ہست ملا علی قاری کہ از عمائد علمائے ماست در شرح شمائل
علی ما نقل عنہ نوشتہ کہ لم یرد انہ انہزم ولم یقل احد من الصحابۃ
انہ انہزم فی موطن من المواطن ومن ثم اجمع المسلمون علی
انہ لا یجوز علیہ الانہزام فمن زعم ان النبی انہزم فی موطن
من مواطن الحرب ادب تادیبا عظیما لا یقابل بعظم جرأتہ الا
ان یقول علی وجہ التنقیص فانہ یکفر فیقتل مالم یتب علی الاصح
فما وقع لبعض السلاطین الماوراء النہری وہو عبید اللہ خان
فی بیتہ المشہور المنسوب الی الملا جامی حیث جعل ہجرتہ من
مکۃ الی المدینۃ فرارا فالحذر من التلفظ ببیتہ علی وجہ الا
باستحسان فانہ کفر صریح عند العلماء الاعیان والبیت المشہور
ہکذا ؎ ناگاہ عاقلے ز قضا از بلا گریخت ؛ زد طعنہ جاہلے کہ
فلان از قضا گریخت ؛ گر نیست از سبب بسبب البتہ وا گریخ
زنکہ بہ شیر ب چرا گریخت ؛ پس از تصریح ملا علی قاری بتحقیق رسید
کہ قایل بیت مذکور عبید اللہ خان ماوراء النہر یست کہ از بعض سلاطین
است وعوام بغلط نسبت شعر مرقوم بطرف ملا جامی کردہ اند وتلفظ
بہ بیت مسطور بر وجہ استحسان کفر صریح نزد علماء اعیان الخ پس
بتصریح شاہ سلامت اللہ کفر یا فسق گردن زدنی وکشتنی ملتانی ناخلف
ہمراہ پس ایسے کافر وفاسق کے اقوال سے استدلال کرنا اور اسکے ہفوات
پر فخر ومباہات کرنا ویسا ہی ہے کہ کفار یہود ونصاریٰ کے اقوال سے

بمقابلہ الحق استدلال کیا جاے اور اُنکے کفریات پہ نازو کرشمہ دکھایا جاے
والذین کفروا اولیائھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی
الظلمت اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون قولہ مولانا رشید
المتکلمین اقول اولا اگرچہ مطالعہ برجوم الشیاطین سے نہین معلوم
ہوتا کہ تصنیف رشید الدین خان ہی کیونکہ مولف کا نام سمجھ بوجھ لکھا گیا
ہی نہ اسندیہ ملتانی شاید تقیۃً اخفا کیا ہو بلکہ خود فاضل رشید اپنی شوکت
ممدوحہ مین رجوم الشیاطین کو تصنیف غیر قرار دیتے ہین حیث قال و
صاحب رجوم الشیاطین از ارشاد الاذہان نقل نمودہ الخ اور واقعی
رجوم الشیاطین کو فاضل رشید کیطرف نسبت کرنا اُنکی رشادت
کو خاک مین ملانا ہے معذلک بلاشک رجوم الشیاطین لبعض اخوان
الشیاطین ہی جو مولف کے کمال شیطنت کی دلیل متین ہی اور اسکی
مرجومیت کے لیئے انظار ثاقبہ علماے دین شہاب مبین ہی یہ چار پانچ
جزو کا رسالہ ہی مگر خود مصنف کے لیئے آتش کا پرکالہ ہی صرف بعض
مسائل پہ مجلد ضخم کتاب مستطاب نزہہ اثنا عشریہ کے جو متعلق بابواب
فقہ تھا بعض اعتراضات غیر واردہ وعلل باردہ وادعائی کہ نصف کتاب
کی بھی تردید نکر سکا اور نام آسکا رجوم الشیاطین رکھا اور تمامی رسالہ
کو سب وشتم و دشنامہاے افحش سے مملو کر دیا تھا گو بوجہ سخافت ظاہرہ
باہرہ قابل التفات نہ تھا مگر جواب اُسکا بھی شیعونکی طرف سے بحمد اللہ
حسب تصریح صاحب معرکہ شکن شکن سنک افگن بجواب معرکہ ارا اسلامت
اللہ کہ تحریر ہوا ایک مسمی بجواب الشیاطین جسکو مفتی امیر اللہ خانصاحب
مرحوم نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ نظر فقیہ سے نہین گزرا دوسرا معاین الصادقین

معین الصادقین
جواب رجوم الشیاطین

در رجوم الشیاطین مصنفہ حکیم مہر ورسید جعفر عرف ابو علی حسینی
شاہجہان آبادی اسبغ علیہ الایادی [illegible] نزد فقیر موجود ہے جسکو شبہ و شک [illegible] کیا
جواب ترکی بہ ترکی ہے جس عنوان پر عبارت رجوم الشیاطین نے
گفتگو شروع کی تھی اسی انداز پر یہ جواب وہ ان شاء اللہ مدلل و مبرہن
تحریر ہوا کہ مصداق ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است و ثانیاً
فاضل رشید کی دیگر تصنیفات مثل شوکت عمریہ و اضاءۃ الظلمۃ المقال
کو مخاطب نے یا بوجہ جہل و عدم وقوف یہاں تک اندار کیا جو رجوم
الشیاطین سے لطافت و متانت میں کہیں بہتر ہے یا بوجہ سخت عامی
و سلوک طریقہ عامی حضرت منکر کو رجوم الشیاطین ہی زیادہ تر مرغوب
ہوئی ۔ للناس فیما یعشقون مذاہب یا بوجہ مردود ہو جانے
شوکت عمریہ کے مجلدات ضربت حیدریہ و شعلہ ظفریہ سے مخاطب کے
نزدیک نام لینے کے لائق بھی نہ تھی اور بجبال اپنے رجوم الشیاطین
کو لاجواب سمجھا اسلئے یہاں اسکو لکھا کہ مصداق ع خود غلط بود آنچہ
ما پنداشتیم بنا قولہ ذلت فاش دی اقول حیف سعاذ اللہ شیطان بلستان
نے فرار و انہزام سرور انام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیئے ثابت کیا
تو بیشک بدانست خود کافہ اہل اسلام کو شکست فاش دی اور
جب خلفائے ثلثہ کا ہر جہاد لعین بھاگنا مسلم ہے تو یہ دوسری ذلت
فاش مخاطب کی ہوئی اور جب ایسے کفار اشرار کو مخاطب نے اپنا مقتدا
و سردار بنایا اور انکے ہفوات و خرافات پر نازش و فخر و مباہات کی
تو تیسری ذلت فاش ہوئی مگر یہ فاد یریدون لیطفئوا نور اللہ

بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون حق تعالے علی الزعم آپکے
اپنے بندگان خاص کی حفاظت فرمائی اور بجلعت فاخرہ العزۃ للہ و
لرسولہ وللمومنین ہم نے مومنین کو عزت دارین بخشی ہی کون ذلت
دیسکتا ہے ان مولین ادبار سے مجاہدین فی سبیل اللہ قاتلین کفار
بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار کو کیا ذلت ہوگی کیا الرجل لیھجر
کہنے سے معاذ اللہ شان نبوی مین کوئی نقص پیدا ہو حاشا وکلا شانہ
اجل واعلی ہان قائل کا خبث باطنی اور نفاق دلی ظاہر ہوگیا کبرت
کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا اور اگر کوئی بکمال
بیحیائی وتراژخائی اسی بیہودہ گوئی وہرزہ سرائی وسخت کلامی کو
ذلت فاش دینا کہے تو ہمیشہ سے ہر نبی وہر ولی کے مقابل جبابرہ
وفراعنہ درپے ایذا دہی وتذلیل رہے ہین اور کل اولیاء اللہ نے
ظلم وستم سے اعداے دین کے شدائد ومصائب سہے ہین مگر پیش خدا
بعوض ان ظلم وستم سہنے کے اور زیادہ مقرب وعزیز ہوے اور
ان حزبنا لھم الغالبون کے ساتھ مخاطب اور ان حزب
اللہ ھم الغالبون کے ساتھ ملقب ہوے اور ہر چند تمام فراعنہ
وجبابرہ امثال ثلثہ ومعاویہ ویزید وبنی امیہ وبنی عباسی مقلدان
وتابعان انکے باعتبار دنیوی غالب رہے اور اولیاء اللہ کو ایذا
وذلت دیتے رہے مگر اس ایذا دہی سے پیش خدا خود ہمیشہ مقہور
وذلیل ہوے فان الباطل کان زھوقا پس نظر اہل باطل مین
بالفرض ملتانی وہارشید کو اگر شوکت عمری وغلبہ یزیدی ملی ہو اور
صاحب نزعہ وصولہ کو ذلت فاش معاذ اللہ مثل جناب امیر و

حسنین علیہم السلام کے ملی ہو تو ہملوگ راہ خدا مین ایسی ذلت کو
عین عزت جانتے ہین جیساکہ خود جناب سید الشہدا رد می لہ
الفدا نے اسیطرف اشارہ فرمایا ہی سہ الموت اولی من رکوب العار
والعار اولی من دخول النار قولہ سرگبریان نہوے اقول
سرگبریان کبھی کہنے والے نہین ہوتے بلکہ کوٹھونپر چڑھکر پکارتے
ہین ہان سرگبریان سننے والے البتہ ہوتے ہین بنظر عبرت دیکھنا
چاہیئے کہ جولوگ ایسی ممات کو عین حیات اور ایسی ذلت کو عین عزت
سمجھے مآل کار اُنکا اور اُنکے مخالفین کا کیا ہوا کہ زبان ایک خلائق
سے کسکے گلے مین تا قیامت طوق لعنت پڑا اور کون قابل صلوات
ورحمت ٹھیرا اور سنیون نے کیا سنا شیعون نے کیا کہا فللہ الحجۃ
البالغہ اور حق پر اگر کوئی سرگبریان ہوتا تو وہ بھی ہوتے
فان اللہ لا یستحی من الحق والحق لیعلو ولا یعلی علیہ شتے
قولہ فرزند مومن جا ایسی الخ اقول اولا بمقتضاے الولد سر لابیہ
مومن کا فرزند بھی مومن ہوتا ہے اور کافر کا فرزند بھی کافر اور
خوشا بحال اُس فرزند صالح کے کہ کار پدر صالح کو تمام کرے ع
میراث پدر خواہی کہ علم پدر آموز ہ باب مدینۃ العلوم کے ذریات
صالحین سے اور ورثاے وارثین علم الاولین والآخرین سے ہین
پھر کیون نہ اپنے جد امجد کی شریعت مطہرہ کی ترویج کرین اور کیون
نہ اپنے اباے طیبین معصومین کی حمایت مین سرگرم ہون ولا یخافون
اللہ لومۃ لائم اور تصدیق میرے اس دعوی صادقہ کی خود مخاطب
کی رشید المتکلمین کے کلام سے ظاہر ہے کہ اپنی شوکت عجمیہ مین

بہ نسبت انہین دونون علامہ دوران سیدین سندین نورین نیرین
جناب غفران مآب مولانا السید دلدار علی صاحب صوارم و بسجل
علامہ آنکے جناب سلطان العلما مولانا السید محمد طاب ثراہ و جعل اللہ
فی الجنۃ مثواہما کے خطبہ ہی مین تحریر کرتے ہین کہ فاضل رفیع المقام
سلالۃ الکرام عالی الکعب فی الفنون العقلیۃ والنقلیۃ راسخ القدم
فی العلوم الفرعیۃ والاصلیۃ سید مجد سید محمد خلف المولی الاکمل والتحریر
الاجبل مجتہد الشیعہ طالع المقامات الرفیعہ صاحب الفخر الجلی مولانا
دلدار علی اور بعد دو ورق کے فرماتے ہین مقام عذر ترک سخت
کلام مین اول آنکہ صاحب رسالہ در سلک سلالہ سادات کرام منتظم
ومراعات احترام شان بر کافہ اہل اسلام متحتم الخ اب خود مخاطب
سرگریبان ہو اور اپنے اعمال شنیعہ پر پشیمان کہ بعد اعتراف بمومنیت
ان دونون علامہ علامین کے بیشک مقابل انکا کافر یا منافق یا
فاسق ہوگا او من کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون اور
جسکو رسد بالتکلمین آپکے مکرر سہ کرر مولائی و مولانا فرمائین اور اُسکے
احترام کو عامہ مسلمین پر واجب ولازم بتائین اُسکو کون خاجر فاسق
کہہ سکتا ہی کہ عماد اسلام قائم نکیا ہان آپ سا معاند اگر از روی عناد
اسلام عماد اسلام کو عناد اسلام پڑھے تو ممکن ہے کہ بتصریح فاضل
رشید آپ ربقہ اسلام سے خارج ہوے اور بوجہ ترک مراعات احترام
کہ کافہ اسلام پر واجب ہے آپ زمرۂ کفار وفساق مین داخل ہوا چاہے
ہوئے وکفی ذلک لمن القی السمع وھو شہید الیس منکم
رجل رشید نا نیا سیاق کلام دلالت کرتا ہی کہ مخاطب نے تشئید المبانی

وطعن الرّماح کو جواب تنبیہ السفیہ ورجوم الشیاطین تصور کیا ہی
حالانکہ یہ امر دلیل جہالت ہے اسلیئے کہ تشئید المبانی کو جواب یا
بجواب الجواب تحفہ سے کوئی علاقہ نہین ہے بلکہ وہ تردید بصارۃ العین
مولفہ مولوی حیدر علی درباره شہادت جناب سید الشہدا رومی
لہ الفداء واثبات خلافت خلیفہ خامس اہلسنت یعنی معاویہ ہی
بطرق ثلثہ مثبتہ خلافت عند اہلسنت اور طعن الرماح جواب تحفہ
سے متعلق بطعن غصب فدک جسکا جواب آجتک کسی سنی سے نہوسکا
اور نہوگا تا لنا نسبت تشئید مبانی الایمان مین طرف جناب
رضوان مآب سلطان العلما قدس سرہ کے مخاطب نے خطاے فاحش
کی ہے اسلیئے کہ اصل کتاب مین نام جناب حاوی المفاخر سید باقر
صاحب مرحوم فرزند جناب سلطان العلما طاب ثراہ مرقوم ہی معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت مخاطب اُسکے مطالعہ سے مشرف نہوے فقط سنی
سنائی بات لکھدیتے ہین ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ہا قولہ امام
المتکلمین مولانا حیدر علی الخ اقول اولا ازانجاکہ مخاطب نے اپنے
حیدر علی کفش دوز کو امام المتکلمین بنایا لہذا حکم علم کا بیان
کرنا بنا مذاق اہلسنت ضرور ہے پس واضح ہو کہ ازالۃ الخفاء مین ہے
قال الشافعی حکمی فی علم الکلام حکم عمر فی ضبیع ان یضربو بالجریدو
یحملوا علی الابل ویطاف بہم فی العشایر والقبایل وینادی علیہم ہذا
جزاء من ترک الکتاب والسنہ واقبل علی علم الکلام انتہی یعنے حکم میرا
صاحبان علم کلام مین حکم عمر ہے در ضبیع کہ حد جاری کیجاے اُنپر
اور تشہیر کیجاے اُنکی اور منادی کیا جا[illegible] سزا ہے اُس شخص کی

جو کتاب وسنت کو ترک کرکے علم کلام کیطرف متوجہ ہوا ہی پس
افسوس ہی کہ خلیفۂ ثانی اور امام شافعی توحید رعلی وشاہ عبدالعزیز
ورشید الدین خان کے لیئے یہ سزا تجویز کرین بلکہ بوجہ امام المتکلمین
ہونیکے کچھ زیادتی کے ساتھ حکم ہونا چاہیئے کہ انکا منہ سیاہ کرکے
گلے مین موتیونکا ہار دیکر گدہے پر سوار کرکے دربدر شہر بشہر تشہیر
کیئے جائین اسیطرح مخاطب کیلئے کیونکہ یہ بھی بقول عبدالحق
امام المتکلمین ہین اور مخاطب خود اپنی امت کا قائل ہی افسوس
صد افسوس چہ نسبت خاک را بعالم پاک زبان آپکے اختیار مین ہی جس
کیمنہ جاہل کو چاہیئے عالم شریف کے مقابل مین لائیے رسول کے مقابل
مین مسلمہ کذاب بھی تو مدعی نبوت ہوا تھا شاید آپنے مشیر مرحوم کے
جواب دندان شکن کو ملاحظہ نہین فرمایا ہے والا یہ کلام کبھی آپکی زبان
ناکام پر نہ آتا یہ بیچارہ بقیہ نسل متولدین واقعہ حرا کفش دوز فیض آباد
موچی کا کام جانیگا یا علم کلام ہر چند آپکے مذہب کے لیئے کفش دوز
زرد وز وموچی ہی کو مولانا وامام ہونا مناسب ہے کیونکہ اس مذہب
کی بنا ہی ایسی پڑی ہی کہ ہرگا خلفا باورچی ودلال ہون تو مجتہد کو
بھی اسی حال پر ہونا لازم ہے چنانچہ خلیفہ اول کے باپ کی جیب آنکھ
مچی تو حری مار میر شکار رہے بعد نابینائی عبداللہ بن جزعان کیسے
مکہ کے سفرہ بردار ہوے کہ اسکے مکان پر مہمانون کو بلائین جو اسکا
فضلہ بچے تو نوالہ کمائین خود خلیفہ صاحب گاہے خیاط رہی گاہے
طباخ گاہے دلال گاہے میانجی اور خلیفہ ثانی مدۃ العمر دلالی کرتے
رہے کما ہو مسطور فی کتب السیر والحرفہ وقد نقل الکثر ہا فی مصائب النواصب

ومعرکہ شکن بالجملہ مخاطب کے حاجی مولانا جی موچی نے بمصداق - ع
ترجاہل نیاید جزا فعال بد - منتہی الکلام کو بڑے طمطراق سے بجواب
بعض عبارات ایک رسالہ کے رسایل خمسہ سے مصنفات حسان زمان
سبحان دوران علامہ اوان سبحان علیخان اعلے اللہ مقامہ فی
فرادیس الجنان کے لکھا ہے ہر چند بقیہ رسالہ مذکورہ در سایل
اربعہ مشہورہ کا کوئی جواب نہو سکا مگر اسی ایک رسالہ سے سنیونکے
امام المتکلمین بنگئے اور یا خلیفۂ رسول اللہ کہلانے لگے جیسا کہ
خود حضرت مخاطب کو انکے برادر نے اپنی تقریظ مین امام المتکلمین
بنایا اور خاتم علمائہ ایا اور بحکم امام شافعی ان سبھونکی تشہیر
ضروری ہی بالاخر لکل فرعون موسے ولکل دجال عیسے آیہ اللہ
فی العالمین ظہیر الملۃ والدین دام ظلہ العالی علی رؤس المومنین
فی مجلدات ہفتدہ گانہ کتاب مستطاب قامع دابر الکفار اللہام
قاطع عروق عبدۃ الاصنام استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام
مین تحقیق تمام وتدقیق تام جواب باصواب اُس منتہی الکلام کا
ایسا تحریر فرمایا کہ کفش دوز کی کفش کاری کے لیئے کافی اور
گریز آہنین گیطرح عذاب الٰہی کی یادگاری کے برہان وافی ہوئی
جس سے تمامی سنیونکی فرعونیت کے لیئے عصاے موسوی اور ابلق
کیطرف سے نمونہ اعجاز عیسوی ہوا اور کفش دوز کی نعل دوختہ
آولٹ کر اُسیکے واسطے لعن اندوختہ ہوگئی چنانچہ دو مجلد شریف
اُس جواب باصواب کے جو چند گونہ منتہی الکلام کے حجم سے افزون
ہے مطبوع ہوکر اطراف واکناف مین مشہور ومقبول ہوئی

ازالۃ الغین

اور بہ برکت اُسکے اکثر سنیان منصف مزاج نے بہی راہ حق کو
قبول کیا ہے ما ازالۃ الغین جو حقیقۃ اثارۃ الغین ہے بوجہ سخت
کلامی و دشنام اُس جاہل عامی کے قابل التفات علماے کرام
نہین ہے اور مجذوبونکی طرح خود ہذیان وجنون اُسکا مردود و
مطرود ہی کوئی حاجت اُسکے تردید کی نہین ہے بلکہ جو اندک
شعور رکھتا ہے اس فرقۂ لاشعوریہ سے بہی کبہی نام اُسکا نہین
لیتا مگر راقم الحروف باوجود اسکے بہی چونکہ زمرۂ علماء مین اپنے
کو نہین جانتا اور اس فرقہ ضالہ مبتدعہ اعداے اہل بیت
علیہم السلام کے قلع وقمع کا عزم مصمم رکھتا ہے بلالحاظ سب و
شتم اُسکے جو علیٰ دلیل سفاہت وجہالت وعاجزی صاحب
ازالۃ الغین ہے ازالہ اُسکا کرونگا اور اُس مرید جاہل معنی اب
وکلا کو اب غسالہ ازالہ پلاؤنگا انشاء اللہ العزیز القدیر المسہل
لکل عیب چنانچہ وقت تحریر اس عجالہ کے عند المطالعہ اکثر مقام پہ بطور
یادداشت حواشی کاشف غواشی لکہتا گیا ہون واللہ بالغ امرہ قولہ
ومولانا لطف اللہ الخ اقول اولا کمالات مکمل الذات اُنکے بہی مثل آپکے
مولانا موجی صاحب کے ہین یعنے یہ مولاے سنیان بقول بعض ثقات
بولد الحجام مجہول الآباء والاعمام ہین ثانیا تصنیف قبقاب پر

الایقاب فی رد قبقاب

فخر ونازیعد از تصنیف الایقاب فی القبقاب لصاحب الفضل الجلی
فضل علی رحمہ اللہ کہ مصداق یخرج الحی من المیت ہین اور یعد
از رسید ضرب کفش جواب قبقاب مصنفہ مداح بشیر ونذیر شیخ
مبشر مرحوم آپہی کا کام ہے لطف تو یہ ہے کہ آپکے اہل علم نے لطف اللہ

کو کچھ شمار کرتے ہین نہ اُنکے لطیفہ حیفیہ کثیفہ کا کچھ اعتبار فاعتبروا
یا اولی الابصار قولہ نقض الرماح الخ اقول یہ فرضی عنقا
بند و بکا نکا ہے اگر شیعونکے طعن الرماح کا نقض ممکن ہوتا
تو آپکے عمر و عاص جنکی مجبت حسب تصریح صاحب صواعق محرقہ
واجب ہے معرکۂ کارزار مین کیون ازار اُتار کر رسوائی خلائق
ہوتے اور بے پس و پیش اپنے پس کو پیش کرتے بالفرض اگر کچھ
ذرۂ شکستہ بھی ہوتی ہوتی تو وہ سینونکے سینون مین ٹوٹ کر رہگئی ہوگی لطف
یہ ہے کہ کسی حجام سے کچھ نہ بن آئی ہوگی چنانچہ خود لوی حیدر علی اپنی تمامی کتاب
ازالۃ الغین مین اسی مدعیہ سے نالان و فریاد کنان ہین اور خاتمہ ازالۃ الغین
بمطبعۂ ہی مطبوعہ طبع تمر ہندی ۱۲۹۵ھ مین یہ عبارت مرقوم ہے نقض طعن
الرماح مجتہد ثانی بدو جلد ضخیم کہ نامش نقض الرماح فی کبد النباح
است بر حواشی بتسوید در آوردہ عنقریب بعد التبییض بقوت و
توفیق ایزدی مطبوع میشود انتہی گو تمامی ازالۃ الغین مین کشش دوز
اُسکے ناتمام ہونیکا اظہار کرتے ہین اور یہان اُسکی روسیاہی کی
تکمیل کا دعوی اور تبییض کی تمنا بیان کیجاتی ہے اس سے بھی
بخوبی معلوم ہوا کہ ہنوز اُسکی روسیاہی بحال خود ہے اور اب تو
یقین ہے کہ اس طعن الرماح کا ناسور مخاطب کے دل ناصبور مین
ہمیشہ کے لیے ممتنع الاندمال رہے اور ناسور سے بڑھتے بڑھتے
نواصیر عسیر التدبیر بالید موجب صدمۂ کال و وبال بنے وکفی اللہ
المومنین القتال واللہ شدید المحال قولہ طعن السنان
اقول مخاطب کثیر الندیان نے شاید نام سے طعن السنان کے

یہ گمان کیا ہے کہ جواب طعن الرماح ہی پس یہ خیال فاسد انکا محض
بے بنیان و مالیخولیا کا عنوان ہی کیونکہ اصل یہ ہے کہ جب ایک
شخص مجہول الاسم والمسمی اسنی المذہب نے ایک نام فرضی سمسن
صاحب نصرانی کیطرف سے ایک استفتا دربارۂ قرآن ایزدمنان
جناب سلطان العلما طاب ثراہ کے پاس بھیجا اور جناب ممدوح القاب
نے جواب مدلل اُسکا کتب سنیہ سے تحریر فرمایا تو بگمان تردید اُسکی
یہ طعن السنان سراسر ہذیان تحریر ہوا اور آن مصادیق ختم
اللہ علی قلوبہم نے اُسکو مختوم و مطبوع بھی کرایا بجواب اُسکے
اولا فاضل حاوی الفضایل والفواضل مولوی سید ناصر حسین
صاحب جونپوری سلمہ اللہ القوی نے رشق النبال علے اہل الضلال
تحریر کیا اور ثانیا صاحب فضل جلی مولوی فضل علی لکھنوی رحمہ اللہ
تلمیذ جناب رضوان مآب طاب ثراہ نے لب البیان لصاحب
طعن السنان تحریر فرمایا اور لب البیان کا ذائقہ چکھایا فجزاہما
من الاسلام واہلہ خیرا کہ وہ دونون رسالہ عجالہ مطبع مجمع البحرین
لودہیانہ مین مطبوع عالم ہوے اور بعد ازان پھر کسی نے ان
ذوات الاذناب سے سر نہ اُٹھایا اور دعوی معاویہ غاویہ کا شور
نہ مچایا اس سے بھی ارباب انصاف کے نزدیک بخوبی ظاہر ہو گیا
کہ برابر علماے اہلسنت زید مشق طلب علوم و علماے فحول اولی
العلوم الحق کے رہے اور حجج باہرہ و براہین قاہرہ حقیت الحق
فرقۂ شیعہ دیکھا کئی معذلک اب بھی اگر ایمان نہ لائین اور راہ
حق پر نہ آئین تو بیشک مصداق جحدوا بہا واستیقنتہا

رشق النبال

لب البیان

اھنسھم کے ہین اور بمقاد ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی
ابصارھم غشاوہ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ
اعمی واضل سبیلا رہینگے والسلام علی من اتبع الھدے
قولہ بیخ وبنیاد کھود ڈالی اقول اب یہان سے مخاطب نے حرفہ
معماری کی نیو ڈالی اور اپنے خاندانی حرفہ کے اظہار کی نرالی
ترکیب نکالی یہ نہ سمجھے کہ جس عماد اسلام کی بیخ وبنیاد خدا ورسول
کی امداد اور حیدر کرار کی ضرب ذوالفقار خداداد سے بنیان
مرصوص ہوا اور جس تشئید المبانی کی بنا بتائید ربانی وتاسیس
فرقانی وجدوکد رسالت پناہی ومدد طعن الرماح یداللہی بذکر
حمید وقصر مشید مذکور ومخصوص ہوا اور جو نصرۃ المومنین کہ جنود
مجندہ اُسکے ادلہ وبراہین کے بمقدمۃ الجیش ولقد نصرکم اللہ
فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین واستظہار وکان حقا علینا نصر
المومنین منصور ومنصوص ہون اور وہ استقصا الانتقام و
استیفاء الانتقام کہ بمصداق فانتقمنا من الذین اجرموا مصداق
ہوا اور تیعاضد وایدناہ بروح القدس موفق اور ابواب اُسکے
بہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا مبوب ومکمل ہون اور فصول اُسکے
بایات وفصلت من لدن حکیم خبیر مشید ومفصل وحجج بالغہ اُسکے
بہ فللہ الحجۃ البالغۃ وذکر رفیع اُسکا بتذکرہ صاحب ورفعنا لک
ذکرک مزین ومسجل ہوا اور وہ عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ
الاطہار کہ باشعہ نور واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون منور ہو
اور ثغور اُسکے بضربت حیدریہ وبوارق مولقہ وذوالفقار

وصوارم وحسام وسیف ناصری وبرق خاطف وسیف ماسح
منصور ومظفر اور معاندین ومخالفین کے مکاید عام فریب کے
لیئے تقلیب المکاید وتشئید المطاعن سد راہ ہوا اور اشعریہ
وماتریدیہ کی تردید کے لیئے حجج باہرہ وسیف اللہ ہو پھر کیا تاب
توان رکھتا ہے کوئی اہل ضلالت وجہالت اور کیا زہرہ رکھتا
ہے کوئی اہل نفاق وشقاوت کہ اسکے حریم حرم مرتبت تک
دست درازی کرے یا بدغا وفریب اُسکے بنیان مرصوص سے
بازی اور اُسکی بیخ کنی مین کچھ کارسازی کرے ہرچند آپکے
بزرگون نے بمقتضاے ہر اے بوم بہر کجا نشینی بکنی بہت کوشش
کی مگر بعوض کندہ کردن غایب وخاسر ہی رہے فانہ قل
حفظہ اللہ حفظا من کل شیطان مارد لایسمعون
الی الملاء الاعلے ویقذفون من کل جانب دحورا ولھم
واصب الا من خطف الخطفہ فاتبعھم شھاب ثاقب قولہ
ایک خشت شکستہ اقول کیون نہو آپ ہی تو اُنہین دین کی نیو
کھودنیوالونکی زیر زمین سے ہین جنہون نے اپنی وراثت کی
بجاے عالیہ قائم کی خشتگر ہی اُنھین نیو کھودنیوالونکے ابا واجداد
سے ہونگے صاحب استقصاء الافحام یا دیگر علماے اعلام شیعہ
کرام کو خشتگری سے کیا کام آپنے سنا ہوگا کہ خشتگری کام عمر اور
عمریون کا ہی شیعونکا اُنپر قیاس قیاس اول من قاس ہی آرے
بضرورت جواب مناسب حال آپلوگونکے مصرع کلوخ انداز را
پاداش سنگ است کیئے تو نہایت زیبا اور بہت بجا ہے اگرچہ

بمصداق لنرسل علیھم حجارۃ من طین جواب دندان شکن ہونے
کے سبب سے میری خشت شکستہ بھی مخالفونکے سر پھوڑنے
اور دانت توڑنے کیواسطے کافی ہے جسکے تبئین کے لیئے آیۂ
ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم کعصف ماکول حجت وافی
ودلیل شافی ہے اُس خشت شکستہ کی ضرب سے تو آپ عوعو کرگئے
اب اس ذوالفقار حیدر کو دیکھکر یقین ہے کہ دم دباکر پیش
معاویہ بھاگ جائیگا قولہ اسی مادہ سے الخ اقول وہ تو آپہی
لوگونکے علما کے مسطورات مستورات سے ہے جس سے تجفیف
ہملوگونکو تمتع ہوتا ہے اور کم خرچ وبالانشین کا خط اوفے
ملتا ہے اور بناے فاسد علی الفاسد کیون نہوگا کہ اتصال
اس مادہ کا جدہ فاسدہ سے ہوا ہے ہرچند مینے چاہا تھا کہ اُس
مادہ فاسدہ سوداویہ کی آپکی اصلاح کردون مگر معلوم ہوا کہ
علاج پذیر نہین ہے لن یصلح العطار ما افسدہ الدھر
بقول شیخ سعدی سہ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ہ گرچہ بآدمی
بزرگ شود ہ مگر ایک علاج اخر العلاج الکی آپکے لیئے باقی ہی
فانتظرہ لیوم تکوی جباھھم وجنوبھم قولہ بقول شیخ
سعدی اقول وہی آپکے شیخ سعدی پندنامہ کریمین کہ گئے
ہین سہ ترا اژدھا گر بود یار غار ہ ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار
قولہ کوئی دام مین آسکے نہ آیا اقول اسیطرح آپکے اسلاف معدن
نفاق واختلاف یہی کہتے تھے جسکی وجہ سے آیہ کریمہ انک لا
تھدی من احببت نازل ہوا لیکن آپکے بزرگونکے دام مین

تو بہت اپ ایسے جہل پھیلنے قولہ قادر قوی نے الخ اقول یہ بھی
آپکا اعتقاد فاسد از قبیل بناء الفاسد علی الفاسد ہی چونکہ ہر
خیر و شر کا فاعل حقیقی خداوند تعالے کو ٹھہراتے ہین اور اپنے
بد کردارپونکو خدائے پاک کیطرف نسبت کرنے مین باک نہین
کرتے ہین فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا قادر قوی نے
اپنے بندونکو خیر و شر کا اختیار دیا ہے فمن شاء فلیؤمن ومن
شاء فلیکفر اور سامان ہدایت و ضلالت واسطے امتحان کے مہیا
فرمایا ہے کہ بسوا اختیار و حسن اختیار جسمین چاہین صرف کرین یہ
خود فرماتا ہی وما کنت متخذ المضلین عضدا والذین کفروا
اولیائھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات
قولہ برادرم مولوی شیخ عبدالحق اقول رب لا تذر علے
الارض من الکٰفرین دیارا انک ان تذرھم یضلوا
عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا اس بھولے بھالے
لڑکے کو جو مخاطب کا علاتی یا اخیافی یا کسی طرح کا برادر ہے ہم
خوب جانتے ہین کہ واقعۂ حرا سے انکا شیوخ فاروقی مین شمار
ہی اور اس شخص شرافت خاندانی کا عالم عالم اشتہار ہی حسبا یا
نسبا زمانہ مین دو دمان خلیفہ دوم و امام مالک یا امام حنبل کا
یادگار ہے قلیلا وکثیرا زیادۃ او نقصانا فلا انزین علیہ
ذکرا وکفی بذلک لہ فخرا قولہ ابن الامیر الکبیر الخ اقول سچ ہے
الدنیا راس کل خطیئۃ ہرگاہ مخاطب کے اسلاف معدن
اختلاف فی محض لطمع دنیاے دون علاوہ ظلم وستم بخاندان

رسالت خود جناب ﷺ سالمآب پر جھوٹی حدیثین بنا کر تہمت لگائین
مثل مامون بن احمد کے اور مثل غیاث بن ابراہیم نخعی کے کہ خوشامد
یلین مہدی عباسی خلیفہ کی حدیث لا سبق الا فی خف او نصیل او
حافر مین او جناح پڑھا دیا کہ خود مہدی مذکور پہچان گیا کہ اسنے
جھوٹی حدیث بنائی اور اسلئے ان کبوتر ونکو جنکا بڑا شایق تہا
اور غیاث نے انہین کے بدولت یہ اضافہ کیا تہا فوراً ذبح کرادیا
کہ نے نزھۃ النظر تو اگر مخاطب نے بخوشامد اپنے اس امیر کبیر کے
یا اسکے فرزند کے خواہش کے مطابق مجادلہ ومکابرہ پر کمر باندھا
تو کیا عجب ہی فلیس ہذا اول قارورۃ کسرت فی الاسلام قولہ غفر
ذنوبہا الخفی والجلی الخ اقول یا بان شورا شوری یا باین بے تکی
ابہی تو اپنے برادر علاتی کے صفات ذاتی کس خوبی سے بیان
کیئے اور یہان اکر انکے اسلاف کے ساتھ کیسی بے ادبی کی اگر
کوئی اس قسم کا رشتہ ہو تو خیر گنجایش ہے والا سراسر علامت جہالت
ہے اگر وقوف عربیت کا نہ تہا تو عربی لکہنا کیا ضرور تہا ہندی مین
بکنٹھ باشی یا کاشی باشی لکہدیا ہوتا خود فضیحت دیگرے الصیحت
آپہی لوگونکا دستور ہے کہ ان تو بان ہمہ دانی وچرب زبانی تا حق
ودروغ اپنی طرف سے ایجاد کرکے میری عبارت تو نہین ایک دو
نمطاے صرفی ونحوی شمار کرتے اور خود بدولت کی یہ لیاقت
ہے جسکی خطائین بے شمار گویا اونٹونکی قطار ہے عربی ونحو وصرف
تو درکنار اردو کی عبارت بہی ہر جگہ ناہموار نظر آتی ہے اپنے
تمثیل خود غلط املا غلط انشا غلط کے آپہی مضروب المثل معلوم

صفحہ ۴۰
نزھۃ النظر
مطبوعہ دہلی

ہوتے ہین باوجود اعراض کے اغلاط لفظیہ ومعنویہ وترکیبیہ سے
بعض مقامونپر بطور نمونہ کمالات ذات مجہول الصفات کو دکھلا
دیتا ہون تا آیندہ ایسی فراخ خاطری اور ہرزہ درآئی اور بیہودہ
سرائی سے باز آوے اور قطع زبان فرماوے دیکھیے کہ ایک جملہ مختصرہ
دعائیہ فقرہ مین جو زبان زد عوام ہے خطاہاے لفظی ومعنوی و
صرفی ونحوی آپکی تہ خطا سے متجاوز ہوکر دس ہوتی ہین شمار
کیجیے اول خطایہ ہے کہ غفر متعدی بنفسہ کو بمعنے عفا سمجھا حالانکہ وہ
بمعنے ستر کے ہین جیسا قاموس مین ہے غفرہ کنصرہ ستر ہ دوسری
خطایہ کہ غفر بمعنے عفا جیسا کہ مقتضاے مقام ہے متعدی بلام ہوتا ہے
جیساکہ قاموس مین غفر اللہ لہ ذنبہ تیسری خطایہ باوجود دعوی ہمہ
دانی وواقفیت احادیث وایات قرانی مخالفت قران وحدیث بھی
کیا ہے چنانچہ اکثر ایات مین مثل اللھم اغفر لنا اللھم اغفرلی اور
اسیطرح احادیث مین بھی وارد ہے پس بقول مخاطب یہ مخالفت آیات
قرآن واحادیث کی منطوق صریح کی ہے کہ آمر متکلم وقت دعا ساتھ
اسی عنوان قوی البنیان کے ہے دلالت کرتی ہے اوپر جہالت وسفاہت
وحماقت وضلالت مخاطب اور عدم متابعت اسکے قول احکم الحاکمین
ورسول رب العالمین کو الجواب الجواب چوتھی خطایہ ہے کہ غفر اگر فعل
معروف ہو تو فاعل اسکا غایب ہے اور یہ غلطی صریح ہے اور اشتہار
ضمیر وارجاع بلامرجع بھی بالمرہ فعل قبیح ہے اور اگر فعل مجہول ہے
تو بوجہ عدم مطابقت نایب فاعل کے کہ ذنوب جمع حکم تانیث مین ہے
کلام مختل النظام ہوگا بلکہ عند الاشتباہ ناجایز وممنوع ہے پانچوین

خبر ب منذر

خطا یہ ہی خفی و جلی صفت ذنوب کی ہے جو حکم تانیث مین ہے اور
ادنے نحو میر نحو ان بہی جانتا ہے کہ موصوف و صفت مین مطابقت
تانیث و تذکیر وغیرہ ضروری ہے بقول مخاطب موصوف و صفت
مین خیال تذکیر و تانیث کا نہ کیا لفظ ذنوب کو بصیغہ جمع بحکم تانیث
لاے اور اسکی صفت سے تامی تانیث چھٹ کر گیے یہ نادانی کا کام
کیا الجواب الجواب چھٹی خطا یہ ہے کہ نائب الفاعل کرنا ذنوب کا مثبت
ذنوب ہے اور اسمین میت کی سراسر تحقیر متی و ہیچ مدتی ہے کما لا یخفی
علے اولی النہی ساتوین ذکر ذنوب بوصف خفی و جلی مفید تغلیظ و
تشدید ذنوب ہے و ہو اور ہمو تاہ فواسوتاہ اور خلاف اذکردوا
اموا تکم یا تحقیر کے ہے آٹھوین مراعات قوافی و فواصل محسنات کلام
سے ہے نہ ضروریات سے چنانچہ فواصل و قوافی کلام مجید جسکی
فصاحت و بلاغت حد اعجاز پر ہے اور اسیطرح احادیث وغیرہ
سے بہی یہ امر بخوبی ظاہر ہے مگر مخاطب کا قافیہ جب تنگ ہوا تو
اپنے توسیع قافیہ کیواسطے مطابقت صفت موصوف کو جو ضروری
ہے چھوڑ کر ترک واجب مین گرفتار ہوا اور اکبر و منکر کے عدم
درستگی قافیہ پر جو جیسا ہنستا تھا اور تمسخر کیا تھا جیسا کہ عنقریب
معلوم ہوگا اُس سے بدتر مین خود مبتلا ہوا خود فضیحت دیگرے
را نصیحت نویین خطا یہ ہے کہ عموماً سیرت اہل اسلام بالنسبت اموات
عظام اس طور پر جاری ہے کہ میت کو بلفظ مرحوم وغیرہ ذکر
کرتے ہین اور کلمہ علیہ الرحمۃ والرضوان ما علی اللہ مدارجہ
فی فرادیس الجنان وغیرہ سے اُسکے حق مین دعا کرتے ہین مگر

موصوف مذکر

مخاطب نے میت کو لفظ مرحوم سے محروم کیا اور دعاے رحمت کو
معدوم کیا یا میت کو قابل رحمت نہ جانا حالانکہ شیطان بھی مایوس
نہین ہے یا خود باوجود لاتقنطوا من رحمۃ اللہ رحمت خدا سے
روگردان ہوا ہو کفر صریح و خطاء قبیح دشنوین خطا یہ ہے کہ
دعا مین شان میت کو لحاظ رکھنا چاہیئے پس جب القاب مین
الحاج البار لکھا تھا تو بعد اُسکے ذکر ذنوب بڑی بدگمانی ہی
خدا کے ساتھ اور نہایت تفضیح ہے اموات کی نمعلوم قاضی صاحب
کے ایسے ذنوب کیا تھے کہ حج و بر و صلوۃ و صوم وغیرہ موجب
غفران اُنکی تھے اور کل اعمال حسنہ اُنکے ان ذنوب خفیہ و جلیہ کے
سامنے حبط ہوگئے وھل ھی الا ترک ولایۃ علی واولادہ
الطیبین و ایثار خلافۃ غیرھم من الفاسقین و الکافرین
کما نص علیہ سید المرسلین واشرف النبیین کما نقل فی
کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابیطالب لمحمد بن یوسف
الگنجی الشافعی قال رسول اللہ خلق الانبیاء من شجار شتی
وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلھا وعلی فرعھا وفاطمۃ
لقاحھا والحسن و الحسین ثمرھا فمن تعلق بغصن من اغصانھا
نجی ومن زاغ عنھا ھوی ولو ان عبدا عبد اللہ بین الصفا
والمروۃ الف عام ثم الف عام ثم لم یدرک محبتنا اکبہ
اللہ علی منخریہ فی النار ثم تلا قل لا اسئلکم علیہ الخ ولبعد
ھذا الحدیث بطریق اخر یا علی لو ان امتی قاموا حتی یکونوا
کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم الغصوا لا کبھم

۱۵۳/۱۱۲ کفایۃ الطالب

اللہ فی النار الخ پس بعد ان جملہ مراتب کے آپکے ایک جملہ کی
دعا کیا کام گریگی خصوصًا جب آپ بھی اُسی عذاب ویل مین
گرفتار ہون خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ پیر درماندہ شفاعت
کے کند ہا تلك عشرۃ کاملۃ مع ان مقولتك لاضعاف
اضعافہا حاملۃ وللعشرات العشرات شاملۃ یعنے
فرمایا رسولخدا نے کہ کل انبیا مختلف درختون سے پیدا ہوے
اور ہمکو اور علی کو شجرہ واحدہ سے خدا نے پیدا کیا ہم اصل ہین
علی فرع فاطمہ شگوفہ ہین اور حسن و حسین ثمر اُسکے ہین جو
ہملوگ سے متمسک ہونا چاہے ہے اور منحرف گمراہ ہے اور اگر
کوئی بندہ خدا کی عبادت کرے ہزار سال پھر ہزار سال
درمیان صفا و مروہ کے اور ہملوگ کی محبت اُسکو نہو خدا منہ
کے بھل اُسکو جہنم مین گرائیگا اور دوسری روایت مین ہے کہ
اگر امت میری بوجہ قیام مثل حنایا ہو جاے یعنے دوہرے ہو جائین
اور بوجہ کثرت نماز مثل تار کمان ہو جائین اسپر بھی اگر تجھسے
عداوت رکھین یا علی تو خدا اُنکو منہ کے بھل جہنم مین گرائیگا پس
مخاطب نے بغرض اظہار کمال ناصیت قاضی ماضی مذنوب مین
اُسکے یہ تغلیظ و تشدید کی قائل قولہ عرصہ دو ماہ ہوا قول
یہ اظہار تعداد دو ماہ صرف بنظر اظہار کمالیت ذات جہالت و
نجالت سمات اس امر کے ہے کہ باوجود تصنیف ہونے رسالہ
فاروق اکبر کے سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین کما ہو ظاہر من خاتمتہا جواب اُسکا
جو بمنے محض سخت کلامی و دشنام دہی و استراق عبارت تحفہ یہ ہے

کہ با وصف مکرر تردید ہونے تحفہ کے مخاطب نے ہر جگہ لفظ بلفظ ترجمہ
تحفہ کا کیا اسپر بھی دس برس کی بعد ۱۳۰۲ھ ابین لکھا گیا حالانکہ اسکی ضرورت
نہ تھی اہل فہم حال لیا قت کو تحریر خرافت تحمیر سے اور اس استجال
کو دس برس کی تاخیر سے بخوبی دریافت کر لینگے اور ہر گاہ مدار
اس رسالہ منکرہ ضرب المنکر کا محض دست برد کالاے تحفہ شاہ صاحب
پر ہی کہ اُسکی بھی مٹی خراب کی اور رہی سہی بات بھی اُسکی تباہ کر دی
تو دو مہینہ کی مدت بھی بہت ہے ایک روز کافی تھا مگر یہ کہنے کہ ایسے
نابلد تھے کہ اُسپر بھی وقوف نہ تھا قولہ رسالہ ابتر الخ اقول یہ قول
مع قایل خود کئی وجہوں سے مردود و ابتر و بدتر ہی اوّلا یہ کہ
حدیث مشہور ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کل امر ذی بال لم یبدء
بسم اللہ او بحمد اللہ فھو ابتر یعنے جو امر ذی بال فہم کہ شروع
کیا جاے ساتھ نام خدا یا حمد خدا کے وہ ابتر ہے کہ مفہوم مخالف اُسکا
یہ ہوا اور جو شروع کیا جاے بہ بسم اللہ و الحمد وہ ابتر نہیں ہی اور
رسالہ اطہر فاروق اکبر شروع کیا گیا ہے بہ بسم اللہ و الحمد للہ تو
ہرگز ہرگز ابتر نہوگا بما نص علیہ الرسول بلکہ جو اُسکو ابتر کہیگا
وہ دشمن خدا و رسول اطہر کا فر ہوکر داخل زمرہ ان شانئک
ھو الابتر ہوگا ثانیا قول رسول مقبول بیشک کاشف قول جناب
باری ہے اور مخالفت رسول بیشک آذیت آنحضرت ہی پس مخاطب
مصداق آیہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ
ہوکر معاتب بہ والذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی
الدنیا و الاخرۃ ہوا ثالثا جب نام اُس رسالہ اطہر کا فاروق اکبر

ہوا لو بلحاظ شرکت القاب جناب خلافت مآب ابن الخطاب لازم تہا
کہ مخاطب اُسکو کبریت احمر تصور کرتا اور بلحاظ حفظ حرم حریم اُنکے
دوسرونکو توہین وتحجین سے باز رکھتا نہ خود مرتکب ایسی بیادبی
کے ہوں اور اپنے فاروقؓ کے ہمنام کو بلفظ ابتر تعبیر نکرین شاید
یہی وجہ داو فاروقی کو ساقط کرکے بلا سبب فارق الاکبر لکہنے
کے ہوی لیکن ان روباہ بازیون اور جعلسازیون سے کیا ہوتا ہی
رائعا اگر پہلے فاروقؓ کو دفتر پارینہ سمجھکر ناقدر تہا تو بارے اپنے
فاروق ثانی مولوی محمد فاروق فیروزپوری مجیب مصیب کے
قدردانی کرتے جنکے الطاف واعطاف کے آپ ممنون احسان ہین
اور حق اُستادی اُنکے آپ پر فراون وبے پایان ہین کہ بحمایت
اُنکے یہ چرب زبانی وخوش بیانی آپنے اس رسالہ منکرہ مین
ازراہ دانائی صرف کی اور مفت اپنی عمر عزیز کو ضائع وتلف
کیا انہین کے لحاظ سے سخت کلامی وبدلگامی بہ نسبت اس نام
نامی کے نہ کرتے اور بے ادبی سے باز آتے والا بقول مخاطب من
لا ادب لہ دین لہ کردہ خویش آید پیش قولہ مولیان ادبار اقول
این کار از تو آید ومردان چنین کنند تطویل سے کوئی فائدہ
نہین ہے موالیان ادبار پر لعنت فرمائی ہم بہی آمین وبیش باد
کہنے کو تیار ہین یا مین اون موالیان ادبار پر کردار پر تبرہ وا
کردن اب بیش باد کنید دیکہئے جو بدر سے بہاگا جو خیبر سے شکست
کہاکر اُلٹا پہرا جو حنین سے منہ چراکر فرار کر گیا اور روز
احد کو پہاڑی بکری کیطرح پہاڑ وپنرا چکتا پہرا اور رسول کے

اسیوجہ سے اُن موالیان ادبار پر لعنت فرمایا اور سب وشتم کیا بتا سیئے
رسول اسی لعن مسنون کو جاری فرمائی مین بہی آپکے پیچھے موجود
ہون ومنحن اقرب الیہ من حبل الورید قولہ غار تاریک
اقول غار تاریک تو ایک غار خلیفۂ اول کا البتہ مشہور ہے
جسکو شیخ سعدی نے بہی کہا ہے ؎ ترا از دہا گر بود در غار ہ از ان
بہ کہ جاہل بود غمگسار ہ مگر اسمین اُنکو عافیت کہان ملی جبیچہ اولی سوراخ
سے سانپ نکلا قولہ فقیر کو مکابرہ ومجادلہ اقول اولا اس عبارت
سے مخاطب کے معلوم ہوا کہ درحقیقت رسالہ فاروق مین کوئی
امر قابل تردید ولایق مناظرہ نہ تہا کیونکہ امر حق ہمیشہ لاجواب
ہوتا ہے اور بسبب کمال متانت وغایت رزانت تقریر دلپذیر
وتحریر عدیم النظیر اُسکے بقول مخاطب مناظرہ اس بارے مین
عنقا صفت مفقود تہا ثانیا مخاطب کا بوجہ انعدام مناظرہ اس
مقام پر کہ مقصود اُسکا احقاق حق ہوتا ہے اور یہی فرق ہے
درمیان مناظرہ ومجادلہ کے دل سے مستعد ہونا مجادلہ ومکابرہ
پر اس رسالہ منکرین بمقابلہ رسالہ فاروق اکبر بخاطر بیادر
موصوف باقرار مخاطب ثابت ہوا ثالثا اقرار کیا کہ ان ابحاث
متعلقہ رسالہ مین بلکہ عموما ان مباحث مین مخاطب کے لیئے
مناظرہ عنقا صفت مفقود ہے اور در فتنہ باز ہی پس مخاطب نے
اپنے در فتنہ کے باز ہونیکا بہی یہان اقرار کیا کیون نہو تحفہ کا
بچہ ہے او ثناء صاحب کا فضلہ اور اُسکو خود مولوی حیدر علی
کفش دوز موجب فتنہ وفساد ومباحثہ کی بیخ وبنیاد بتاتے ہین

فرق مناظرہ ومجادلہ ومکابرہ

جیساکہ ازالۃ الغین مین ہی وارد انجملہ ہست حجۃ اللہ علی البریۃ صاحب تحفہ
اثنا عشریہ کہ درزمان متاخرینیاد مناظرہ شیعہ وسنی بعنوانیکہ قلوب
مخالفین بگنہش مے رسد نہادہ اوست اسنتے والفتنۃ اشد
من القتل سابعا مخاطبہ نے اقرار کیا کہ پہلے ہمنے اس مجادلہ ومکابرہ
و درفتنہ باز کرنے سے انکار کیا پہر اس عہد سے اپنے نکث کیا ومن
نکث فانما ینکث علی نفسہ اور شاید اسیوجہ سے نام اس رسالہ
کا ضرب منکر یکسر کاف رکھا اور لفظ منکر کو قرینہ اپنے توثیق انکار
کا قرار دیا اور چونکہ قلبا مجادلہ ومکابرہ و درفتنہ باز کرنے کو
مکروہ وقبیح و واجب الاحتراز جانتے تھے گو بسبب کسی سابقہ
دنیاوی کے جسکے لیئے وظیفہ پاتے رہے اسمین مبتلا ہوگئے اسلیئے
اُسکی قباحت کا اشعار یہی نام رسالہ ضرب منکر مین اگر بفتح کاف
پڑہین ظاہر کیا اور الحق کو خود اُسکی قباحت بتا دی وکفی اللہ
المومنین القتال خامسا جب مکابرہ ومجادلہ و فتنہ سے قلبا احتراز
رکھتے تھے تو پہر دل سے مستعد ہونا اسکے کیا معنے سادسا جو بات بد
اور قابل احتراز ہو اور اُسکے ارتکاب سے درفتنہ باز ہوا سمین
خاطر داری کیسی یہ ویسا ہی ہے کہ اگر آپکو کوئی کوئین مین گر سکو
کہے تو اُسکی خاطر سے گر پڑیئے حالانکہ امر باطل مین اطاعت
والدین بہی جائز نہین چہ جائیکہ برادر بلکہ یہ کہ احسانات موفورہ
اُنکے آپکو داعی ارتکاب اس امر قبیح کے ہوے ع زر بر سر
فولاد بہنی نرم شود ؎ جیساکہ ابوہریرہ نے لبعوض چاہ صد درہم
چار سو صد شتین وضع کین ؎ بدوزد طمع دیدہ بوشمند ؎

ور آرد طمع مرغ وماہی بہ بند یہی مقولہ کفار بھی ہے جیساکہ الطعنا
بسادتنا وکبوائنا فاضلونا السبیل شاہد ہے سابعاً ہرگاہ بلحاظ
خاطرداری اپنے برادر موصوف کے آپ آمادہ مکابرہ ومجادلہ ودر
فتنہ باز کرنے پر ہوئے تو معلوم ہوا کہ جملہ تحریفات وتشدات و
تغلیظات آپکے بخاطر آنکے صادر ہوئے کہ آنھوں نے بلحاظ وقار وقیمت
خاندانی غلظت وفظاظت کی خواہش کی ہوگی تاخشونت وشدت
ظاہری سے درونی تسکین آنکی حاصل ہو تو جہاں انکی خاطرداری پر
اپنی کمر باندھی تھی تو پاس خاطر منصف اوحد جنکو بلفظ جناب مولانا
حکیم مفتی یاد کرتے ہیں کچھ تو کمر اپنی ڈھیلی کئی ہوتے اور سختی کو مبدل
بہ سستی کرتے کہ جو کچھ آپکے مولانا موصوف نے وقت معاینہ رسالہ
منکر آپکو اور آپکے برادر مولوی عبدالحق کو درباب ہرزہ درائی
وتراژخائی وبیہودہ سرائی موعظہ فرمایا تھا اور فتوی دیا تھا یاد
ہوگا محمد یعقوب دلاور پوری برادر محبوب حسین فرضی مجیب
شاہد عادل آپکے ابھی موجود ہیں اُسپر بھی آپنے بیہودہ گوئی اپنی
پنجوڑی اور سارے مواعظ کو آنکے گوزشتر سمجھا ثامناً آپنے ایک
فقرہ مجملہ سے اپنے مذہب وتمامی اہل مذہب کی آپنے قلعی کھولدی
درخصوص صاحب انھوں نے مذہب حق کی پاسداری پر کمر ہمت
باندھی ہے) کیونکہ پہلے تو آپنے فرمایا کہ مجادلہ ومکابرہ سے بوجہ
العدام مناظرہ وانفتاح درفتنہ مجھکو بیں احتراز ہے اسوجہ سے
اولاً انکار کیا مگر ہرگاہ خاطرداری برادر موصوف کی عزیز تھی
بدل مستعد ہوا اور آپنے اپنے اصرار پر مجادلہ ومکابرہ کو مذہب

حق کی پاسداری کہا ہے تو اب حقیقت اس مذہب کی بھی معلوم ہوئی
کہ محض ازراہ مجادلہ و مکابرہ حق بنایا جاتا ہے اور اہل مذہب
کا بھی حال عموماً و خصوصاً معلوم ہوا تاشعاہر گاہ خود آپ
مجادلہ و مکابرہ و فتنہ کو واجب الاحتراز جانتے ہین تو دوسرے
ارتکاب کو بھی ضرور برا جانتے ہونگے پھر اسکے بقا کی دعا دینا
اور اسپر اجر عظیم کا طلب کرنا ویسا ہی ہے کہ کسیکے شراب پینے
کی تمنا کیجاے اور اسپر اجر عظیم کے طالب ہون عاشر اس
مجادلہ و مکابرہ کو خود آپنے واجب الاحتراز کہا اور یہان
اسکو امر خیر کہتے ہین یہ امر موجب آپکے تکفیر یا تفسیق کا بھی ہے
کیونکہ جو محرمات کا ارتکاب بے تحلیل یعنے حلال جانکر اسکو کرے
وہ کافر ہے کما ہو ظاہر بعدہ مستدرکا ہونا انجلاح مرام پر اپنے برادر
ذوالاحترام کے عجب لطف انگیز و حیرت خیز عبارت ہی کہ فلاح و
صلاح سابقین کو بصیغہ افعل التفضیل کشف کرتا ہی ؎ عمرت
دراز باد کہ انیم غنیمت است ؎ فهذه امور عشرة بل عشرة
مبشرة لصاحب الرسالة المنكرة قوله بنظر غور دیکھا اقول کہ
کہان کہان تک مجادلہ و مکابرہ کام دے سکتا ہی ؎ گرم تا کے
بماند این بازار ہ اور بوجہ فقدان مناظرہ حنفا صفت کہا تک
در فتنہ باز ہو سکتا ہی الا فی الفتنة سقطوا وهم لا يشعرون
قولہ ظاہر مین الخ اقول اولا ظاہر مین ابتر نظر آیگا نتیجہ تو بقول
رسول آپ پر سابقا ظاہر ہوا باطن بھی آپکا اسی پر قیاس ہوگا
؎ از برون طعنہ زنی بر ما و از درون شرم می آرد ترا

ثانیاً باطن بین تحریفات وغیرہ کا دفتر پیش نظر ہونا بھی نئی بات ہے
شاید وساوس شیطانی و مکاشفات شیخ جیلانی وہو احبس نفسانی
وشکوکات جناب ثانی کا بناب اغوال مشکل باشکال ہو کر پیش نظر
آپکے آئے ہونگے والا آپکے ان ہذیانات وخرافات کا کہین وجود
نہین ہے اگر ایک مقام پر بھی اپنے باطن کا کشف کرتے اور تحریفات
ولغویات وافترآت وغیرہا کو فاروق کے پکڑتے تو شاید کسی عنوان
تصدیق آپکی ممکن ہوتی واذلیس فلیس ثالثا آپکی تحریفات و
لغویات وافترآت وبطالات کا نمونہ تو ایک یہی ہی کہ رسالہ اطہر کے
نام مین تحریف کرکے کہین فاروق بغیر الف ولام کہین الفارق لکھا
اور خلافت مآب کے لقب کا بھی ادب نہ رکھا اور اسیطرح الحمد للہ
کو الحمد اللہ کہ تحریف لفظ قرآن ہے اگرچہ یہ تاستی سیرت عثمان ہے
مگر حرکت شطان ہی علی ہذا القیاس تمام رسالہ منکر کی تحریف وتصحیف
اکثر من ان یحصی ویذکر فتذکر وتدبر۔ قولہ ناک کاٹی اقول فی الواقع
رغم وقضم وقصم الوف ملحدین ومعاندین وجاحدین لئام شعار
شیعیان حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ہی خواہ مسیلمۂ کذاب ہو یا
ابن سبا مرتاب یا طائفہ ابن الخطاب الخطابیا مخاطب والا خطاب
باعلما آسکے اصحاب ذوی الالباب قولہ ہر عاقل اسکو رای سلیم سی الخ
اقول قدرت خدا کی مینڈکی کو بھی زکام ہوا جسکو خود اردو عبارت
لکھنے کا بھی شعور نہو آسکو اسقدر لاف وگزاف جہالت کیا ضرور
عربی دانی آپکی تو دیکھی گئی اب یہان آپکی مادری زبان اردو
دانی بین آپکی نادانی دیکھی جاتی ہے بہر کیف یہ قول مثل آپکے

بوجوہ عدیدہ مدخول ومخدوش ہے اولاً ہر عاقل کا کلیتہً صاحب رائے
سلیم ہونا ممنوع ہے عقل نکرہ سے تو واقف ہونگے فرب عاقل
لا سلامۃ لن ایہ پس اپنی رائے سلیم سے ہر عاقل کا کہنا غلط
ہوا ثانیاً شرط دیکھنے کی لگانا بھی عجب العجائب ہی شاید آندھے حافظوں کا
نکالنا مقصود ہو تو خیر اندھا بے ایمان مشہور ہی والا صاحب عقل و
فہم سنکر ہی تسلیم کر سکتا ہی ثالثاً ہر عاقل کا بغیر صرف ونحو جانے ہوئے
بھی تسلیم کرنا حماقت ہی پس مخاطب کو لازم تہا کہ پہلے اپنے عاقلوں کو
مقید بقید سلامتی رائے وصحت سمع وبصر وواقفیت نحو وصرف کرتا
تب یہ تجویز اپنی سناتا قولہ کہ مولف متعسف کو الخ اقول زبانی دعوے
استعداد کا نہ اعتبار ہے نہ اعتماد البتہ بعد مقابلہ ومعائنہ تحریرات
طرفین ناظرین با استعداد خود دریافت کر لینگے آپکی فرمایش
کی ضرورت نہین قولہ شاہد الخ اقول جب شاہد عدل کا آپکے
غیر معتمد ہونا شہادت اول ورد وغ فی الاسلام ابن زبیر سے اور
شاہ صاحب سے سابقا معلوم ہوا تو آپکے اس شاہد غیر عادل کو
انہین وامادان نامراد کا شاہد مجلہ نشین اور عروس لعبت چین
اور امرد نمکین تصور کرنا ضرور ہی فان البعرۃ تدل علی البعیر
قولہ تسمیہ رسالہ ابتر الخ اقول مخاطب سراپا اعتساف نے بسبب
اپنے اسلاف معدن اختلاف کے بتحریف عثمانی وتصحیف مروانی
اس رسالہ اطہر کے نام مین بہی جابجا خصوصاً اس مقام مین کیا
کیا تحریفات وتسویلات کو کام دیا اور جہوٹ اور افتراپردازی
واتہام مین اپنا نام کیا اور منقصت کا لغو الزام دیا حالانکہ اصلی

نام رسالہ مطہر کا الفاروق الاکبر بین عارف امام آخرالزمان و
الجاہل المنکر ہے جیساکہ خود مخاطب نے بھی بتحریف ایک الف عثمانی
کے صفحہ ۲۱ سطر ۱ بین عبارت تقریظ یون نقل کی ہے کہ رد جواب
مسمی بالفاروق الاکبر بین عارف امام الزمان والجاہل المنکر الخ
اور صفحہ ۲۲ سطر ۱۶ بین بعد نقل عبارت تقریظ کہا اول رسم خط
لفظ بالفاروق الاکبر جاے غور ہے الخ اور صفحہ ۳۳ سطر ۳ بین
جہان عبارت رسالہ نقل کیا ہے یہ عبارت ہے مسمی بالفاروق الاکبر
بین عارف الامام والمنکر الخ اور صفحہ ۳ سطر ۱۳ بین بعد نقل عبارت
رسالہ بمقام رد لکھا ہے قولہ بالفاروق الاکبر الخ اقول اس جگہ پیر
مولف نے پیروی چچا کی اپنے کی ہے کہ موصوف کو معروف باللام لائے
مگر پیروی بھی الخ لیس الیہ مخاطب کا کہنا شاہد اس قول کا کہ
رسالہ ابتر بالفاروق الاکبر بین عارف الامام والمنکر مثل گوزشتر
باضرط ثانی بر سر سر موجب ضحکہ صبیان وخندہ ہر ابجد خوان ہوا
کہ ہر مقام پر خود مخاطب نادان نے باضافہ الف لام بلکہ دو الف کے
ساتھ نقل کیا ہے اور یہان یون ان انکسل الاصوات کاہم آواز
بنا بلکہ بفجوای زاد نعمۃ علے الطنبور کیے تحریفون مین یہان گرفتار و
ماسور ہوا کہ صفحہ ۵ کی ہفوات طبعزاد مین لکھا رسالہ ابتر مسمی بہ
فاروق الاکبر بین عارف الامام والمنکر الخ یہان واو فاروقی کو بھی
محذوف کیا اور یہان باسقاط اولین وابقاے ثالث فرمایا اور
صفحہ ۲۱ و صفحہ ۲۳ بین بابقاے ثالثہ و اضافہ ایک الف زائد تحریر کیا
بہرکیف مخاطب معائب سے کوئی ذرایعہ دریافت کرے کہ اولا مقام

ہ قول ہا تفات
لبہ من کہ یا فی
نقل کیا ۱۲

تسمیہ کیا ہی یا اصل کتاب یا تقریظ دونون مقام مین تو خود آپ
اپنے منھ سے جھوٹے بنے تیسری جگہ تو کوئی مثل تیسرے کے قبر کے معلوم
نہین ہوتی ثانیاً یہ کہ اپنے ہفوات طبعزاد مین کس غرض سے آپنے
مسمی بہ فارق الاکبر لکھا بہرحال ان شہود خمسہ سے کون شاہد
آپکا سچا ہے اور کون کاذب ایسے ہی تحریفات کو اگر شاہد اپنا بنائیگا
تب تو خلافت ثلثہ کو خوب ثابت فرمائیگا سے قیاس کن زگلستان
من بہار مرا + قولہ قافیہ کا بھی لحاظ ہے الخ اقول یہان اگر ہمارے
مخاطب بالکل عدالت کے پتلے اور سفاہت کے ہیولے بنگئے جہل
مرکب مین ایسا گرفتار ہوئے ہر چند تفصیل اسکی اس مختصر مین
دشوار ہے مگر بکمال اختصار ان حماقتون کے طرف مخاطب کے اشعار
کیا جاتا ہے اولاً یہ کہ مخاطب ہیولانی یہ بھی نہین جانتے کہ قافیہ کس
جانور کا نام ہے صحرائی ہی یا کونسی ذات پر اسکا مقام ہے حیف ہی کہ اتنا بھی
شعور نہین کہ قافیہ کی تعریف کیا ہے اور شعر مین ہوتا ہے یا نثر مین
دیکھیے قاموس مین ہے القافیہ اخر کلمۃ البیت الخ یعنے قافیہ
آخر کلمہ شعر ہے کہیے آپکا قافیہ اب تنگ ہوا یا بند ہوا ثانیاً الفاظ منکر جو
صفت جاہل ہے اسکو اس جاہل منکر امام نے عارف پر معطوف کرکے لکھا
عادت حافظیت نے ایسا آکھ پر نیرنگ کے پردہ ڈالا کہ حرف عطف
کا عدم و وجود بھی نہ سوجھا ایسے ون تمالکتا یہ عطف جو ہمارے
بغرض تقابل و تضاد ہے معنی صحیح نہین ہو سکتا یعنے منکر کو جیسا
کہ منکر نے سمجھا ہے کہ معطوف عارف پر ہے حماقت ہے کیونکہ درمیان
عارف و منکر تقابل نہین ہے کیونکہ عارف منکر ہو سکتا ہے مراد ہے

عالم ہی وضد جاہل ہے اور منکر ضد مقر فتدبر ثانیاً منکر بفتح کاف ہمقافیہ
اکبر اس مقام پر مناکیر سے بمعنے قبیح وناشائستہ ہی کما فی ان الصلوٰۃ
تنہی عن الفحشاء والمنکر جس معنے سے مخاطب نے اپنے ضرب کو منکر کے
ساتھ موصوف کیا ہے اُسیطرح یہان جاہل موصوف ہی اور منکر
بالفتح اسکی صفت ہی اس سمجھ کے قربان کہ مخاطب نے اُسکو بصیغۂ اسم
فاعل بکسر کاف پڑھا ہے سہ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد اسیوجہ
سے مخاطب نے اپنے کو مفعول بنایا اور منکر بالفتح بصیغۂ مفعول
اپنی صفت قرار دیا سبحان خالق الاضداج کما ثانیاً کہ
مخاطب نے قافیہ منکر بالکسر واکبر بالفتح مین کہا کہ کیونکر ہمقافیہ ہو سکتا ہی
لیکن مخاطب نے کوئی وجہ اسکے محال عقلی یا عادی ہونیکی نہ بتلائی
برائے خدا برائے خلفا اس ہمقافیہ کے محال ہونیکو خلفا کی خلافت
ہی کیطرح ثابت فرمائیے کہ اپنے ہم مشربون عالم کہلاتے جہالت کے
دہبہ سے بچ جاتے سادساً کہ بے بصری کے لوازم کو حافظ صاحب
نے انی شئتم کے عموم کے ساتھ خوب صرف کیا اسی سے اپنے والد
ماجد کے نام کو جو یفاد الولد سر لابیہ یقینی بصفت حفظ موصوف
ولبعوارض اسکے معروف تھے ہونگے اخفا کیا اور یہان اگر انی شئتم
کو بصنعت ایہام بیان کیا سچ ہے مطلب سعدی دیگر است
سابعاً بخطائے ثالثہ فہم غلط اپنے قافیہ کے عدم مطابقت کو پہلی خطا
علم صرف لکھا ہے حالانکہ علم صرف اور علم قافیہ سے کوئی تعلق
نہین ہے اگر برعایت نام کافیہ پڑھکر خطائے نحوی لکھتا تو اسپر
محمول ہو سکتا تھا کہ اکثر جاہل تمامت کو کاف پر پڑھتے ہین کہ کافیہ کو

قافیہ پڑھ لیا ثانیاً ادعائے خطائے نحوی بہ بنیاد دعوئے باطلہ اتہام
ترک الف ولام باوجود اقرار اصلاح عم علام تقریظ مین اور اظہار
اسکے کہ اس جگہ پہ مولف نے پیروی چچا کی اپنے کی ذکر موصوف کو
معرف باللام لائے الخ سراسر دلیل خطائے اصلی مخاطب ہی اصل یہ
از خطا خطا نکند پیچ تو یہ ہے کہ ستم ہی حکیم جی کو نی تجون طرفہ ہوا
کہ ملک باخشکہ کا نسخہ تو خوب ایجاد کیا اور نہ دھوئین کے
آتشبازی خوب چھوڑی مگر یہ بو بہت پھیلی اور اگرچہ گندہ است
کی خوب تصدیق ہوئی شاید یہ خشکہ مضمحل اعرق گوگرد یا حب
کبریت کبیر کا استعمال فرمائیے ؎ لکل داء دواء لیتطب بہ ؛ و
لکن داء الجھل لا دواء لہ ؛ اعوذ باللہ السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم تاشما واسطے تعلیم مخاطب جاہل کے
ضروری ہوا کہ اس مقام مین تعریف صرف ونحو وقافیہ وعروض
بیان کی جاے تا پردہ غفلت وبے بصری چشم بد بین مخاطب سے
کسی نحو صرف ہو جاے اور قافیہ انکا اور یہی تنگ اور عروض
مرض سفاہت سے مبتلاے عار وننگ ہون کشاف اصطلاحات
الفنون مین ہے چو آپکے ہم مشرب کی تصنیف وتالیف ہے اور فاضل
رشید شوکت عمریہ مین جابجا اسکے کلام سے سند لاتے ہین ذکر
تقسیم علوم عربیہ مین اما عن المفردات من حیث جواہرھا
وسوادھا فعلم اللغۃ او من حیث صورھا وھیاٰتھا
فعلم الصرف واما عن المرکبات الموزونۃ فاما من حیث
وزنھا فعلم العروض او من حیث اواخر ابیاتھا فعلم القافیۃ

صہ ۳ تا ۲۱ کشاف اصطلاحات الفنون صہ ۲۱ تا ۵۳ شوکت عمریہ

الخ کہ محصل اُسکا یہ ہے کہ علوم عربیہ منقسم باصول و فروع ہین
اور اصول کے دو قسم ہے متعلق بمفردات و متعلق بمرکبات پس
مفردات کلمہ سے اگر من حیث جواہر ہا و مواد ہا بحث ہو تو علم
لغت ہے اور اگر من حیث صور ہا و ہیاتہا بحث ہو تو علم صرف ہی
اور مرکبات کلمہ سے اگر من حیث التراکیب والاعراب والبنا بحث ہو
تو علم نحو ہے اور مرکبات موزونہ مین اگر بحث من حیث الوزن ہے
تو علم عروض ہی اور اگر من حیث اواخر الابیات وما یبنی علیہ
القصیدۃ بحث ہو تو علم قافیہ ہے اور تعریف علم صرف و علم قافیہ
مین یہ لکھا ہے علم الصرف وہو علم باصول تعرف بہا احوال
ابنیۃ الکلم التی لیست باعراب ولا بناء ھکذا قال ابن الحاجب
الخ وعلم القافیہ ھو علم تعرف بہ کیفیۃ الاشعار من حیث
التقفیۃ والقید الاخیر احترازا عن علم العروض فی موضوعہ
اللفظ المرکب من حیث ان لہ قافیۃ الخ یعنے علم صرف متعلق
باصول الفاظ ہے کہ جس سے حال ابنیہ کلمہ کا سوائے اعراب و بنا
کے معلوم ہو اور علم قافیہ وہ علم ہے جس سے کیفیتہ اشعار کی
باعتبار تقفیہ کے معلوم ہو اور اس قید سے منظور اخراج علم
عروض ہے اور موضوع علم قافیہ کا لفظ مرکب ہے اس اعتبار
سے کہ اُسکے واسطے قافیہ ہے الخ پس علاوہ خطایائے سابقہ
کے مخاطب ایک لفظ مین مصداق ستہ خطا کے ہے اول یہ کہ
درستگی قافیہ کو داخل علم صرف قرار دیا حالانکہ قسیم درقسیم ہی
وقسیم الشئے بیانیہ دوسرے یہ کہ عبارت نثر مین قافیہ کی ضرورت

کے قایل ہوئے حالانکہ قافیہ محض متعلق بابیات و اشعار و
قصائد ہے جیساکہ قاموس سے بھی سابقا منقول ہوا تیسرے
یہ کہ درمیان فاصلہ وقافیہ کچھ فصل نکر سکے یعنے فاصلہ پر
اطلاق قافیہ کا کیا اور یہ محض جہالت ہے اسلیئے کہ جسطرح
قافیہ نظم مین ہوتا ہے اور اُسکو قافیہ کہتے ہین اسیطرح
نثر مین فاصلہ ہوتا ہے اور اُسکو فاصلہ کہتے ہین کما حققہ
المحققون عاشر اگرچہ سابقا اشعار کیا گیا ہے کہ لفظ منکر
نام مین اس رسالہ اطہر کے مفتوح الکاف ہی بمعنے قبیح وزشت
جو صفت جاہل ہی جیساکہ منکر کے ضرب منکر مین ہے اور اگر
ہم بقول منکر منکر بکسر کاف بصیغۂ اسم فاعل بھی تسلیم کرین
تو کچھ مضائقہ نہین ہے بچند وجہ اول یہ کہ قافیہ بنفسہا کل
اشعار مین ضروری نہین ہے چنانچہ نظم کی دس قسمین
ہین اوسمین سے فرد بھی ہے جسکی تعریف یہ ہے فرد مراد از یک
بیت است خواہ ہر دو مصراعش قافیہ داشتہ باشد خواہ
یک مصرعہ آخرش چنانچہ سعدی فرمودہ فرد ہر کہ زر دید سر
فرود آرد مدر ترازوئے آنہین دوش ہست کما فی مجمع العلوم
دوسرے یہ کہ فاصلہ کا ہونا ہر نثر مین بھی ضروری نہین ہی اور
مراد فاصلہ سے مخاطب کا قافیہ ہے کہ بوجہ جہالت فاصلہ کو قافیہ
کہا چنانچہ نثر کی تین قسمین ہین کہ ایک عاری ہی و عاری آنست
کہ نہ وزن دارد نہ قافیہ فغایتہ مافی الباب اینکون عاریا
تیسرے یہ کہ اختلاف حرکت ماقبل روی قافیہ مین باوصف

۱۲۵
صح
مجمع العلوم

معیوب بیت عموماً جائز و مستعمل ہے اور شواہد و نظائر اسکے ثبوت
ہین کہ اس مختصر مین احصا انکا ممکن ہے مگر یہان اصحاب
تلاش کے لیئے تینون زبان یعنے عربی فارسی اردو کی دو ایک
نظیر و نہیر اختصار کرتا ہون عربی مین آپکے امام شافعی فرماتے
ہین کما فی سلم الادب ؎ الجد یدنی کل امر شاسع ؎ والجد
یفتح کل باب مغلق ؎ واحق خلق اللہ بالھم امرؤ ؎ ذو ہمۃ
یبلی بعیش ضیق ؎ ومن الدلیل علی القضا وحکمہ ؎ یوس
اللبیب وطیب عیش الاحمق دیکھئے آپکے امام نے مغلق و
احمق اسم تفضیل مفتوح ماقبل حرف الروی کا قافیہ ضیق
بکسر یا ماقبل حرف روی سے کیا ہے اب بقول مخاطب امام
شافعی یا مخاطب سے یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ اسمین قافیہ کا
یہی لحاظ ہے یا انکا قافیہ تنگ ہو گیا احمق و مغلق مفتوح ماقبل
الروی و اسم تفضیل کا ضیق مکسور ماقبل الروی کیونکہ ہم قافیہ
ہو سکتا ہی شاید امام شافعی انی شتم کے عموم مین آکر واسطے
قافیہ بندی ضیق بکسر یا ماقبل روی کے زیر و زبر احمق مقولہ
اپنے مین تمیز نکر سکا اور یہ بصری مین زیر ہے کو اختیار کیا
اگرچہ خلاف قواعد صرفیہ ہوا حتی کہ جائے خندہ ہر ابجد خوان
علوم عربیہ ہوا مگر امام شافعی عامل مثل مشہور ہوا کہ ؎ گندھک
باشکہ اگرچہ گندہ است ایجاد بندہ است لاحول ولا قوۃ
الا باللہ اسی علم پہ حضرت امام بنے تھے اور شوق تصنیف و
تالیف و شعر گوئی بھی ہوا سچ ہے سہ گر ہمین مکتب است واین ملا

کار طفلان خراب خواہد شد یہ تو انکی پہلی خطا ہے علم صرف مین
الجواب الجواب اب فرمائیے کسکا قافیہ مضیق ہوا اور کس کا
باب مجادلہ مغلق اور آپ اجہل بنے یا امام شافعیؒ آپ کے
احمق مطلق چوتھے فارسی مین اُستاد مسلم کا شعر آپکے حق مین
ناطق وصادق ہے ؎ آدمی را آدمیت لازم است ؛ عود را گر
بو نباشد ہیزم است ؛ لازم بکسر زاے ماقبل روی ہی اور ہیزم
بفتح زاے ماقبل روی اور ملا جامی فرماتے ہین ؎ نکشد از
سر شر ہیزم ؛ آن ضرر کز حسد کشد مردم ؛ ہیزم بفتح زا ہی
اور مردم بضم دال روی پانچوین اُردو مین مومن دہلوی
کہتے ہین ؎ بیوفا بندۂ خدا گر ہون ؛ لیک تجھسے پھرون تو
کافر ہون ؛ گر بالفتح کافر بالکسر پس بقول مخاطب ملا جامی
ومومن دہلوی سے یہ دریافت کرنا چاہیئے الخ چھٹے رعایت
فواصل نثر مین بدرجۂ اولے فتح ونصب زیر وزبر ملحوظ
نہین ہے آیات قرآنی والشفق القمر وسحر مستمر وعسر ونذر
سے دریافت کرلے ساتوین تسمیہ کتاب مین بھی باوجود
فواصل رعایت زیر وزبر نہین ہوتا جیساکہ درر الکلم عزا
لحکم وغیرہ سے کشفی خاطر علیل مخاطب ممکن ومن لا یقنع
علی الیسیر لا ینتفع بالکثیر فتامل ولا تختر قولہ دوسری
خطا کہ نحوی ہے اقول اب مخاطب صاحب پورے بزاخفش
اور فرّا کے خریدار کش بنے سابقا کلام مخاطب سے مذکور ہوا
کہ موصوف معرف باللام ہے اور یہ سب اعتراض محض اتہام ہی

اور بفرض تسلیم اگر لفظ فاروق معرف باللام ہے مگر تو بھی کچھ
مضائقہ نہیں کیونکہ فاروق یہاں علم ہی ہر شخص معین کا اور
علم خود معرفہ ہے محتاج بتعریف جدید نہیں ہے عمر الفاروق
شاید یاد ہو پس از قسم اضافت تو صبغی ہو گا فلا یحتاج اسلے
تعریف جدید فتامل الیہ منکم رجل رشید قولہ اصلاح ثانی
ثانی کی کر گئے اول اولا یہاں تک جو کچھ جاہلہ و مکابرانہ مخاطب
سے ہوا باصرار و خفا ہماری برادر موصوف کے سامنے ذکر کیا
کیا آخر میں اس موقع پہلے میں گرفتار ہوا اب یہاں سے
مخاطب نے اپنے انکا تعجب کا اظہار شروع کیا اور قولہ کی
طرف رجوع نہ کیوں نہ ہوسے اپنے کار از تو بیدہ مردان چنیں
کنند ثانیا اصلاح خطائے ثانی موسس اساس سلطانی کہ بیان
خود مقرنا دانی تھے کل الناس من عمر حتی العجائز کما فی ازالۃ الخفا
انکا مقولہ لولا عمر لہلک عمر انکا قضیہ مقبولہ ہے بہت مشکل
ہے مگر متنظر علامہ دمولف فقیر نے بتاسی ایاد ظاہر فرما جداد
معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین مہما امکن پورے
طور سے اصلاح کیا ہے وکرتے ہیں وکر بیگے ثالثا قولہ کما یلیق
اولے الخ دلیل کمال تعظیم و توقیر خلیفہ پیر ہے ضلع جگت بیت
چوکنا نچاہیئے کسی باشد ثانی کے پیچھے علت اولی کا جو رخوب
لگا اور سیبوطی کا فرمانا کانت بہ علۃ ما کان دواء لا لا
ماء الوجال بہت ٹھیک ہوا رابعا قولہ الزام اول الخ سچ ہے
آپکے ثانی الزام اول کے زیر بار ہیں وما اصابتکم من مصیبۃ

ص ۱۵۹ ازالۃ الخفا مقصد دوم

کہ ہما کہ بیت ابد یکم سے اسیطرف اشعار ہی خود کردہ را
چہ علاج غائب سا قوا خطائے ثالث ثلثہ ۔ لہذا واقعی خطائے
ثالث ثلثہ ایسے ہی تھی کہ خطائے منکر اور رابطہ افعال
عہدہ اول ابتر دوم بدتر ہے لیکن مخاطب نے جو خطائے
ثالثہ مہان تحریر کئے اپنے تلمیذ کی تو توقیر کی اور اپنی حماقت
کی تشہیر کی ع خطائے بزرگان گرفتن خطا است ۔ جائے
انصاف ہے کہ خود تو اپنے بیچارہ فاروق کی کیا گت بنائی کہ
کہیں فارق کہیں فاروق کہیں بالفاروق بنایا اور آلتا
الزام و اتہام مولف رسالہ اطہر کیطرف لگایا حالانکہ مولف
نے تو فاروق کو موصوف بلفظ اکبر کیا ہے نہیں معلوم آپنے
دشنام کس لفظ سے سمجھ لیا یحسبون کل صیحۃ علیہم ھم
العدو اس کا بہ صریح و بہتان فضیح کا کیا جواب ہے اور
ایسی دیوانگی کا کیا علاج ہے خیریت ہوئی کہ مولف رسالہ
اطہر نے اپنے رسالہ کے نام کی حرمت کیا والا جواب دلمین ہے
یعنے حرف اگر اسیکو کہتا تو شاید آپ کچھ نہ بولتے سچ ہے کہ جو
جس لائق ہوتا ہے اسیکو چاہتا ہے سادہ سا بقول شاعر ہے
ہر دم از دگی غیر سبب را چہ علاج ۔ مخاطب کی ناحق خفگی و غضب
کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی بلکہ یہ عین خوش ہونیکی بات
ہے کہ آپکے فاروق ہملوگ کی استعمال مین آئے افسوس ہے
کہ مخاطب لفظ فاروق سے جو لقب ہے یا صفت اس درجہ
ناراض ہوئے کہ مولف پہ اعتراض کرنا شروع کیا نہ معلوم

شوکت کی معنے
اٹ نی ہین ۱۲

اپنے رشید المتکلمین کو کیا کہینگے کہ انہون نے لفظ عمر سے خار کو
ملحق کیا اور شوکت عمری کتاب کا نام رکھا سابقا قولہ اسلاف
الخ بیشک اسلاف طاہرین و ابائے طیبین ہمارے بہ نسبت
مقصودین مخاطب کے لعن وطعن فرماتے تھے بلکہ خالق آن
اسلاف طیبین کا قرآن مبین مین لعنت فرماتا ہی الا لعنۃ اللہ
علے الظالمین لعنۃ اللہ علے الکاذبین موجود ہے اور اسلاف
طیبین سے فرقہ حقہ ناجیہ شیعہ اثنا عشریہ کے اول جناب
افضل المرسلین ہین جو بروز احد فراریون پہ لعنت فرماتے
تھے جیسا کہ سابقا گزرا فتح القدیر سے کہ جناب رسالتمآب نے
فراریونکو دشنام دیا تہا دوسرے اسلاف طیبین شیعون کے
منبص رسول خدا جناب امیر ہین کہ آنحضرت بہی مستحقین لعن پہ
لعن فرماتے جیسا کہ شاہ صاحب تحفہ مین فرماتے ہین دوم
آنکہ جناب مرتضوی وسائر ائمہ اطہار در حق نواصب اشقیا
بملاحظہ شرارت وبد ذاتی وخباثت وبد طینتی آنہا ونظر بغلبہ
ظاہری انہا کردہ کلمات لعن آمیز در ضمن اوصاف عامہ
مثل غصب وظلم وبغض اہلبیت وتغیر سنت رسول واحداث
بدعات واختراع احکام مخالفہ شریعت وامثال این صفات
میفرمودند الخ پس جناب امیر وسائر ائمہ اطہار جو ہم لوگ کے
اسلاف سے تھے جو امر فرماگئے اور جنپر لعن کہہ گئے بتاسی اون
حضرات کے ہم لوگ بہی بجالاتے ہین اب اسکے بعد مخاطب کو
اختیار ہی کہ اپنے شعر دشنام بمذہبیکہ طاعت باشد مذہب معلوم

تحفہ اثنا عشریہ
مطبوعہ دہلی

داہل مذہب معلوم پڑے یا پڑے اور کلمات بیہودہ کا اپنے معاذاللہ
یہان استعمال کرے یا نکرے وما علینا الا البلاغ فتلك سبعة
سیارة من اول المخاطب الی اخرھم قولہ فرمایا رسول خدا نے
اقول اولا مخاطب کو تسمیہ رسالۂ اطہر بفاروق اکبر سے سب وشتم
بہ نسبت صحابہ یا ثالثہ کے ثابت کرنا لازم تھا بعد اُسکے حدیث کا لانا
والا بے آب موزہ کشیدن وبے ضرب نالیدن فعل مجانین است ثانیاً
روایت بغیر سند ونشان کتاب عموماً ومقام استدلال مین روبرو
اپنے خصم کے خصوصاً کب مستند ہے دعوی بے دلیل قبول عقول
نہین ثالثاً ثالثہ کا بخصوصہ بعموم اصحابی مین داخل ہونا ممنوع
ہے خصوصاً درصورتیکہ بعض اصحاب کا مرتد ہونا بھی حدیث
حوض سے متیقن ہے جیساکہ بتفصیل تمام عنقریب مذکور ہوگا۔
رابعاً اس حدیث مقبول مخاطب سے بھی عموماً جواز لعن ظاہر
ہے ہرگاہ صحابہ کے سب ولعن پر لعن جائز بلکہ واجب ہوا
لان اصل الامر للوجوب تو موذیان رسول وظالمان وصی
رسول مقبول وغاصبان حقوق جناب سیدہ بتول پر بدرجہ
اولے جائز بلکہ واجب بلکہ فرض حتمی ہوگا بسبب اجتماع شرف
صحابیت وفضل اہلبیت عترت ہونیکے خامساً جائز ہے کہ
مراد حدیث مذکور مین بشرط صحت اہلبیت ہون جیساکہ حدیث
نجوم مین آپکے ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی نے
لکھا ہے قرینہ اسپر ہے کہ عدد رسالتماب مین کوئی بطور عادت
کسیکو لعنت نہین کرتا تھا اور بعد آنحضرت کے اول بادی اسکے

معاویہ ہوئے کہ اُسنے جناب امیرؑ و حسنینؑ پر سر منبر لعنت کرنا
شروع کیا اور باتفاق مورخین بطور تواتر ثابت ہے کہ یہ سنت
سیئہ زمانہ بنی امیہ مین تا عہد عمر بن عبد العزیز جاری رہی
پس مورد العنوا کے آپکے معاویہؓ ہوے بلکہ آنکے ارباب بہی کہ
جنھون نے اپنے کیئے کو سر چڑہایا اور اسکے اوتاب بہی یہان تک
مخاطب والا خطاب بہی شاد سا حضرت عمر نے سعد ایسے صحابی جلیل
القدر کو فرمایا اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب فتنۃ
کما فی النہایہ اور بہی اُسی نہایہ مین ہی کہ ام المومنین عایشہ نے
حضرت عثمان کو کہا اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا اور قاموس مین ہے
کہ قتل بمعنی لعن کے ہے وقاتلہم اللہ اے لعنہم اللہ اب فرمایئے
کہ یہ لعنت قائل کیطرف گئی یا مقول کیطرف یا آنکی طرف اور اگر فرمایئے
کہ یہ لعنت تو پوشیدہ اور در پردہ ہی تو ہم کہینگے کہ گو پردہ صاحب
قاموس نے فاش کر دیا ہے مگر بعد اسکے ہم کھلی کھلی لعنت کا بہی
نشان دیتے ہین فانتظرہ سالبا دشنام وسب وشتم عموما فرقہ حقہ
کے نزدیک ممنوع ہے حتی کہ یہ نسبت کفار یہود و نصاری و ہنود
بہی جائز نہین ہے اسکی نسبت کرنا شیعونکی طرف افترای محض
و اتہام بحت ہے ہان لعن یعنے بد دعاے دوری از رحمت خدا
جو سنت رسول ہی اور آپ بلفظ تبرا بہی اُسکو استعمال کرتے ہین
مطابق حکم خدا کہ لیعنہم اللاعنون ولعنۃ اللہ والملائکہ والناس اجمعین
ولعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ ہے ومطابق طریقہ مرضیہ رسول و ائمہ
اطہار متقین پہ کرتے ہین اور غاصبین وظالمین و کاذبین و

منافقین کو بیشک ملعون جانتے ہین اب آپکو اختیار ہی کہ لعنت
کرنیکو سب وشتم کہیئے یا گالی و دشنام مگر دونون مین آسمان و
زمین کا فرق ہی ع ہ مین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ہا اور
جواز اسکا آپ ہی کی حدیث مقبول اور شاہ صاحب کے قول
منقول سے ثابت ہی اور اُن لعنتون کو آپ اگر نہ قبول فرمائین
تو غیر مقتضاے سرکشی وعناد بھی یہی ہے آپ مین خاص آپکے
اسلاف اجلاف معدن اختلاف کی لعنت کو آپ کے روبرو
پیش کرتا ہون چاہیئے قبول فرمائیے یا قابل کیطرف رد کیجئے
گو سابقاً م الصبیان آپکے حمیرا کا آپکے سوتیلی ماں حبیبہ پر
لعن کرنا مذکور ہو چکا ہے مگر یہان کی لعنت آپکے لیئے حلوائے
بے دود ہے اور اسمین راہ چارہ ہر طرح مسدود شاہ ولی اللہ
پدر مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی ازالۃ الخفا اور رسالہ
انصاف مین فرماتے ہین قال ابن عمرؓ لا تسئال عما لم یکن
فانی سمعت عمر ابن الخطاب یلعن سائل عما لم یکن الخ کما
ابن عمر نے کہ مت پوچھو اُن چیزون سے جو نہو کیونکہ مینے سنا ہی
عمرؓ بن خطاب کو کہ لعنت کرتے تھے اُس شخص کو جس نے پوچھا
اُس چیز سے کہ جو نہ تھی انتہی سبحان اللہ کیا مذہب تھا حضرت
خلیفہ کا کہ اگر کوئی اُنکے مریدان خاص و معتقدان با اخلاص سے
کوئی مسئلہ غیر واقعہ زمانہ رسول السے دریافت کرتا تھا تو
جواب مین لعنت عنایت ہوتا تھا کیون حضرت مخاطب یہہ
لعنت اُنکا مذہب تھا یا خلاف مذہب اُنکے تھا اگر اول تھا تو

ازالۃ الخفا مقصد ۲ ص ۱۲۸

شاعر نے شاید انھین کے حق مین کہا ہے ؎ دشنام بمذہبیکہ طاعت
باشد ہ مذہب معلوم واہل مذہب معلوم ہا اور اگر خلاف مذہب
اُنکے لعنت ہو تو آپ جانیئے اور اگر اسپر بھی آپ مدعی ہون کہ
شیعہ ثلثہ کو دشنام دیتے ہین تو بتقدیر تسلیم فتح القدیر کی
روایت مذکورہ پیش نظر رکھنا چاہیے قیل انہ علیہ السلام
سب الذین انھزموا یوم احد وفیھم عثمان انتہی یعنی کہا
گیا ہو کہ رسول خدا نے دشنام دیا تھا اُن نامردونکو جو بروز
احد بھاگے تھے جسمین عثمانؓ بھی تھے بلکہ اُن بھاگنے والون مین
آپکے ثلثہ شریک تھے کما مر پس اگر شیعہ بمتابعت رسول اون
لوگونکو جنکا شیوہ گالی سننا ہے دشنام دیتے ہین تو درحقیقت
امتثال وکلمہ فی رسول حسنہ کا التزام کرتے ہین اور وہ
لوگ مصداق شعر مذکور کسیطور سے نہین ہو سکتے والا کفر
آپکا اور شاعر کا لازم آتا ہے والعاقل یکفیہ الاشارۃ قولہ
جن لوگونکے زور تلوار الخ اقول لاریب کہ بعض اصحاب متصف
بصفات مذکورہ تھے جنکے سردار کرار غیر فرار تھے مگر آپکے ثلثہ
تو ہرگز اسمین شامل نہین ہو سکتے خود رسول مختار جنکو فرار
کہین اُنکے زور تلوار سے کیا شدنی ہے چہ خفتہ چہ بیدار روز
احد وخیبر وحنین کا حال سابقا مذکور ہوا کہ خلیفہ دوم کہتے تھے
کہ ہم پہاڑ پہ پہاڑی بکری کیطرح آچکتے تھے ولانطیل الکلام
باعادتہ فی ھذا المقام کیون مخاطب صاحب کیا ایسے
بکریون سے اور انہین بھگوڑون کی روز تلوار سے اسلام کا نام

بلند ہوا اور کیا انہین ہیز۔ون نے ارکان دین کو ارجمند کیا
اور ایسے ہی نامرد ونسے چار دیواری ایمان کی قائم ہوئی الخ
کیا ایسے ہی منافقین کی ذات سے بنائے کلمہ طیبہ کی دایم ہوئی
حاشا وکلا ہرگز نہین بلکہ انہون نے اسلام کو بدنام کیا اور
ایمان کی چار دیواری کا انہدام کر دیا چنانچہ آپکے امام
فخرالدین رازی نے بہی اسکی تصریح کی ہے واعلم ان ھذہ
الذنب لاشک انہ کبیرۃ لانھم خالفوا صریح نص
الرسول الخ یعنے یہ گناہ اُنکا گناہ کبیر تہا اسلیئے کہ بیشک انہون نے
مخالفت صریح نص رسول کی کی اور یہ باعث انہزام لشکر
اسلام ہوا اور قتل اکابر صحابہ کے جمع عظیم کا باعث ہوا اور
معلوم ہے کہ یہ کل امر باب کبائر مین داخل ہے اور ظاہر
قول تعالے ومن یولہم یومئذ دبرہ الآیہ بہی دلالت کرتا ہے
اسکے گناہ کبیرہ ہونے پر اور مشکوۃ مین علامات نفاق سے
لکہا ہے والتولی یوم الزحف یعنے بہاگنا روز زحف کا علامات
نفاق سے ہے پس اب التماس ہی کہ بعد ملاحظہ ان آیات بہر
روایات سابقہ ولاحقہ کے مخاطب بلکہ ہر سنی درباب خلفاے
ثلثہ غور وفکر کرے کہ یہ اصحاب مخصوصین کس القاب کے
مستحق ہین ناحق ان صفات کو بہی مثل خلافت کیون حیدر
کرار غیر فرار من یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ سے
غصب کرتے ہین اصل قائم کرنے والے دین کے اور مروج
شریعت متین کے جناب مرتضوی نفس جناب مصطفوی ہین

شہ یہ جوہر معرکہ سے دم دباکر بھاگتے تھے قولہ چنانچہ فرمایا رسول
خدا نے اقول اولا بغیر ذکر سند کب مستند ہے ثانیا یہ حدیث
اہلسنت کی ہی اور حضرت مخاطب کے والد ماجد کا تحفہ مسروقہ
ہین اور اُنکے جد امجد کا ازالۃ الخفا مین یہی دستور ہی کہ اپنے
احادیث سے بمقابل شیعہ استدلال کرتے ہین اور یہ نہین سمجھتے
کہ اُنکا خصم اُنکی روات کے قول اور بول کو واحد جانتا ہے ثالثا
اگرچہ یہ عام طریقہ اہلسنت ہی خلفا عن سلف کہ اپنی روایات
موضوعہ سے بمقابلہ اہلحق استدلال کرتے ہین مگر یہ دونو باپ
بیٹے یعنے شاہ عبد العزیز و شاہ ولی اللہ کچھ سب سے زیادہ چالاک
ہین چنانچہ یہی حدیث باوصفیکہ بتصریح امام ترمذی غریب ہی
جیساکہ براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ مین ہی و در حدیث کہ
رجال او ثقات اند اگرچہ ترمذی گفتہ کہ غریب است اللہ اللہ
فی اصحابی الخ اسپر بھی شاہ صاحب اس حدیث ضعیف سے
روبروے اہلحق استدلال کرتے ہین ماجرائے عجیب و واقعہ غریب
ہے کہ نہ اہلحق کے یہان کی حدیث ہے نہ خود اہلسنت کے یہان
علل ضعف و غرابت وغیرہ سے بری ہی فتامل رابعا بفرض صحت
اصحاب سے مراد اصحاب اخیار ہین مثل سلمان و ابو ذر و عمار
جنکو ثلثہ نے و بالخصوص ثالثہم نے ذلیل و خوار کیا نہ اصحاب
اشرار فساق و فجار و مرتدین و کفار کیونکہ ببدیہۃ عقل و نقل
مرتدین و منافقین صحابہ اس حکم سے خارج ہین پس اپنے ثلثہ
اور اُنکے اُحزاب کو زمرہ منافقین و مرتدین سے پہلے خارج

صہ ۵۲ دق
ترجمہ صواعق
محرقہ

کر لیجیئے تب ہوس استدلال باین حدیث کیجیئے ورنہ خرط القتاد
خامساً جائز ہے کہ حال اس حدیث کا بھی مثل حدیث سابق کے
ہو کہ مراد اصحاب سے اصحاب العصمت ہون یعنے اہلبیت بقرینہ
من بعدی اسلیئے کہ بعد آنحضرت کے انھین سے لوگون نے بغض
وعداوت کا منہ اور صفاین بدریہ وحنینیہ ظاہر کیئے یہان تک
کہ اُنکے گھر جلانے کے لیئے آگ اور لکڑیان جمع کین اور سالہا
سال اُنکو برسر منابر برا کہا اور قرینہ دیگر اسپر یہ ہے کہ
احادیث دیگر مین تصریح باہلبیت وارد ہوئی ہے والاجادیث
تفسیر بعضہا بعضاً جیساکہ مودۃ القربی مین سید علی ہمدانی
کے ہے قال رسول اللہ احبوا اللہ لما ارفدکم من نعمہ
واحبونی لحب اللہ واحبوا اھلبیتی لحبی یعنے فرمایا رسول
خدا نے دوست رکھو خدا کو بسبب اُسکی نعمتونکے اور مجھکو
دوست رکھو بوجہ محبت خدا کے اور میرے اہلبیت کو دوست
رکھو بسبب میری محبت کے اور یہ حدیث تو خود مشہور
اور متواتر بین الفریقین ہی کہ لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ
الا منافق وعن الجاہد کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن
ابیطالب ومن احبک فقد احبنی ومن ابغضک فقد ابغضنی
کما ہو المشہور بالجملہ حیث اصحاب سے اصحاب عصمت وطہارت
مراد لیئے جائین کما حققہ المحقق المدقق فی رمی الجمرات
بالادلہ العقلیہ والنقلیہ والاحادیث والایات فتلک لاحادیث
لنا لا علینا سادساً اس حدیث کو بعد تسلیم اگر بنظر غور ملاحظہ

کیجیے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اس حدیث مین محبت
اور عداوت صحابہ دونو نکا حکم دیا ہی کہ فرمایا من احبھم فبحبی
احبھم یعنے جو اُنکو دوست رکھے بسبب میری محبت کرنے کے
اور دوست رکھینگے اُنکو دوست رکھے ومن ابغضھم فببغضی
ابغضھم یعنے اور جو اُنسے بغض رکھے پس بسبب میرے بغض رکھنے
کے اور دشمن جانینگے اون لوگونکو دشمن جانے پس معلوم ہوا
کہ محبت رکھنا چاہیئے محبوب رسول کے ساتھ اور بغض رکھنا
چاہیئے مبغوض رسول کے ساتھ یعنے جیسا بعض اصحاب کے ساتھ
بسبب محبت رسول خدا کے محبت رکھنا چاہیئے ویسا ہی بعض کے
ساتھ بوجہ اسکے کہ وہ دشمن رسول ہین بغض رکھنا ضروری ہی
اسلیئے حضرت نے اسباب محبت وعداوت باصحاب دونو نکو بتایا
تا امت ہرامر مین ماجور ومثاب ہو ازینجا است کہ چونکہ مودۃ
ومحبت عترت بہر طور واجب وفرض ہی مثل صلوۃ وصوم کے
بلکہ زیادہ ازان اُسکے سبب کو بھی ظاہر فرمایا کہ بسبب میری محبت
کے محبت کرو اور بغض وعداوت اہلبیت کیسطور سے جائز نہین
بولہذا اُسکو بیان بالکل متروک فرمایا اور دوسری احادیث
مین اُسکو کفر وعلامات نفاق ونشانہاے حرامزادگی سے قرار
دیا ہو پس اس حدیث کا یہان نقل کرنا خود آپ اپنے خلاف کی
مدد کرنا ہی فتدبر سابعا مخاطب کی تحریف کی اس ترجمہ مین داد
دینا چاہیئے اور انعام مین اس جعل سازی کے وبحرفون الکلم
عن مواضعہ کا خلعت دینا چاہیئے ثامنا بعد اللتی واللتیا

کل احادیث منقولہ دربارہ فضائل صحابہ خلیفہ ثانی وخلیفہ ثالث کی
روبرو پیش کرنا چاہیئے کیونکہ شاید انکو ان احادیث کی خبر نہ
تھی جو بچارہ سعد اسعد ناصر رسول امجد پر حکم اقتلوا سعدا
قتلہ اللہ صادر فرمایا اور بہ نسبت ابوذر عفار کی وعمار یاسر و
ابن مسعود و ابی بن کعب وعبداللہ بن صامت وابوہریرہ و
ابن عوف وغیرہ کے لا تخذوھم غرضا کا لحاظ نہ کیا کیسکو کوڑے
مارے کیسکی پسلیان توڑین کیسکو کیسا لکد کوب کیا کہ مرض فسق ہوا کیسکو
سب وشتم ودشنام دیا کیسکو شہر بدر کیا کیسکا قرآن جلایا کیسکو
منافق کہا کما مر وسیجی فیما بعد پس اگر ہم لوگ بھی بتاسی خلیفہ دوم
وسوم کے بعض اصحاب کے مارپیٹ وجلاوطن کرانیکے بدلے مین
بعض اصحاب باسنت کو بنص خدا ورسول کچھ برا بھلا کہین تو کیا
سنت شیخین کی ادا نہوگی نہین نہین ضرور ضرور ہوگی گو تعین
شخصی مین فرق ہو مگر سنت سنیہ وہی ہی کما لا یخفی علی اولی النہی
تاسعا بقیہ تحریر کا جواب ہی اسی تقریر سے اولی الالباب پر واضح ہی
قولہ برا کہتے ہین اقول خدا ورسول نے جسپر لعنت کی اور دشنام دیا
ہم لوگ بھی بخدا انکے سوا کسی دوسرے کو نہ لعنت کرتے ہین نہ دشنام
دیتے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا و
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لیکن شیعونکا مقلد عبداللہ
ابن سبا ہونا جیساکہ مخاطب نے دعوی کیا ہے عنقریب بطلان
اسکا اور سنیونکا مقلد ابن سبا ہونا بتفصیل تمام مابعد اسکے
مذکور ہوگا فانتظر انا معک من المنتظرین حتی یاتیک الیقین

قولہ افترا پردازی اقول پہلا راگ ختم ہوا اب بہاگ شروع ہی
کہان سے کہان خیال پہنچے مارتا ہے ابہی تو ہائے ہائے لعن وطعن
پر تہی اب استغاثہ وفریاد افترا پردازی پر آئے اپنے معتبرونکے جنکے اُستاد
شاہ جی اور اُنکے ہمزاد شاگرد رشید اور خیمہ دوز پلید ہین کس مجلس مین
بند کیا ہی جو بنا بر المرء یقیس علی نفسہ دوسرے کو بہی مفتری کہتے ہین
ذرا برائے خدا اُس افترا کو بیان فرمایئے کہ کیا ہی بفرض تسلیم کیا ایک
مسئلہ کا جواب لکھا اور دوسرے کا جواب نہ لکھنا افترا ہی کس احمق
نے اسکو افترا کہا ہے قولہ دو اعتراض مخدوش اقول یہ قول کئی
وجہون سے مثل اُسکے قائل کے مردود اور قابل کی افترا پردازی
کی سند موجود ہی اولا یہ کہ یہ قول بالکلیہ غلط وکذب بحت ہی اسلئے
کہ کوئی اعتراض وارد ہی نہین کیا گیا دوسوال البتہ تہے ایک
دربارہ امام زمان دوسرا حسب تحریر بے نظیر مخاطب مخص ذکر
حدیث اصحابی کما سیجئی مفصلا اور سوال کو اعتراض کہنا دلیل حماقت
ہی ثانیا مخدوش کہنا مخدوش ہی جیساکہ مخاطب کے دلپر منقوش ہے
ثالثا اگر نسبت ایراد عموم فرقہ حقہ کیطرف کیجائے تو افترا ہی اور
اگر خصوص مؤلف رسالہ اطہر کیطرف ہو تو کذب بحت ہی جیساکہ خود
منکر نے اسی رسالہ منکرین مین بیان کیا ہی (اسواسطے کہ سائل جیسا ہی
معلوم ہوا پدر بزرگوار انکے تہے الخ ہر چند یہ نسبت بہی دروغ محض ہے
بقول محقق دروغ گو را حافظہ نباشد بہرکیف وارد کرنیوالے کو مطلقا
بیان نہ کیا کہ کون تہا فعل ومفعول بوجود فاعل غائب اگر مضمر ہے
تو اضمار قبل الذکر کی علت غائب کے لیئے مثل سرسام وبیرسام

در سر و در بر ہی پس سہ گاہ نسبت وارد کرنے والے کی مثل والد مخاطب
یا فاعل والد خطاب کے مجہول رہی تو بقول مخاطب خود خطائے ثالث ثلثہ
مین گرفتار ہوا اور الزام اول و خطای ثانی کا زیر بار ہوا قولہ
جواب اعتراض دوم کے بارے اقول الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اولاً یہ دروغ اسوجہ سے قابل اعتبار نہین ہی کہ جسطرح جواب
سوال اول کا رد کیا گیا اگر سوال ثانی کے جواب کا وجود ہوتا تو
اسکے ابطال و تردید مین بھی کد کی جاتی ثانیاً جواب و سوال دستخطی
مجیب مریب راقم الحروف کے پاس موجود ہے جو چاہے آکر دیکھ
لے کہ تسکین خاطر ہو جائے ثالثاً خود مخاطب کی تقریر پر تزویر
سے تکذیب اسکی ظاہر ہے کہ جب بقول مخاطب د جواب اعتراض
اول کے ابطال مین عادت جبلی و شرارت ذاتی کو اپنے دخل دیا الخ
تو دوم کے ساتھ شرارت بغرض اطفاے حرارت حطفہ شیطانی
کرنیکو بقول مخاطب کون مانع تہا کہ اسکو بھی شرارہ جہنم دکھاتا و
نرسل علیہم شواظ من نار کا مزہ چکہاتہا رابعاً بغرض تسلیم بقول
مخاطب جب جواب باصواب پاگیا جواب اعتراض دوم کے بارے
سرنہ اٹھا سکا الخ تو اسمین افترا پردازی کیا ہی یہ تو عین طریق
صوابؔ کہ جواب صحیح کو تسلیم کرے پس اگر بزعم فاسد آپکے وہ جواب
باصواب تہا تو سکوت اسپر عین طریق صواب تہا نہ افترا پردازی
جیساکہ آپنے کہا اور حقیقت بے حقیقتی اور ناصوابی اس جواب
ناصواب کی بالبداہۃ اسکے بخوبی واضح و لائح ہوگی فانتظر حتی حین
انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم قولہ جواب اعتراض اول

الحمد اقول بیشک احقاق الحق والبطال الباطل شیعیان حیدر کرار غیر
فرار موالیان علی مع الحق جیسا کہ آپنے اظہار کیا لہذا ابتابعت حکم محکم حدیث
رسول مکرم صلعم اذا ظہر البدعۃ فلیظہر العالم علمہ علمائے الحق مہما امکن
حمایت دین وحفاظت شرع مبین ونصرت مومنین ومسلمین سیاست
فاسقین ومنافقین بازالہ بدعات مخالفین وزلالات معاندین جو
بقیۃ السیف قاسطین ومارقین وناکثین ہین کرتے ہین اور جب کوئی
اہل باطل سے کسی سیرت سفیانی یا طریقہ مروانی یا بدعت اول وثانی یا
خرافت عثمانی کو قائم کرنا چاہتا ہی تو الحق بایات قرآنی واحادیث رسول
یزدانی وحجج بالغہ ربانی ودلایل برہانی بسیرت وصی عمرانی ذوالفقار
صاعقہ کردار کی شرر افشانی دکھلاتے ہین اور اہل بدعت وضلالت
کو ملوماً مدحوراً اور انکے اباطیل واکاذیب کو کرما داشتت بالریح
فجعلہ ہباءً منثوراً کر دیتے ہین ازینجاست کہ جب جواب اعتراض
اول سراسر ناحق وباطل ومجیب سراپا ناہق وجاہل نظر آیا ابطال
اسکا بدلائل وبراہین کتب معتمدہ مخالفین سے باحسن وجوہ کیا گیا اور
جواب اعتراض دوم بقولہ جوابکا را فکار سے مجیب کے تہا اور اب پس از
دوازدہ سالگی بذریعہ ملازادہ مخاطب سادہ اسکا جلوہ نظر
نظارگیان پاک باز مین بصد ناز واندازد کھائی دیا اور مثل متبرجات
علے الجمال والبغال کے مواقع نزال مین آیا انشاء اللہ انظار فحول سے

پردہ دری اُسکی بجملہ ہائے کاری بر روے کار آویگی بار اول چونکہ یہ معشوقہ
ممشوقہ پردہ خفا مین تھی دست بردشیران وغا سے محفوظ رہی
اب کہ بذریعہ عنایات مخاطب معاتب کہ بوجہ احتوای جوابین موصوف
بصفت جمع بین الاختین ہین بکمال زیب و زین ہم تک اسکی رسائی
ہوئی بعد از تمتع کامل بمصداق عطاے تو بلقاے تو یہ باکرہ ثیبہ
ہوکر خدمت مخاطب مین آتی ہی اور رسالہ منکرہ بھی چونکہ حقوق تزویج
مخاطب کا حامل اور بوجہ اکراہ اکرہ علے البغا کا مصداق کامل ہے
اور حقیقت مین معین الباطل و قرین الجاہل ہی مثل شیطان کہ ابلیس
القرین ہی ایک ہی لاحول مین مدفوع و مردود ہوگا وھل ھذا الا
تائید من اللہ الودود فالحمد للہ المعبود والصلوۃ علے
النبی المحمود المسعود واٰلہ الذین ھم شفعاء یوم الورود
قولہ تقلید ابن سبا اقول جواب ان ہفوات کا بتفصیل مخاطب کے
تفصیل پر تضلیل کے ساتھ مذکور ہوگا فانتظرہ قولہ جب موقف متعسف
تسمیہ رسالہ ابتر الخ اقول یہ تسمیہ آپکے واسطے سم افعی ہوگیا کہ رہ رہکر
لہر دیتا ہی اور مخاطب مثل مار پیچان کے بل کھاتا ہی اور مثل مرغ ذبوح
کی پھڑکتا ہی اور تھر تھر کر تڑپتا ہی اور سنگ و دیوار پر مثل دیوانہ مجنون
کے سر پٹکتا ہی اب معلوم ہوا کہ حضرت کو اس بات کا غصہ ہے کہ فاروق
کیون تام ہوا برائے خدا غور فرمائیے کیا بے ادبی ہوئی کیا تقصیر کیا خطا
کسنے نیش لگایا کسنے ڈنک مارا لفظ فاروق سے تو آپ اسقدر ناراض ہوے
اگر حضرت فاروقؓ سابق یا حال کو دیکھتے تو آپکا کیا حال ہوتا خیریت
ہوئی کہ آپنے دیکھا نہین خیر ہوش مین آئیے فصد کھلوائیے لوگونکو کچھ

اور شبہ ہوتا ہی قولہ شیطان الطاق الخ اقول ہرگاہ شیطان علے
الاطلاق مشہور فے الافاق نے جو اپنی شیطنت مین طاق اور شیطان
اُسکی شیطنت کا مفاق تہا اور سامنے اُسکے آنا اُسکو از حد شاق تہا
کہ الشیطان یفر من ظل عمر اُسکا مبین ہی جب اُسنے اس لقب کو اپنی لیئے
بلا استحقاق بغصب یا باستراق بغایت اشتیاق کسب کیا تو کون ایسا
متنفس ہوگا جسنے اسے نہ سنا ہوگا اور کسکے خیال و وہم مین نہ آیا ہوگا
کہ وہ تو یوسوس فی صدور الجنۃ والناس کا پورا مصداق تہا لتفصیل
لہ فیما یعد باق والی ربک یومئذ المساق قولہ الضرب
المنکر علے فرق الاظہر اقول بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ
ومنہاج علی ولی اللہ فرق بین الکعبۃ کلام مجید مین یہی
آیا ہی ان انکر الاصوات لصوت الحمیر مگر الضرب المنکر کی جگہ
الصوت المنکر کہتا تو صنعت اقتباس بہی ہوجاتی بنوع من التجنیس
ورنہ یہ تسمیہ کا تسمیہ کئی وجہون سے مردود واسم با مسمی منکر و غیر محمود
ہی اولا باقتضاے مقابلہ مخاطب اپنے رسالہ منکر کا نام الضرب المنکر علے فرق
الفاروق الاکبر قرار دینا لازم تہا ہر چند اب بہی مال وہی ہی کہ یہ ضرب
اُسی پر ہی والکنایۃ ابلغ من التصریح ثانیا الضرب بمعنی زدن
متعدی بنفسہ ہی نہ بلفظ علی کما فی القاموس ثالثا جب ضرب موصوف
بکلمہ منکر بفتح کاف ہو تو اُسکے صادر کنندہ پر بیشک اطلاق منکر بکسر
کاف لازم ہوگا وہو المقصود اور اسیوجہ سے مخاطب اب مخاطب بلفظ
منکر ہونگے اور اب جہان منکر کا اطلاق ہوگا وہان یہی حضرت
مقصود ہونگے رابعا قولہ راس الاظہر کلمۂ اظہر نہین ہی کیونکہ نام صاحب

رسالہ اظہر کا علی ہے نہ اظہر جو مضاف الیہ راس کا ہو سکے پس مقصود
حنا طب حاصل نہوا اور وار خالی گیا اور بشرط تسلیم وقوع ہمکو بسبب
مشارکت اسمی تاسی ہوگی یوصی بنی امی الذی قال فیہ الرسول
لحمک لحمی ودمک دمی کی اور آپکو تاسی واقتدا ساتھ آپکے امام
مجتہد مسلم الاجتہاد ابن ملجم مرادی نامراد کے جسکو آپکے امام ہمام ابن
حزم محلے مین یون یاد فرماتے ہین اور اسکے اجتہاد کو یون بلا خلاف
امت ثابت کرتے ہین وھذہ عبارتہ فی المحلی ولا خلاف
بین احد من الامۃ فی ان عبد الرحمن بن ملجم لو قتل
علیا رضی اللہ عنہ امامتا ولا مجتہدا مقدرا علی انہ
صواب وفی ھذا یقول عمران بن حطان شاعر الصفریۃ
ہ یا ضربۃ من تقی ما اراد بھا الا لیبلغ من ذی العرش
رضوانا ہ انی لاذکرہ حینا فاحسبہ اوفی البریۃ عند
اللہ میزانا الی اخرھا ھقاہ وفی السعیر القاہ علے
فقاہ یعنے کہا ابن حزم نے کہ درمیان امت کے اس امر مین مطلقاً
اختلاف نہین ہے کہ ابن ملجم نے جو جناب امیر کو قتل کیا تو وہ مجتہد تہا
اس مادہ مین اور متاول تہا اور وہ بقوۃ اجتہادیہ اپنے سر صواب
ہونیکو جانتا تہا اسی مادہ مین ہے شعر عمران بن حطان کا کہ کہا اسنے
کیا حضربت تہی اس تقی برگزیدہ دنیکوکار کی کہ جسنے ارادہ کیا
کہ اس ضربت سے رحمت ورضوان حاصل کرے جبکہ ہم اسکو یاد
کرتے ہین تو گمان ہوتا ہے کہ تمام مخلائق کی نیکی وخوبیان اسنے اپنے
میزان عمل مین بھر لیا انتہی قد العنت کرے اس قایل پر منہ

پس مخاطب کو اقتدا و تاسی ہوگی ایسی امام مجتہد سے جو بتصدیق امامۃ
تقی و نیکوکار کی جسنے بقول عمران تمامی اعمال حسنہ کو گھیر لیا اور ہمکو
اُسی مظلوم امام شہید جد اعلی اپنے جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ
اقتدا ہوگی اور بجاے عمران برادر یجان برابر منکر مرادف عبدالرحمن
انکے ثناخوان ہونگے وسیعلم الذین ظلموا اے منقلب ینقلبون اور
واضح رہے کہ یہ ابن حزم مذہب سنی کا بڑا عالم کامل و فاضل جلیل القدر
ہی چنانچہ لسان المیزان ابن حجر عسقلانی اور سیر النبلاء علامہ ذہبی
امام المحدثین بقول شاہ صاحب سے ظاہر ہی اور ابن تیمیہ اکثر اسکے
اقوال سے بمقابلہ اہلحق استدلال کرتا ہی اور یہ عمران بن حطان
مداح ابن ملجم وہ شخص ہی کہ جس سے صحیح بخاری و سنن ابوداؤد و صحیح
نسائی مین اُس سے روایت نقل کیا ہی چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوی
اسماء الرجال مشکوۃ مین لکھتے ہین عمران بن حطان قال العجلی تابعی
بصری ثقہ قال ابوداؤد لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج
وکان خارجیا مدح ابن ملجم یروی عن عمر و ابی موسی و ابی ذر و
جمع وعنہ قتادہ ومحارب بن دثار وغیرہ ویروی لہ البخاری وابو
داؤد والنسائی انتہی یعنی عمران بن حطان ثقہ تہا کہا ابوداؤد نے
کہ بدعت والونمین خارجیون سے زیادہ کوئی سچا نہین ہی اور اس
عمران نے مدح مین ابن ملجم کے اشعار کہے ہین اور روایت کیا اس سے
بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے فتامل خامسا بنا بر اسکے کہ عربی
مین اکثر مصدر مضاف مستعمل ہوتا ہی طرف فاعل یا مفعول کے تو
الضرب کے الف لام کو بھی غلط کہنا چاہیئے سادسا جب ضرب متعدی

اسماء الرجال ص ۱۲۲ ج ۱

بعلے ہو جیسے ضرب علی یدیہ تو معنی امسک کا فائدہ دیتا ہی اور یہ مقصود
منکر کے بالکلیہ خلاف ہی سالبعاضرب سادات آپکے مذہب مین بھی
موجب غضب خدا و سرور کائنات ہی بلکہ اہانت و بغض سادات سے
باوصف ظہور بدعت کے بھی جائز نہین ہی جیساکہ جواہر العقدین مین
ہی واحذر ان تمنی النفس فی بغضھم بما یری من بغضہم
من الابتداع و مجانبۃ الاتباع فھذا الا یخرجہم من دایرۃ
الذریہ و الا النسبۃ النبویہ و قل کل یعمل علی شاکلتہ الخ یعنے
بچا اپنے نفس کو بغض سادات رفیع الدرجات سے اگرچہ انمین بدعت
بھی پائی جائے کہ بوجہ بدعت کے وہ ذریہ نبوی و نسبت مصطفوی
سے خارج نہین ہوتا ہر شخص اپنی نیت کے مطابق پر عمل کرتا ہی
اور سابقا قول فاضل رشید در بارہ جناب سلطان العلما طاب
ثراہ منقول ہوا کہ باوصفیکہ علامہ موصوف شیعہ اثنا عشریہ سے
تھے اور نزدیک سنیونکے مبتدعہ و ضالہ مین داخل تھے فاضل رشید نے
کیا کہا اول انکہ حقا رسالہ در سلک سلالہ سادات منتظم و مراعات
احترام شان برکافہ اہل اسلام مہتم الخ پس منکر بسبب ترک مراعات
امر محتتم برکافہ مسلم دایرہ اسلام سے خارج ہوکر اپنے اسلاف سابقین
قاتلین ذریات خیر المرسلین کیطرح زمرہ فوج یزیدی مین محسوب
و محشور ہوگا اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون اور
مولف انشاء اللہ اپنے سادات رفیع الدرجات مین ملحق ہوگا و حسن
اولئک رفیقا آنا مناہر گاہ معنی منکرہا نفخ قبیح ذرشت ہی کمافی
القاموس و غیرہ فالقبیح فی نفسہ قبیح اور قبیح مردود و مطرود ہی جس سے

پروردگار عالم منع فرماتا ہی ینہا کم عن الفحشاء والمنکر پس جب
منکر نے اپنی ضرب کو خود ہی مردود کیا تو اہلحق کو بجشم مونث روسے
بچالیا اور کوئی اہلحق اگر ارادہ تردید ہوا تو اُسنے بتدریج غور کیا
تاشعا منکر نے خود اپنی ضرب کو سیئہ قرار دیا ہی وجزاء سیئہ مثلہا
اور مولف کیطرف یہ اعتراض نہین رجوع کر سکتا اسلیئے کہ وہ
اسکو سیئہ نہین قرار دیتا بلکہ ہدایت اہل غوایت کو حسنہ جانتا ہے
ومن یقترف حسنۃ نزدلہ فیہا حسنا عاشرا قول شیخ
سعدی وغیرہ جو نقل کیا ہی وہ کل متاع بدبریش خاوندش ہم
اُسیکی طرف پھیرتے ہین فھذہ عشرۃ میشرۃ لمولف الرسالۃ
المنکرۃ قولہ اگرچہ متکلم اقول الا ناء ینتزشح بما فیہ غیر مھذب
ہونا منکر کا باقرار اُسکے ثابت ہوا اور بقیاس صحیح الولد سر لابیہ
یہ عجیب فصیح دور تک امراض سار یہ کیطرح سرایت کرتا ہی جیساکہ
شیخ سعدی نے کہا ہ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ہ گرچہ با آدمی
بزرگ شود ہ قولہ طریقۂ حق کو الخ قولہ الحمد للہ کہ ہم لوگ
اہلحق متمسک بالثقلین بدلیل الحق مع علی وعلی مع الحق بسر
حق ہین فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی
لولا ان ھدانا اللہ قولہ اور ایذا دہی اقول اگر آپکے اسلاف
معدن اختلاف باوجود حدیث متواتر متفق علیہ فاطمۃ بضعۃ منی
من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد کفر کو خیال کرکے ایذا
دہی سے اُس مظلومہ معصومہ کے باز آئے ہوتے تو ہملوگ کا ہیکو
اُسکی یاد دہی کرتے اور موذی کافر کو لعنت کرتے قولہ مومنین

صالحین اقول اولا ایمان بغیر تمسک بہ لقلین غیر مسلم وثانیا
بتحقیق صاحب منتہی الکلام اطلاق مومن وایمان بالسنت پر
جائز بھی نہین ہے جیسا کہ منتہی الکلام مین ہے کہ ہرگاہ حق تعالیٰ
از اطلاق لفظ مومن نہی فرماید غیر از حضرات متشیعین ما ملک غمانہ خواب
کیست کہ او باین لقب ملقب تواند شد انتہی ملخصا پس منکر
شیعہ تو ہی نہین اب ضرور ہین کہ اطلاق مومن کے لیئے اپنے
کو جایک لا استی مین داخل کرکے مومن یعنے جولاہہ بنے مالنا ادعاے
صلاح باین کرد ار ناہنجار ہرگز قابل باور نہین ہے ؎ مرا
باور نیاید این زروے اعتقاد حق زہرا خوردن ودین ہمیہ
داشتن ہ پس کافر وفاسق پر اطلاق کفر وفسق بے تامل جائز
تاوقتیکہ ایمان لاے اور توبہ کرے ربنا اغفر للذین تابوا
واتبعوا سبیلک وقہم عذاب الجحیم واہدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین واجعل
المنحرفین عن اہلبیت رسولک المتوجہین
الی غیرہم مغلوبین مقہورین مقتولین ملعونین
فی الدنیا والاخرۃ وحقق رجائنا وتقبل دعائنا
بمحمد وعترتہ الطاہرین واجعل سعینا فی احقاق
الحق والبطال الباطل سعیا مشکورا وصیر جوابنا
ہذا للمخالفین کما لقب بذی الفقار شاہر
مشہور انہ لقول فصل وما ہو بالہذل انہم

یکید ون کیدا واکید کیدا فمهل الکافرین و
امهلهم رویدا والحمد لك والصلوٰة علی نبیك
واهلبیت رسولك قریبا ولعیدا

الحصة الاولی من سیف الله الاکبر وستیلوها
الحصة الثانیة فیما یتعلق بحدیث اصحابی
ولقد انی فیها المصنف العلام دام
ظله الی یوم القیام نبتی
عجاب یتحیر فیه اولوالالباب
فالحمد لله

اشتہار

جلد ثانی ذوالفقار حیدر ۸ر جلد ثالث ذوالفقار حیدر جسکا
حجم ۳۰ جز ہے ۴ جلد رابع ذوالفقار حیدر جو خاص خلفای
ثلثہ کی شان مین ہے کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم عہ۔
مطبع اثنا عشریہ لکھنؤ سے اور اس حقیر سے وقت طلب ملسکتی
ہے شایقین جلد طلب کرین ورنہ مثل ذوالفقار حیدر
جلد اول دوبارہ طبع کا انتظار کرنا پڑیگا بہت کم نسخے رہ گئے
ہین تاجرون سے بذریعہ خط وکتابت کفایت کی جاسکتی ہے۔

الناشر

سید محمد عسکری بازار بندی ضلع سارن

اعلان حق تصنیف وتالیف اس کتاب کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہے